بکھرے موتی

تفاسیرِ قرآن سے منتخب عبارات

از افادات

سید محمد یعقوب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

باجازت

حضرت علامہ صاحبزادہ

سید محمد شعیب شاہ صاحب

مرتب

پروفیسر سید ریاض حسین شاہ

تفاسیر قرآن سے منتخب عبارات

بکھرے موتی

از افادات

فقیہ العصر استاذ العلماء حضرت علامہ قاضی مفتی

سید محمد یعقوب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فاضل بریلی شریف

کیرانوالہ سیداں ضلع گجرات

باجازت

حضرت علامہ صاحبزادہ

سید محمد شعیب شاہ صاحب

مرتب

پروفیسر سید ریاض حسین شاہ

نوری کتب خانہ نزد جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

جامعہ عربیہ غوثیہ کیرانوالہ سیداں ضلع گجرات

0433-657537

marfat.com

اہتمام اشاعت

پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

نام کتاب .... بکھرے موتی

ازافادات .... علامہ سید محمد یعقوب شاہ صاحب قُدِسَ سِرُّہٗ

زیرسرپرستی .... علامہ سید محمد شعیب شاہ صاحب

ترتیب وکمپوزنگ .... پروفیسر سید ریاض حسین شاہ

نظرثانی .... محمد ریاض احمد سعیدی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

2005

ناشر : نوری کتب خانہ، لاہور

طابع : موٹروے پرنٹرز، لاہور

قیمت 120 روپے

تقسیم کار

نوری کتب خانہ

معصوم شاہ روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور

فون: 042-6366385

نوری بک ڈپو

دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

فون: 042-7112917

marfat.com

کچھ اپنے بارے میں

یہ فطری سی بات ہے کہ جب کوئی کتاب پڑھنے کے لئے اٹھائیں تو سب سے پہلا سوال ذہن میں یہ اٹھتا ہے کہ یہ کتاب ترتیب دینے والا کون ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند جملے اپنے بارے میں تحریر کردئے جائیں۔

1972 میں میٹرک کے بعد والدِ گرامی پیر سید محمد افضل شاہ صاحب باگڑیانوالہ کے فیض تربیت نے دینی تعلیم کے حصول کی طرف متوجہ کیا۔ میری خوش نصیبی کہ استاذ العلماء حضرت علامہ قاضی مفتی سید محمد یعقوب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں نہ صرف یہ کہ ایک طالب علم کی حیثیت سے قبول کرلیا گیا، بلکہ خصوصی شفقتیں بھی میرا مقدر بنیں۔

یوں تو ہر طالبعلم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہے کہ اس کیساتھ آپ خصوصی شفقت فرماتے تھے، کیونکہ طالبعلم آپ کو اپنی اولاد کی طرح پیارے تھے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ مجھ پر شفقت کا ایک الگ انداز تھا۔

میں حصول تعلیم کے ساتھ ساتھ سکول ٹیچر بھی تھا، گھریلو ذمہ داریاں بھی تھیں، اس لئے جو فرصت ملتی اس میں سبق پڑھنے کے لئے حاضر ہوتا تھا۔ مجھے آپ نے کبھی یہ کہہ کر سبق پڑھانے سے انکار نہیں فرمایا کہ وقت نہیں ہے۔

۱۹۸۶ میں تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان سے الشھادۃ العالمیہ فی العلوم العربیۃ والاسلامیہ کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد ایم اے (عربی) اور ایم اے (علوم اسلامیہ) کے امتحان پنجاب یونیورسٹی لاہور سے پاس کئے۔

کچھ لکھنے لکھانے کی طرف توجہ ہوئی تو سب سے پہلے الوسائل الوصول فی شمائل الرسول ﷺ کا اردو ترجمہ کیا۔ پھر ابن حجر عسقلانی کی المنبہات

marfat.com

،امام غزالی کے رسالہ الکشف والتبیین فی غرور الخلق اجمعین کا اردو ترجمہ کیا۔ دورہ حدیث کے دوران صحابہ کرام کی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عقیدت و محبت کے کچھ واقعات دیکھ کر خیال آیا کہ اس طرح کے واقعات اکٹھے کئے جائیں۔ یوں ایک کتاب ترتیب پائی جس کا نام ''صحابہ کا جذبہ حب رسول ﷺ بخاری و مسلم کی روشنی میں'' رکھا گیا۔ یہ چاروں کتابیں نوری کتب خانہ لاہور سے چھپ چکی ہیں۔

میری دلی خواہش یہ تھی کہ استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے لوگوں کو مستفیض کرنے کی کوئی کوشش کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے ہاتھوں کے لگائے ہوئے نوٹس کی روشنی میں کتابوں کی ترتیب کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ افسوس یہ کام آپ کی ظاہری حیات میں پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔

آج کل جامع مسجد سلطانیہ برائر فیلڈ (انگلینڈ) میں امامت کے فرائض سرانجام دے رہا ہوں۔ زندگی کی سب سے بڑی خواہش اس کام کو مکمل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توفیق کا سوال کرتا ہوں۔

ریاض مشہدی

Syed Riaz Hussain Sahah

67 Carleton street, Nelason, lancs.

BB9 9PH

UK.

Telephone No. 0044-1282-708027

marfat.com

فہرست

1......پیش لفظ 9

جلد اول

2......ملائکہ مؤکلین 124،12

3......آدم علیہ السلام کی توبہ کی قبولیت 127,17

4......قرآن پاک کی تعلیم پر اجرت لینا 127,17

5......سفید گدھا نجوم میں زیادہ ماہر 129,19

6......عظمت وشان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم 129,19

7......محلے کی مسجد میں نماز افضل 130,21

8......بندۂ مومن کے دل میں سما سکتا ہوں 131,22

جلد دوم

9......بغیر سود قرض نہ ملتا ہو تو سود دینا جائز ہے 132,23

10......واقعہ ابراہیم ادہم رَحِمَہُ اللّٰہ 132,23

11......ذکر بالجہر 133,25

12......نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم 134,26

جلد سوم

13......علم غیب 135,28

14......رقص بنی اسرائیل کی ایجاد 135,28

marfat.com

15......کفن پر کلمہ پاک لکھنے کی وجہ 136,29

16......سخاوت آل رسول 137,30

17......سخی کی فضیلت 137,30

18......اولیاء اللہ کے مزارات پر دیئے جلانے کی منت جائز ہے۔ 138,31

19......لَا مَهْدِیُ اِلَّا عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ 138,32

20......جنازہ کی ابتداء 139,32

21......اولیت مصطفیٰ ﷺ 140,34

جلد چہارم

22......ایام نحس وسعد 141,36

23......قرآن پاک کی تعظیم اور اس کا اجر 141,36

24......بہن کے ساتھ نکاح حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں حرام ہوا 142,38

25......یوم عاشورا اور محرم کے دنوں میں واقعات کی مجالس 142,38

26......سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل آگ کے تابوت میں 143,38

27......ایمان زلیخا 143,39

28......فوت شدگان کی روحیں گھروں کو آتی ہیں 149,50

29......عمر النسفی کا نکیرین کو منظوم جواب 149,50

30......کتے بچھو اور پسو سے حفاظت کا نسخہ 150,51

31......نماز وتر کی ابتداء 150,51

32......ذکر بالجہر ہر زمانہ میں صوفیا کرام کا معمول 151,51

marfat.com

جلد پنجم

33......بایزید کا خادم ہوں 152,54

34......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز کے لئے سورج کا پلٹنا 15,54

35......ملائکہ کی امامت فرمائی 153,55

36......قبر کے پاس قرآن پڑھنا 153,55

37......اہل قبور سے استعانت 153,55

38......انسان فرشتے سے افضل 154,56

39......قیامت کے روز ماؤں کے ناموں سے پکارے جانے کی وجہ 155,58

40......حبیب سے فرمایا گیا جوتے نہ اتاریئے 156,59

41......اولیاء اللہ سے مدد 156,60

42......بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم 156,60

43......نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ کی کیفیت 157,61

44......زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ایک غیبی آواز نے بچالیا 158,62

45......آپ صلی اللہ علیہ وسلم اصل کائنات ہیں 158,62

46......نور محمدی 159,63

جلد ششم

47......منصور بن عمار کی چار دعائیں 160,64

48......جھوٹی گواہی کی سزا 161,65

49......نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے محتاج نہ تھے 161,65

marfat.com

50......سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کی مناجات	161,66
51......مَثَلَ نُوْرِہٖ	163,69
52......فکر آخرت۔ رابعہ العدویہ کا واقعہ	164,70
53......بنی اسرائیل کا زاہد	165,72
54......حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا	166,73

جلد ہفتم

55......بغداد کی ایک عاشقہ کا قصہ	167,75
56......ایام عید میں غنا والی احادیث متروکہ ہیں	167,76
57......نبی کا بھولنا امت کی تعلیم کے لئے تھا	167,76
58......بوقت اذان انگوٹھے چومنے کا ثبوت	168,77
59......درود شریف پڑھنے کے آداب	170,79
60......یارسول اللہ کہہ کر درود پڑھنا	171,80
61.....سات سلام اور ان کی فضیلت	174,86
62......وَ مَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْر	175,87
63......ارواح اجسام کی مدد کرتی ہیں	175,89
64......یوم الترویہ، یوم عرفہ، یوم النحر	175,89

جلد ہشتم

65......سیدہ خاتون جنت کی روح خود اللہ عزوجل نے قبض فرمائی	177,90
66......" لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ نہ کہو" کا مفہوم	177,91
67......سب سے پہلے اذان کس نے کہی	179,92

marfat.com

68......اعمال حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں 180,95

69......حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خواہش 181,95

70......حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت فرمائیں گے یا امام مہدی رضی اللہ عنہ 181,96

71......مومن جن جنت میں جائیں گے یا نہیں 182,97

72......نبی اکرم ﷺ کے باطن کو سجدہ 186,106

جلد نهم

73......حاضر و ناظر نبی ﷺ 187,107

74......حضور ﷺ کا ظاہر مخلوق اور باطن حق 188,108

75......مشکوک مال کو جائز بنانے کا حیلہ 188,109

76......دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی 189,110

77......نبی پاک ﷺ کا وجود پاک 190,111

78......اولیاء اللہ کا بیک وقت مختلف مقامات میں ہونا 190,113

79......رب تعالیٰ کو دیکھا 192,114

80......آپ کا علم ساری کائنات کو محیط ہے 195,119

81......وقت ولادت 195,119

جلد دهم

82......ن نبی اکرم ﷺ کا نام ہے 197,121

83...... علم مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ 197,122

84...... جنات کے بارے میں حکم 198,122

marfat.com

فہرست مضامین کے بارے میں ایک ضروری وضاحت

کتاب کے پہلے حصے میں اردو ترجمہ ہے جب کہ دوسرے حصے میں اصل عربی عبارات۔فہرست میں ہر عنوان کے سامنے دو دو صفحہ نمبر دیئے گئے ہیں۔ پہلا نمبر اردو ترجمہ کا ہے اور دوسرا نمبر عربی عبارات والے حصے کا۔

(مرتب)

marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

پیش لفظ

استاذ العلماء حضرت علامہ قاضی مفتی سید محمد یعقوب شاہ صاحب رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہِ متوفی ۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۴ھ (فاضل بریلی شریف) کی ساری زندگی پڑھنے پڑھانے میں بسر ہوئی۔ حصول علم کے بعد اپنے آبائی گاؤں کیرانوالہ سیداں ضلع گجرات میں درس و تدریس کے سلسلہ کا آغاز کیا اور تشنگان علم کی تشنگی کو دور کرنے میں ہی زندگی کے دن پورے ہو گئے۔

کتب کا مطالعہ گویا آپ کی جان تھا۔ کئی بار بہت زیادہ بیمار بھی ہوئے مگر جونہی تھوڑا سا ہوش آیا کتابیں لے کر بیٹھ گئے۔ جب کوئی نئی کتاب خریدتے تو جب تک اس کا مطالعہ نہ ہو جاتا وہ کتاب شیلف کی زینت نہ بنتی۔ دوران مطالعہ آپ نے اپنی دلچسپی، یا بعض اوقات کسی سوال کے جواب میں یا اسی طرح کے دیگر مقاصد کے پیش نظر، کتابوں کے شروع میں کچھ نوٹ لگائے۔ یہ نوٹس کوئی کتاب لکھنے کی نیت سے نہ تھے۔

ایک دفعہ میرے ذہن میں خیال آیا کہ آپ جیسی علمی شخصیت کی تحقیقات سے محروم رہ جانا بہت بڑی بدنصیبی ہے۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ نوٹس اکٹھے کر لئے جائیں، ان پر تبصرہ آپ سے لیا جائے اور اسے کتابی شکل دے دی جائے تو اس طرح آپ کی تحقیقات سے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ آپ کی اجازت سے

marfat.com

کام شروع ہوا اور پہلے مرحلے میں ایک رجسٹر میں تمام حوالہ جات اکٹھے کیے گئے۔ میری ذاتی مصروفیات نے تیز رفتاری کے ساتھ یہ کام نہ کرنے دیا اور پھر ۲۰۰۱ء میں انگلینڈ چلا آیا۔ یہ کام رک گیا۔ منصوبے بناتا رہا کہ یہ کیا جائے وہ کیا جائے، مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ آپ ۲۹ صفر ۱۴۲۴ھ کو اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ آپ سے براہ راست تبصرہ لینے کا موقعہ تو ہاتھ سے نکل گیا تاہم آپ کے دیئے ہوئے اشارے ہمارے پاس موجود ہیں جن کی روشنی میں کچھ نہ کچھ فیض لوگوں تک پہنچ سکتا ہے۔

میں اگر اسے آپ کی تحقیقات علمیہ کہوں تو شاید یہ بات درست نہ ہو گی۔ کیونکہ تحقیق نام ہے مختلف آراء کو اپنے سامنے رکھ کر ان کا موازنہ کرنے کے بعد ان میں سے صحیح اور غلط کو الگ الگ کر دینا اور ایک ایسی رائے پیش کرنا جو سب سے زیادہ صحیح ہو۔ لہٰذا اس مجموعہ کو زیادہ سے زیادہ ہم آپ کے علمی فیض کا نام دے سکتے ہیں۔

آپ کے وسیع کتب خانہ کی ایک ایک کتاب سے سارے نوٹس اور ان کی روشنی میں کتب کی ترتیب ایک بہت بڑا کام ہے۔ اللہ پاک نے توفیق دی تو یہ کام پایہ تکمیل تک ضرور پہنچے گا۔ (اِنْ شَاءَ اللّٰہ)

سردست تفسیر ''روح البیان'' سے حوالہ جات، اصل عربی فارسی عبارات ان کا ترجمہ اور ان پر مختصر تبصرہ پیش خدمت ہے۔ میں شکر گزار ہوں ان تمام احباب

marfat.com

کا جنہوں نے اس سلسلہ میں میری معاونت فرمائی۔ خصوصا حضرت علامہ ساجد الہاشمی، خطیب جامعہ غوثیہ برنلے (انگلینڈ)، حضرت علامہ محمد دین سیالوی ڈائریکٹر الحرا ایجوکیشنل سنٹر نیلسن (انگلینڈ)، جن کی ذاتی لائبریریاں استفادہ کے لئے ہر وقت دستیاب ہیں۔ حضرت علامہ ظفر محمود فراشوی مانچسٹر (انگلینڈ)، جن کی بہت وسیع لائبریری سے استفادہ کی عام اجازت ہے۔ حضرت علامہ ریاض احمد سعیدی صاحب مدرس جامعہ سلطانیہ برائر فیلڈ (انگلینڈ) خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے عربی عبارات پر اعراب لگائے اور نظرِ ثانی فرمائی۔ حضرت علامہ حافظ ذوالفقار علی رضا کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کے نصف اخراجات برداشت کرنے کا وعدہ کیا۔ باقی نصف اخراجات انشاء اللہ میں اپنی جیب سے ادا کروں گا۔

قارئین سے التماس کہ جہاں جہاں کوئی غلطی نوٹ فرمائیں بندہ کو ضرور آگاہ فرئیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہو سکے۔

یکے از تلامذہ فقیہ اعظم

ریاض مشہدی

marfat.com

جلد اول

ملائکہ مؤکلین (اعمال لکھنے والے فرشتے)

حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وصیتیں فرمائیں ان میں ہے کہ اے معاذ! میں تمہیں ایک بات بتانے لگا ہوں اگر تو اسے یاد رکھے گا تو تجھے نفع دے گی۔ اگر تو نے اسے ضائع کر دیا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں تیری حجت ختم ہو جائے گی۔

اے معاذ! بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش سے پہلے سات فرشتے پیدا فرمائے۔ اور ساتوں آسمانوں میں سے ہر ایک پر ایک ایک فرشتہ مقرر فرما دیا۔

انسان کے اعمال پر مقرر فرشتے اس کے عمل جو صبح سے شام تک ہوتے ہیں لے کر چڑھتے ہیں۔ وہ ایک عمل لے کر جاتے ہیں جس کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ فرشتے آسمان دنیا کی طرف جھانکتے ہیں تو اس عمل کی تعریف بیان کرتے ہیں اور اسے بہت زیادہ سمجھتے ہیں۔ دربان فرشتہ محافظ فرشتوں سے کہتا ہے کہ ٹھہرو! یہ عمل اس عمل کرنے والے کے منہ پر دے مارو۔ میں غیبت پر مامور ہوں۔ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں کسی ایسے آدمی کا عمل آگے نہ بڑھنے دوں جو لوگوں کی غیبت کرتا ہے۔ یہ آدمی لوگوں کی غیبت کیا کرتا تھا۔

زباں آمد از بہر شکر و سپاس   بغیبت نگرداندش حق شناس

ترجمہ: زبان شکر گزاری کے لئے ملی ہے۔ غیبت کر کے لوگ اسے حق شناس نہیں ہونے دیتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر فرشتے بندے کے اچھے عمل کو لاتے ہیں۔ وہ اس کی

marfat.com

تعریف کرتے ہیں اور اسے بہت کچھ خیال کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ اس عمل کے ساتھ دوسرے آسمان پر پہنچتے ہیں۔ محافظ فرشتہ ان سے کہتا ہے۔ ٹھہرو! یہ عمل اس عمل کرنے والے کے منہ پر دے مارو۔ میں فخر پر مامور ہوں۔ اس کا ارادہ اس عمل سے دنیوی مفاد تھا۔ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں اس آدمی کا عمل آگے نہ بڑھنے دوں۔ یہ آدمی لوگوں کی مجالس میں فخر کیا کرتا تھا۔

چہ زنارِ مُغ درمیانت چہ دلق　　　کہ درپوشی از بہر پندار خلق

ترجمہ: اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ تیرے پاس آتش پرست کا زنار ہو یا گودڑی، کیونکہ تو اسے مخلوق سے توقعات کی بنا پر پہن رہا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے بندے کے عمل، صدقہ، نماز اور روزہ وغیرہ لے کر چڑھتے ہیں جن سے نور پھوٹ رہا ہوتا ہے، خود فرشتے بھی ان پر تعجب کرتے ہیں۔ وہ تیسرے آسمان کی طرف بڑھتے ہیں۔ محافظ فرشتہ ان سے کہتا ہے: ٹھہرو! یہ عمل اس عمل کرنے والے کے منہ پر دے مارو۔ میں کبر پر مامور ہوں۔ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں اس آدمی کا عمل آگے نہ بڑھنے دوں۔ یہ آدمی لوگوں کی مجلسوں میں تکبر کیا کرتا تھا۔

فروتن بود ہوشمند گزیں　　　نہد شاخ پر میوہ سر برزمیں

ترجمہ: ہوشمند اور پسندیدہ انسان عاجزی اختیار کرتا ہے۔ وہ شاخ جو پھلوں سے لدی ہو، جھکی رہتی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتے بندے کے نماز، تسبیح، حج اور عمرہ جیسے عمل لے کر چڑھتے ہیں جو چمکدار ستارے کی طرح چمک رہے ہوتے ہیں، وہ چوتھے آسمان کی طرف جاتے ہیں۔ محافظ فرشتہ ان سے کہتا ہے: ٹھہرو! یہ عمل اس عمل کرنے والے کے منہ پر دے

marfat.com

مارو۔ میں خود پسندی پر مامور ہوں۔ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں اس آدمی کا عمل آگے نہ بڑھنے دوں۔ یہ آدمی جب عمل کرتا تو اس میں خود پسندی کو دخل دیا کرتا تھا۔

چوروئی خدمت نہی برزمیں　　　خدارا ثنا گوی خود را مبیں

ترجمہ: جب تو نے چہرہ خدمت کے طور پر زمین پر رکھ دیا تو اب اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کر ا ور اپنے آپ کو نہ دیکھ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتے بندے کا عمل اس دلہن کی طرح کا جسے اس کے دولہا کے پاس تیار کر کے بھیجا جا رہا ہو، لے کر اوپر چڑھتے ہیں۔ محافظ فرشتہ کہتا ہے: ٹھہرو! یہ عمل اس عمل کرنے والے کے منہ پر دے مارو۔ میں حسد پر مامور ہوں۔ یہ ان لوگوں سے حسد کرتا تھا جو علم حاصل کرتے، اللہ کے لئے عمل کرتے اور عبادت میں اپنا نصیب حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں اس آدمی کا عمل آگے نہ بڑھنے دوں

عقبہء زیں صعب تر در راہ نیست　　　ای خنک آنکس حسد ہمراہ نیست

ترجمہ: اس (حسد) سے مشکل گھاٹی اس راہ میں نہیں ہے۔ خوش نصیب ہے وہ جو حسد کی بیماری سے پاک ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے بندے کے روزے، نماز، زکوٰۃ، حج اور عمرہ جیسے اعمال لے کر چھٹے آسمان کی طرف بڑھتے ہیں۔ محافظ فرشتہ ان سے کہتا ہے: ٹھہرو! یہ عمل اس عمل کرنے والے کے منہ پر دے مارو۔ یہ آدمی اللہ کے بندوں میں سے کسی انسان پر رحم نہیں کھاتا تھا۔ جب انہیں کوئی تکلیف پہنچتی تو یہ خوش ہوا کرتا تھا۔ میں رحمت پر مأمور فرشتہ ہوں۔ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں اس آدمی کا عمل آگے نہ بڑھنے دوں۔

اشک خواہی رحم کن بر اشک بار　　　رحم خواہی بر ضعیفاں رحم آر

marfat.com

ترجمہ: اگر تجھے دائمی راحت مطلوب ہے تو رونے والے پر رحم کر۔ رحمت کی طلب ہے تو ضعیف لوگوں پر ترس کھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے بندے کے نماز روزہ، فقہ، اجتہاد، ورع جیسے عمل لے کر ساتویں آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔ ان کی بھنبھناہٹ اس طرح کی ہوتی ہے جیسے شہد کی مکھی کی۔ اور روشنی اس طرح جیسے سورج کی، تین ہزار فرشتوں کے جلو میں وہ ساتویں آسمان کی طرف بڑھتے ہیں۔ محافظ فرشتہ ان سے کہتا ہے: ٹھہرو! یہ عمل اس عمل کرنے والے کے منہ پر دے مارو اور اس کے دل پر قفل لگا دو۔ میں ہر وہ عمل اللہ کی بارگاہ میں جانے سے روک دیتا ہوں جس سے اس کی رضا مطلوب نہ ہو۔ یہ آدمی غیر اللہ کے لئے عمل کیا کرتا تھا۔ اس کا مقصد فقہاء کے ہاں رفعت، علماء کے ہاں ذکر اور شہروں میں اپنے نام کی شہرت تھا۔ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں اس آدمی کا عمل آگے نہ بڑھنے دوں۔ ہر وہ عمل جو خاص اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو وہ ریا کاری ہوتا ہے۔

بروی ریا خرقہ سہلست دوخت　　　　گرش با خدا درتوانی فروخت

ترجمہ: ریاکاری کی بنا پر اپنی گودڑی سینا آسان ہے۔ لیکن ایسے خرقہ کی بارگاہ خداوندی میں رسائی نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے بندے کے زکوٰۃ، روزہ، نماز، حج، عمرہ، اچھے اخلاق اور اللہ کے ذکر جیسے اعمال لے کر آگے بڑھتے ہیں۔ آسمان کے فرشتے ان اعمال کے ساتھ چل رہے ہوتے ہیں، حتی کہ وہ سارے حجابات طے کر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تاکہ صرف اللہ کی رضا کے لئے کئے گئے اعمال پر اس کی بارگاہ میں گواہی دیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اس کے اعمال کے محافظ فرشتے ہو اور میں اس کے دل کا نگہبان

marfat.com

ہوں۔اس نے یہ عمل میرے لئے نہیں کیا۔اس کی غرض کوئی اور تھی، پس اس پر میری لعنت ہے۔فرشتے کہتے ہیں:اس پر تیری لعنت ہے۔ ہماری طرف سے بھی اس پر لعنت ہو۔پھر زمین وآسمان کی ہر چیز اس پر لعنت بھیجتی ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! میرے لئے خلاصی اور نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ فرمایا: میری اقتداء کرو۔ یقین کو لازم پکڑو اگر چہ تمہارے عمل میں کوتاہی ہو۔ اور اپنی زبان کی، ان لوگوں کی عزت کے در پے ہونے (یعنی غیبت) سے حفاظت کرو جو قرآن والے ہیں۔اپنے آپ کو ان سے پاکیزہ نہ سمجھو۔آخرت کے لئے کئے جانے والے امور کو دنیوی اغراض کے لئے انجام نہ دو۔لوگوں کی عزت کو تار تار نہ کرو، ورنہ دوزخ کے کتے تمہیں پھاڑ کھائیں گے۔اور لوگوں کو دکھانے کے لئے عمل نہ کرو۔

شیخ سعدی فرماتے ہیں:

اے ہنر ہا نہادہ بر کف دست — عیبہا بر گرفتہ زیر بغل
تا چہ خواہی خریدن ای مغرور — روز درماندگی بسیم دغل

ترجمہ: اے وہ شخص جس نے ہنر اپنی ہتھیلی پر رکھا ہوا ہے۔اور اپنی بغل کے نیچے عیب چھپا رکھے ہیں۔

اے دھوکے میں پڑے ہوئے انسان تو عاجزی کے وقت کھوٹے سکے کے بدلے میں کیا خرید سکے گا۔

البقرہ ۲: ۲۲ ـ ولا تجعلوا للّٰہ اندادا

marfat.com

آدم علیہ السلام کی توبہ کی قبولیت۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب آدم علیہ السلام نے کہا: بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم میری لغزش کو معاف فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا؟ عرض کیا: جب تو نے مجھے پیدا کیا اور میرے اندر روح پھونکی۔ میں نے آنکھیں کھولیں تو ساقِ عرش پہ لکھا دیکھا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ پس میں نے جان لیا کہ وہی ساری مخلوق سے زیادہ عزت والے ہیں جن کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملا لیا ہے فرمایا: ہاں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ان کی لغزش کو معاف فرما دیا۔

البقرہ ۲: ۳۷۔ فتلقی آدم من ربہ کلمات

قرآن پاک کی تعلیم پر اجرت لینا۔

تعارف: قرآن پاک پڑھانے والے اور آئمہ حضرات جو تنخواہ وصول کرتے ہیں وہ دراصل اس وقت کا معاوضہ ہوتا ہے جو وہ کوئی اور کام کرنے کی بجائے قرآن کی تعلیم یا نماز پڑھانے میں صرف کرتے ہیں۔ اس لئے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (ریاض)

قرآن پاک اور علم پڑھانے پر اجرت لینے کے جواز میں علماء نے ''وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا '' میری آیتوں کو تھوڑے سے مول (یعنی دنیوی مفادات) کے بدلے نہ بیچو۔ کی بنا پر اختلاف کیا ہے۔

اس زمانہ میں فتوی اس پر ہے کہ تعلیم قرآن وفقہ اور دیگر علوم کی تعلیم پر اجرت لینا جائز ہے تاکہ یہ علوم ضائع نہ ہو جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز پر تم اجرت لیتے ہو اس میں سب سے زیادہ حقدار کتاب اللہ ہے۔

جس آیت میں اجرت لینے کی ممانعت ہے وہ ان لوگوں کے حق میں ہے جن کے

marfat.com

بغیر تعلیم دینے والا اور کوئی نہ ہو اور وہ اجرت لئے بغیر پڑھانے پر رضامند نہ ہوں۔ لیکن اگر وہی متعین نہ ہوں (بلکہ ان کے علاوہ بھی تعلیم دینے والے ہوں) تو ان کے لئے حدیث کی دلیل کی بنا پر اجرت لینا جائز ہے۔

اس کی مثال ایسے ہے جیسے کسی گاؤں میں کوئی مُردے نہلانے والا ہو، اور وہاں اس کے علاوہ میت کو غسل دینے کے لئے اور کوئی دستیاب نہ ہو تو چونکہ وہی متعین شخص ہے اس لئے اسے اجرت لینا جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر وہاں اور لوگ بھی ہوں جیسا کہ شہروں میں ہوتا ہے تو اس کے لئے اجرت لینا جائز ہے۔ کیونکہ یہ کام اسی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ اگر وہ نہ کرے تو گنہگار نہ ہوگا۔

حاکم کے لئے واجب ہے کہ اس کے لئے کچھ مقرر کر دے۔ یا پھر یہ کام مسلمان کریں۔ کیونکہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ کے پاس اتنا کچھ نہ تھا جس سے گزارہ کر سکیں۔ آپ نے کپڑے اٹھائے اور بازار کی طرف چل دیئے۔ جب اس کے بارے میں آپ سے بات ہوئی تو فرمایا: گھر والوں کا خرچ کہاں سے پورا کروں؟ وہ لوگ آپ کو واپس لائے اور آپ کے لئے اتنا مقرر کر دیا جس سے آپ کا گزارہ ہو سکے۔ اسی طرح امام، مؤذن اور ان جیسے دوسرے لوگوں کے لئے بھی جائز ہے کہ وہ تنخواہ لیں۔

قرآن پاک کا بیچنا قرآن پاک کا بیچنا نہیں ہے بلکہ یہ کاغذ اور کاتب کے ہاتھ کے عمل کا بیچنا ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ ہمارے زمانے میں بعض مسائل میں، زمانے کے حالات میں تغیر اور علم اور دین کے مٹ جانے کے خوف کی وجہ سے، جواب بدل چکا ہے۔ ان (تغیرات) میں سے یہ بات کہ علماء نے سلاطین کے دروازوں پر آنا جانا شروع کر دیا، ایک بات یہ کہ وہ طلبِ معاش میں شہروں کی طرف نکل کھڑے ہوئے، انہوں نے قرآن کی تعلیم

marfat.com

اذان اور امامت پر اجرت لینا شروع کرلی۔ آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنا شروع کردیا۔ شرابی لوگوں کو سلام کہنا شروع کردیا اور اسی طرح کے دوسرے کام۔ اس لئے جواز کا فتوٰی دیا گیا ہے کہ کہیں اس سے سخت اور مضر کام میں نہ پڑ جائیں۔ کـذا فی نِـصَـابُ الْاُحْسَاب میں اسی طرح ہے۔

البقرہ ۲: ۴۱۔ لا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا

سفید گدھا علم نجوم میں زیادہ ماہر

بیان کیا جاتا ہے کہ نصیرالدین طوسی ایک ولی کی زیارت کے لئے گیا۔ اس ولی سے کہا گیا کہ یہ دنیا کا عالم نصیرالدین طوسی ہے۔ ولی نے پوچھا اس کا کمال کیا ہے؟ بتایا گیا کہ علم نجوم میں اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔ ولی نے کہا کہ سفید گدھا اس سے زیادہ عالم ہے۔ طوسی اس کی مجلس سے اٹھ کر چل دیا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ وہ ایک چکی والے کے دروازے پر پہنچا۔ چکی والے نے اسے کہا کہ اندر داخل ہو جاؤ اس لئے کہ آج رات بڑی سخت بارش برسنے والی ہے۔ اگر دروازہ بند نہ کیا گیا تو سیلاب بہا لے جائے گا۔ اس نے چکی والے سے اس بیان کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ میرا ایک سفید گدھا ہے جب وہ آسمان کی طرف اپنی دُم تین بار ہلاتا ہے تو بارش نہیں ہوتی اور جب وہ زمین کی طرف دُم ہلاتا ہے تو بارش برستی ہے۔ جب طوسی نے یہ بات سنی تو اپنے عجز کا اعتراف کرلیا، ولی کو سچا جانا اور اس کا غصہ جاتا رہا۔

البقرہ ۲: ۱۰۱ نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب

عظمت وشان مصطفی ﷺ

راغب اصفہانی نے محاضرات میں ذکر کیا کہ امام شاذلی، جنہوں نے حزب البحر لکھی، فرماتے ہیں کہ میں مسجد اقصٰی میں لیٹا ہوا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مسجد سے

marfat.com

باہر حرم کے وسط میں تخت بچھایا گیا ہے اور بہت ساری مخلوق فوج در فوج جمع ہو رہی ہے۔ میں نے کہا کہ یہ اجتماع کیسا ہے؟ جواب ملا انبیاء ورسل حسین حلاج سے جو بے ادبی سرزد ہوئی اس کی وجہ سے سفارش کے لئے حاضر ہو رہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ تخت پر ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ بیٹھے ہوئے ہیں اور سارے انبیاء جن میں ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ اور نوح علیہم السلام بھی ہیں، زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں وہاں ٹھہر گیا انہیں دیکھنے اور ان کا کلام سننے لگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہمارے نبی ﷺ سے کہا: آپ نے فرمایا ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں مجھے ان میں سے کوئی ایک دکھائیں۔ آپ ﷺ نے امام غزالی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غزالی سے ایک سوال پوچھا تو انہوں نے دس جواب دیئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اعتراض کیا کہ سوال کو جواب کے مطابق ہونا چاہیئے۔ امام غزالی نے کہا کہ یہ اعتراض تو آپ پر بھی وارد ہوتا ہے۔ جب آپ سے سوال کیا گیا۔ وَمَا تِلْکَ بِيَمِيْنِکَ يٰمُوْسٰى. اے موسیٰ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: یہ میرا عصا ہے اور متعدد صفات گنوائیں۔

فرماتے ہیں میں سیدنا محمد ﷺ کی جلالت قدر کے بارے میں سوچ رہا تھا اور اس بارے میں کہ آپ تخت پر اکیلے تشریف فرما ہیں اور خلیل وکلیم روح اللہ علیہم السلام زمین پر بیٹھے ہیں کہ کسی شخص نے اپنے پاؤں سے مجھے ٹھوکر لگائی میں جاگا تو وہ مسجد کا منتظم تھا۔ پھر وہ غائب ہو گیا اور آج تک مجھے دوبارہ نہیں ملا۔

البقرہ ۲:۱۴۳

نـوٹ : یہ واقعہ سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۱۸ کے تحت پانچویں جلد ص ۴۷۳ پر بھی لکھا گیا

marfat.com

ہے اس میں اتنا اضافہ اور بھی ہے کہ مسجد کا وہ منتظم مسجد اقصیٰ کی قندیلیں روشن کر رہا تھا، اس نے مجھے کہا کہ تعجب نہ کیجئے یہ سب آپ ﷺ کے نور سے پیدا ہوئی ہیں۔ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب نماز کھڑی ہوئی تو مجھے افاقہ ہوا۔ میں نے اس منتظم کو تلاش کیا تو وہ نہ ملا اور آج تک اس کا کچھ پتہ نہیں۔ اسی لئے صاحب قصیدہ نے کہا:

وَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عَظَمٍ

ترجمہ: آپ کی ذات کی طرف جو شرف چاہو منسوب کرو اور آپ کی شان میں جو بڑائی چاہو بیان کرو۔

البقرہ ۲: ۱۴۳

محلے کی مسجد میں نماز افضل۔

غنیۃ الفتاویٰ میں ہے کہ جو آدمی جامع مسجد میں کثرت جماعت کی وجہ سے، نماز میں حاضر ہوتا ہے (اسے جان لینا چاہیئے کہ) اس کے محلے کی مسجد افضل ہے نمازی کم ہوں یا زیادہ، کیونکہ اس کی مسجد کا اس پر حق ہے۔ جس کا مقابلہ نہ تو کثرت جماعت کر سکتی ہے اور نہ کسی اور کا تقویٰ نہ علم۔ اسے کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ پہلی صف میں امام کی سیدھ میں کھڑا ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ جو آدمی امام کے پیچھے اس کی سیدھ میں کھڑا ہو، اسے ایک سو نماز کا ثواب دیا جاتا ہے۔ جو آدمی دائیں جانب ہو اسے پچھتر نمازوں کا اور جو بائیں جانب ہو، اسے پچاس نمازوں کا اور جو باقی صفوں میں ہوں انہیں پچیس نمازوں کا۔ کَذَا فِی الْقُنْیَۃ۔

البقرہ ۲: ۲۳۹ ۔فاذا امنتم فاذکروا اللّٰہ

marfat.com

بندہ مومن کے دل میں سما سکتا ہوں۔

گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است　　　　من نگنجم ہیچ در بالا و پست

درزمین و آسمان و عرش نیز　　　　من نگنجم این یقین دان اے عزیز

دردل مومن بگنجم ای عجب　　　　گر مرا جوی دران دلہا طلب

خود بزرگی عرش باشد بس پدید　　　　لیک صورت کیست چوں معنی رسید

ترجمہ: پیغمبر ﷺ نے فرمایا: کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہے: میں اوپر نیچے کہیں نہیں سما سکتا۔ زمین، آسمان بلکہ عرش میں بھی نہیں، میں نہیں سما سکتا اے عزیز یقین سے مان۔ ہاں مومن کے دل میں سما سکتا ہوں۔ مجھے تلاش کرنا ہو تو ان دلوں میں تلاش کر۔ عرش کی بزرگی بہت واضح ہے لیکن صورت کیا چیز ہے جب حقیقت آپہنچے۔

البقرہ ۲:۲۵۵ ۔وسع کرسیہ السموات والارض

marfat.com

جلد دوم

بغیر سود قرض نہ ملتا ہو تو سود دینا جائز ہے۔

جب کوئی آدمی قرض کا محتاج ہو اور کسی سے قرض مانگے اور وہ بغیر سود کے قرض دینے پر راضی نہ ہو تو گناہ سود لینے والے پر ہے۔ دینے والے پر نہیں۔ کیونکہ اس میں ضرورت ہے۔ اور یہ اس وقت ہے جبکہ قرض دینے والا غنی ہو جیسا کہ تم جان چکے۔ نیک آدمی اس طرح کے معاملات سے دور رہتا ہے۔ پس بے شک سود اہل ایمان کے ایمان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اگرچہ فی الحال سود زیادتی محسوس ہوتا ہے مگر حقیقت میں یہ نقصان ہے۔ کیونکہ فقراء جب دیکھتے ہیں کہ سود لینے والا سود کی وجہ سے ان کے اموال لوٹ رہا ہے تو وہ اسے لعنت کرتے ہیں اور اس کے لئے بددعا کرتے ہیں۔ اور یہ بات اس کی جان و مال میں خیر و برکت کے زوال کا باعث بن جاتی ہے۔ بلکہ اس سے اس کی عزت اور قدر و منزلت کا بھی نقصان ہوتا ہے، اسے لوگوں کی مذمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس کی عدالت ساقط ہو جاتی ہے۔ اس کی امانت زائل ہو جاتی ہے۔ دل سخت ہو جاتا ہے اور اس میں فسق آ جاتا ہے۔

آل عمران ۳:۱۳۲۔ و اطیعو اللہ و الرسول لعلکم ترحمون

واقعہ ابرہیم ادہم رَحِمَہُ اللہ۔

شنیدستم کہ ابراہیم ادہم — شبی بر تخت دولت خفت خرم
زسقفِ خود شنید آواز پایی — زجا برجست چوں آشفتہ رائی
بتندی گفت او کین کیست بر بام — کہ دارد بر سپہر قصر ما کام
جواب آمد اے شاہِ جہانگیر — شترگم کردہ مرد مفلسم پیر

marfat.com

زخندہ گشت شاہ برجائی خودست | کہ برباِم آدمی ہرگز شتر جست
دگربار پاسخ آمد کای جواں بخت | خداجوئی کسی کردست برتخت
خداجوئی وخورد وخواب وآرام | شتر جوئی بود برگوشہ بام
چوں شنید ایں پیام از ھاتفِ غیب | فراغت کرد از دنیا بلا ریب
رسید از راہِ تجریدی بمنزل | پس از ادبار شد مقبول ومقبل

ترجمہ: میں نے سنا ہے کہ ایک رات ابرہیم ادہم اپنے تخت شاہی پر میٹھی نیند سو رہے تھے۔

اپنے چھت سے کسی کے پاؤں کی آواز سنی۔ اور اپنی جگہ سے ایک پریشان حال آدمی کی طرح اٹھے۔

تختی سے کہا کہ چھت پر کون ہے، جو ہمارے محل کی چھت پر کام رکھتا ہے۔

جواب ملا کہ اے شاہ جہانگیر! میں ایک غریب آدمی ہوں اور اپنے اونٹ گم کر بیٹھا ہوں۔

ہنسی سے۔ بادشاہ اپنی جگہ لوٹ پوٹ ہوگیا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی چھت پر اونٹ تلاش کرے۔

دوسری بار جواب ملا کہ اے جواں بخت کسی نے کبھی خدا کو بھی تخت پر ڈھونڈا ہے۔

اللہ کو تلاش کرنا اور خوب کھانا، سونا اور آرام کرنا ہو تو اونٹوں کی تلاش پھر چھت پر ہی ہوگی۔

جب آپ نے یہ پیام ہاتف غیب سے سنا تو دنیا سے کنارہ کش ہوگئے۔

تجرید (دنیوی علائق سے کٹ جانا) کی راہ پہ چل کر منزل پر پہنچے، اور بد نصیبی کے حال سے نکل کر مقبولیت کی منزل پر رسائی حاصل کی۔

marfat.com

آل عمران ۳:۱۳۵۔ ولم یصروا علی ما فعلوا

ذکر بالجہر۔

جان لو کہ یہ آیت (اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ) اللہ کا ذکر کھڑے ہو کر کرنے کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔ اسی لئے مشائخ نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اپنے دلوں کو بیدار کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ لیکن انہیں اس میں ایسی کوئی حرکت نہیں کرنی چاہیئے اور کوئی ایسا حال ظاہر نہیں کرنا چاہیئے جو حقیقۃً ان کا نہیں ہے۔

حاصل یہ ہے کہ توحید، جب کہ اس کے آداب کا لحاظ رکھا جائے تو اس کے لئے کوئی مخصوص وضع نہیں ہے۔ کھڑے ہو کر، بیٹھ کر لیٹ، کر ہر طرح (ذکر) جائز ہے۔ البتہ احادیث میں ایسے ارشادات ہیں جو ذکر خفی کے مستحب ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

شارح کشاف نے ذکر کیا کہ یہ ہر کسی کے مقام کے مطابق ہوتا ہے۔ شیخ ابتداء میں بلند آواز سے ذکر کی تلقین کرتا ہے تا کہ دل میں جو خیالات راسخ ہو چکے ہیں انہیں اکھیڑ ڈالے۔ (کَذَا فِیْ شَرْحِ الْمَشَارِقِ)

مظہر میں جو کہا گیا وہ اس کی تائید کرتا ہے۔ صاحب مظہر نے کہا: بلند آواز کے ساتھ ذکر جائز بلکہ مستحب ہے۔ جبکہ ریا کاری کی وجہ سے نہ ہو، تا کہ لوگ دین کے اظہار سے غنیمت حاصل کریں اور مکانوں، گھروں اور دکانوں میں ذکر کی برکت پہنچے۔ اور ذاکر کے ذکر کی موافقت ان تمام چیزوں سے ہو جائے جو اس کے ذکر کو سنیں اور قیامت کے روز اس کے لئے ہر خشک وتر جس نے اس کی آواز سنی گواہی دے۔

بعض مشائخ نے اخفاء کو اختیار فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ ریا کاری سے بہت دور

marfat.com

ہے۔اس کا اصل تعلق نیت کے ساتھ ہے۔تو جس کی نیت سچی ہو اس کا قرآن پاک کی تلاوت اور ذکر کے ساتھ آواز کو بلند کرنا زیادہ بہتر ہے جیسا کہ ہم ذکر کر چکے۔اور جس آدمی کو ریا کاری کا اندیشہ ہو اس کے لئے ذکر خفی زیادہ بہتر ہے تا کہ ریا کاری میں نہ پڑ جائے۔

آل عمران ۱۹۱:۳ ۔ربنا ما خلقت هذا باطلا

نورانیت مصطفےٰ ﷺ۔

[تعارف: نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کی روح مبارکہ کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا،اس لئے آپ ﷺ نور ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس روح مبارکہ کو اس دنیا میں بھیجنا چاہا تو اسے جنوں میں نہیں، فرشتوں میں نہیں بلکہ انسانوں میں بھیجا۔آپ ﷺ حضرت عبداللہ کے گھر سیدہ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا کی گود میں تشریف لائے اس اعتبار سے آپ بشر ہیں۔آپ کا نور ہونا بھی برحق ہے اور بشر ہونا بھی برحق۔ ریاض]

جان لو کہ اللہ پاک نے نبی ﷺ کو نور بنا کے بھیجا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو جو حصہ مل سکتا ہے اس کی وضاحت فرماتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام نور رکھا۔فرمایا: ﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ کیونکہ زمین وآسمان دونوں عدم کے پردے میں چھپے ہوئے تھے۔اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا فرما کر ظاہر فرمایا۔اور رسول ﷺ کا نام نور اس لئے رکھا کہ سب سی پہلی چیز جو حق تعالیٰ نے اپنے نور قدرت سے عدم کے پردے سے نکالی وہ نور محمد ﷺ تھا جیسا کہ فرمایا: اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ. پھر جہان کو اس کی تمام چیزوں کے ساتھ آپ کے نور سے اس طرح پیدا فرمایا کہ بعض چیزیں بعض چیزوں سے پیدا ہوئیں۔

marfat.com

جب ساری موجودات آپ کے وجود کے نور سے ظاہر ہوئی تو آپ کا نام نور رکھا۔

جو چیز نئے سرے سے پیدا ہونے کے اعتبار سے زیادہ قریب ہو، وہ نور کہلانے کی زیادہ حقدار ہے۔ مثال کے طور پر عالم ارواح، عالم اجسام کی نسبت اَقْرَبُ اِلَی الْاِخْتِرَاع (نئے سرے سے پیدا ہونے کے اعتبار سے زیادہ قریب) ہے اس لئے اسے عالم انوار کہتے ہیں۔ اور علویات کو سفلیات کی نسبت نورانی کہا جاتا ہے۔ تو چونکہ اَقْرَبُ اِلَی الْاِخْتِرَاع نبی ﷺ کا نور تھا اس لئے وہ نور کہلانے کا زیادہ حقدار ہے اسی لئے آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اَنَا مِنَ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّیْ۔ اور اللہ پاک نے فرمایا: ﴿قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ﴾ اور نبی ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ میں اپنے رب کی بارگاہ میں آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے ایک نور کی شکل میں تھا۔ یہ نور اللہ کی تسبیح کرتا اور فرشتے اس کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کرتے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو یہ نور ان کی پشت میں رکھ دیا۔

المائدہ ۵:۱۵۔ قد جاء کم من اللہ ۔۔۔ر

marfat.com

جلد سوم

علم غیب۔

بے شک آپ ﷺ جو کچھ ہو چکا اور جو ہونے والا ہے اس کے بارے میں اللہ کے بتلانے سے خبریں دیتے رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قُطِرَتْ فِیْ حَلْقِیْ قَطْرَۃٌ عَلِمْتُ مَا کَانَ وَ مَا سَیَکُوْنُ۔ لیلۃ المعراج میرے حلق میں قطرہ ٹپکایا گیا اور میں نے جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے سب جان لیا۔ تو جو آدمی یہ کہتا ہے کہ نبی اللہ غیب نہیں جانتے اس نے خطا کی۔

الانعام ۶: ۵۰۔ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللّٰہ

رقص بنی اسرائیل کی ایجاد۔

بھنگڑا ڈالنا اور حال کھیلنا سب سے پہلے سامری کے ساتھیوں نے ایجاد کیا۔ جب انہوں نے بچھڑا بنایا جو ایک جسم تھا جس سے آواز آتی تھی۔ تو وہ اس کے گرد کھڑے ہو گئے اور رقص کرنا شروع کر دیا اور حال کھیلنے لگے۔ یہ کافروں اور بچھڑے کے پجاریوں کا دین ہے۔ جب نبی علیہ السلام اپنے صحابہ کے ہمراہ بیٹھتے تو وقار کی خاطر ان کی حالت یوں ہوتی جیسے ان کے سروں پر پرندے ہوں (جو ادنی سی حرکت سے اڑ جائیں گے)

پس بادشاہ اور اس کے نوابوں کو چاہیئے کہ انہیں مسجدوں میں آنے سے روکیں۔ اور کسی ایسے شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے ان کے پاس حاضر نہیں ہونا چاہئے اور ان کے اس باطل مذہب پر ان کی مدد نہیں کرنی چاہیئے۔ امام مالک، شافعی، ابوحنیفہ، احمد اور دوسرے آئمہ رَحِمَهُمُ اللّٰہ کا یہی مذہب ہے۔ کَذَا فِیْ حَیٰوۃ الْحَیَوَانِ۔

الاعراف ۷: ۱۴۸

marfat.com

کفن پر کلمہ پاک لکھنے کی وجہ۔

علماء کا کہنا ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کا بال، عصا یا کوڑا کسی گنہگار کی قبر پر رکھا جائے تو اسے ان تبرکات کی برکت سے عذاب سے نجات مل جائے گی۔ اور اگر یہ چیزیں کسی مکان میں یا شہر میں ہوں تو اس کے رہنے والوں کو ان کی برکات سے کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اگر چہ انہیں اس بات کا شعور نہ ہو۔ ماء زمزم، اس میں بھگویا ہوا کفن، کعبہ کے پردے کے ٹکڑے اور انہیں کفن کے لئے استعمال کرنا بھی اسی قبیل سے ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: اگر تو عام زندگی میں اس کی کوئی مثال تلاش کرنا چاہے تو جان لے کہ جو آدمی کسی سلطان کی اطاعت کرتا ہے اور اس کی عظمت اس کے دل میں بسی ہوئی ہے تو جب وہ کسی شہر میں داخل ہوتا ہے۔ اور وہاں بادشاہ کے ترکش کا کوئی تیر یا اس کا کوڑا پڑا دیکھتا ہے تو وہ اس شہر اور اس شہر کے رہنے والوں کی عزت کرتا ہے۔

ملائکہ نبی ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں۔ جب وہ کسی گھر یا کسی شہر یا کسی قبر میں تبرکات دیکھتے ہیں تو اس کے رہنے والے کی عزت کرتے ہیں اور اس کے عذاب میں تخفیف کر دیتے ہیں۔ اسی لئے یہ بات مردوں کو نفع دیتی ہے کہ ان کی قبروں پر قرآن پاک رکھ دیئے جائیں، قرآن کی تلاوت کی جائے یا کاغذ پر قرآن لکھ کر مردے کے ہاتھ میں تھما دیا جائے۔

كَذَا فِي الْاَسْرَارِ الْمُحَمَّدِيَّة. الاعراف ۷:۱۵۸

سخاوت آل رسول ﷺ۔

روایت ہے کہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا نے اپنی قمیص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی تا کہ اسے بیچ کر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خواہش کی چیز خرید لائیں۔ آپ نے اسے چھ درہم میں بیچا۔ ایک سائل نے سوال کیا: آپ نے وہ اسے دے دیئے۔ پھر آپ کے سامنے ایک

marfat.com

شخص آیا جس کے پاس اونٹنی تھی۔ آپ نے ساٹھ دینار میں اُدھار خرید لی۔ پھر ایک اور شخص آپ کے سامنے آیا اور ساٹھ دینار اور چھ درہم کی خرید لی۔ آپ نے اونٹنی بیچنے والے کو تلاش کیا تاکہ اسے رقم دے سکیں لیکن وہ نہیں ملا۔ آپ نے یہ واقعہ نبی علیہ السلام کو بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سائل (فرشتہ) رضوان تھا۔ بیچنے والا میکائیل اور خریدنے والا جبرائیل علیہم السلام

سخی کی فضیلت۔

حدیث میں ہے کہ چار اشخاص قیامت کے روز بلا حساب جنت کے دروازے پر آئیں گے۔ حاجی جس نے صحیح طریقے پر حج کیا ہوگا، شہید جو میدانِ جنگ میں قتل ہوا، سخی جس کی سخاوت میں دکھلاوا نہ ہوگا اور عالمِ دین جس نے اپنے علم پر عمل کیا ہوگا۔ یہ لوگ جنت میں پہلے داخل ہونے کے معاملے پر جھگڑیں گے۔

اللہ تعالیٰ جبرائیل امین کو بھیجے گا تاکہ ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کریں۔ وہ شہید سے پوچھیں گے کہ تو نے دنیا میں کیا عمل کیا جس کی وجہ سے سب سے پہلے جنت میں جانا چاہتا ہے۔ وہ کہے گا میں اللہ کی رضا کے لئے جنگ کرتے ہوئے مارا گیا۔ وہ اس پوچھیں گے کہ تو نے کس سے سنا کہ جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ جنت میں داخل ہوتا ہے؟ وہ کہے گا علماء سے۔ آپ اس سے کہیں گے ادب کو ملحوظِ خاطر رکھ اور اپنے معلم سے آگے نہ بڑھ۔

پھر حاجی اور سخی سے اسی طرح سوال کریں گے۔ اور ان سے بھی کہیں گے کہ ادب کو ملحوظِ خاطر رکھو اور اپنے استاد سے آگے نہ بڑھو۔

اس پر عالم عرض کرے گا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے سخی کی سخاوت کی وجہ سے علم پڑھا ہے اور تو احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا عالم سچ کہتا ہے اے رضوان! دروازہ کھول اور سخی کو سب سے پہلے جنت میں داخل کر۔

marfat.com

اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ عالم سے مراد وہ ہے جو اپنے علم پر عمل بھی کرتا ہے اور اس کی حالت یہ ہے کہ وہ انصاف کرتا ہے۔ انصاف نفس کی اصلاح کے بغیر حاصل نہیں ہوتا اور ایسا عمل کے بغیر ممکن نہیں۔ پس علماء ظاہر میں سے نفسانی خواہشات کے بندے دھوکے میں نہ رہیں۔ صرف علم کا (عمل کے بغیر) نجات دہندہ ہونے کا عقیدہ فاسد مذہب ہے۔ بے شک ایک فاجر عالم کو جاہل سے زیادہ عذاب دیا جائے گا۔ اصل عالم وہ ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اور دل کی صفائی سے عرفان تک پہنچتا ہے۔

الانفال ۸:٤

اولیاء اللہ کے مزارات پر دیئے جلانے کی منت جائز ہے۔

شیخ عبدالغنی النابلسی کے رسالہ "كَشْفُ النُّوْرِ عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ" کا خلاصہ یہ ہے کہ بدعت حسنہ جو شرع کے مقاصد کے موافق ہوتی ہے، سنت کہلاتی ہے۔

علماء اور اولیاء اور صلحاء کے مزارات پر قبے بنانا ان کی قبروں پر غلاف چڑھانا، پگڑی یا کپڑے رکھنا ایک جائز امر ہے۔ جبکہ اس سے مقصود عام لوگوں کی نظر میں ان کی تعظیم ہوتا کہ وہ اس صاحب قبر کی تحقیر نہ کریں۔

اسی طرح اولیاء وصلحاء کی قبروں پر قندیلیں اور شمعیں روشن کرنا بھی اولیاء کی تعظیم کے باب میں سے ہے۔ پس اس میں مقصد اچھا مقصد ہے۔ تیل یا شمع کی منت ماننا کہ اولیاء کی تعظیم اور ان کے ساتھ اپنی محبت کے اظہار کے لئے ان کی قبروں کے پاس جلائی جائیں گی بھی جائز ہے اس سے منع نہیں کرنا چاہیئے۔

التوبہ ۱۸

marfat.com

لَا مَھْدِیُ اِلَّا عِیْسٰی بْنُ مَرْیَم کا معنٰی۔

[تعارف: حدیث میں ہے کہ (معاملہ سخت تر ہوتا جائے گا۔ دنیا ادبار کا شکار ہوتی جائے گی۔ لوگوں کی حرص میں اضافہ ہوتا جائے گا اور قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی جو بدترین لوگ ہوں گے۔ اور مہدی عیسٰی ابن مریم کے سوا کوئی نہیں ہے) اس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ مہدی اور عیسٰی دونوں ایک ہی شخصیت کے نام ہیں۔ زیر نظر عبارت میں صاحب تفسیر نے اس وہم کا ازالہ فرمایا ہے۔ ریاض]

''مہدی، عیسٰی ابن مریم کے سوا کوئی نہیں ہے'' کا معنٰی یہ ہے کہ مہدی کے ساتھ عیسٰی ابن مریم ہی ہوں گے۔ وہ ان کی مدد و نصرت کے لئے نازل ہوں گے۔ مہدی جو نبی ﷺ کی عترت میں سے ہوں گے، امام عادل ہوں گے۔ نبی نہیں ہوں گے جن کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ عیسٰی علیہ السلام خاتم الولایۃ المطلقۃ ہیں اور مہدی خاتم الخلافۃ المطلقۃ۔ دونوں اس دین کی، جو سب سے بہتر دین اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے، خدمت کریں گے۔

التوبہ ۳۳

جنازہ کی ابتداء۔

روایت کیا گیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام فوت ہوئے تو خوشبو اور کفن جنت سے لایا گیا۔ فرشتے نازل ہوئے انہوں نے غسل دیا۔ طاق کپڑوں میں کفن دیا۔ خوشبو لگائی۔ ایک فرشتہ آگے بڑھا اور آپ پر نماز پڑھی۔ باقی فرشتوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھی۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ کے بیٹے شیث علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ

marfat.com

آپ نماز پڑھائیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا آپ آگے بڑھیں اور اپنے باپ پر نماز پڑھائیں۔ آپ نے نماز پڑھائی اور تیس (۳۰) تکبیریں کہیں۔

پھر انہوں نے آپ کو قبر میں اُتارا اور قبر لحد والی بنائی۔ اس پر ایک اینٹ نصب کر دی۔ آپ کے بیٹے شیث علیہ السلام جو آپ کے وصی بھی تھے، ساتھ تھے۔ جب فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ اپنے بیٹے بھائیوں کے ساتھ بھی اسی طرح کریں۔ یہ آپ لوگوں کے لئے سنت ہوگی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غسل، کفن، نماز جنازہ، دفن اور لحد بنانا پرانی شریعتوں میں سے ہیں۔

بعض کا قول یہ ہے کہ نماز جنازہ اس امت کے خصائص میں سے ہے اور اس میں کوئی منافات نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے شرائع قدیمہ میں سے ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ بات قریش کے ہاں معروف ہو۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو وہ ضرور اسے کرتے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جاہلیت میں وہ لوگ اپنے مردوں کو غسل دیتے تھے اور کفن پہناتے تھے اور ان پر جنازہ پڑھتے تھے اس کا طریقہ یہ تھا کہ میت کو چارپائی پر رکھنے کے بعد میت کا ولی اس کے پاس کھڑا ہو کر اس کی سب خوبیوں کا ذکر کرتا اور اس کی تعریف کرتا۔ پھر کہتا تجھ پر اللہ کی رحمت ہو اور اسے دفن کر دیا جاتا۔

روایت کیا گیا ہے کہ نبی علیہ السلام جب مدینہ میں تشریف لائے تو البراء بن معرور کی وفات ہو چکی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ گئے اور ان کی قبر پر

marfat.com

نماز جنازہ پڑھی۔ نماز میں چار تکبیرات کہیں۔

نماز جنازہ علماء کے قول کے مطابق ہجرت کے پہلے سال فرض کی گئی۔ جو نماز جنازہ کی فرضیت کا انکار کرے اس نے کفر کیا۔ (کَذَا فِی الْقُنْیَۃِ)

التوبہ ۹:۱۰۳

اولیت مصطفی ﷺ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جبرائیل سے پوچھا: اے جبرائیل! تمہاری عمر کتنی ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ چوتھے حجاب میں ایک تارہ، ستر ہزار سال کے بعد ایک بار طلوع ہوتا تھا میں نے اسے بہتر ہزار بار دیکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم وہ ستارہ میں ہی ہوں۔

جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اپنے حبیب کا نور ان کی پشت میں رکھ دیا۔ یہ نور آپ کی پیشانی میں چمکتا تھا۔ پھر یہ آپ کے بیٹے شیث علیہ السلام، جو آپ کے وصی اور آپ کے تیسرے بیٹے تھے، کی طرف منتقل ہوا۔ حضرت حوا کے ہاں ایک حمل میں بیٹا اور بیٹی اکٹھے پیدا ہوتے تھے۔ مگر شیث علیہ السلام اس نور کی کرامت کی وجہ سے تنہا پیدا ہوئے۔ پھر یہ آپ کی اولاد میں منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت عبد المطلب کے ہاں پہنچا۔ پھر آپ کے بیٹے عبد اللہ کی جانب، پھر آمنہ کی گود میں۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ۔

آپ ﷺ ہر موجود کے لئے علت غائیہ ہیں۔ پس آپ کا وجود شریف اور لطیف عنصر تمام موجودات کونیہ سے افضل ہے۔ آپ کی مطہر روح تمام قدسی روحوں سے افضل، آپ کا قبیلہ تمام قبیلوں سے افضل، آپ کی زبان تمام زبانوں سے افضل، آپ کی کتاب تمام

marfat.com

آسمانی کتابوں سے **افضل** آپ کی آل اور آپ کے اصحاب تمام آل واصحاب سے **افضل**، آپ کی ولادت کا زمانہ تمام زمانوں سے **افضل**، آپ کا روضہ انور مطلقا تمام جگہوں سے **افضل**، وہ پانی جو آپ کی انگلیوں سے جاری ہوا وہ تمام پانیوں سے **افضل**، پھر اس کے بعد افضل پانی ماء زمزم ہے۔ کیونکہ اس سے معراج کی رات آپ ﷺ کا سینہ مبارک دھویا گیا۔ اگر کوئی اور پانی اس سے **افضل** ہوتا تو اس سے سینہ مبارک کو دھویا جاتا۔

التوبہ ۹:۱۲۸

marfat.com

جلد چہارم

ایام نحس وسعد۔

[تعارف: بعض لوگ منگل کو کوئی کام شروع نہیں کرتے، بدھ کو نیا کام شروع کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اکثر دینی مدارس میں چھٹیوں کے بعد اسباق شروع کرنے کا سلسلہ بھی بدھ کو ہوتا ہے۔ زیرِ نظر عبارت اس کی وجہ پر روشنی ڈالتی ہے۔ ریاض]

صحیح حدیث میں ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے خاک یعنی زمین کو ہفتہ کے دن، اس میں پہاڑوں کو اتوار کے دن، درختوں کو پیر کے دن، مکروہ اشیاء کو منگل کے دن، نور کو بدھ کے دن، جانوروں کو جمعرات کے دن اور آدم علیہ السلام جو آخری مخلوق تھے، کو جمعہ کی ساعات میں سے آخری ساعت میں عصر اور مغرب کے درمیان پیدا فرمایا۔

اگر کہا جائے کہ قرآن پاک اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تمام اشیا کو چھ دن میں پیدا فرمایا اور مذکورہ صحیح حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں سات دنوں میں بنایا، تو جواب یہ ہے کہ آسمانوں، زمین اور ان میں تمام اشیاء کو چھ دن میں ہی پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام چونکہ مٹی سے پیدا ہوئے اور زمین ان چھ دنوں میں ہی بنی، آدم علیہ السلام کی حیثیت زمین کی ایک فرع کی ہے (اس لئے وہ بھی انہی چھ دنوں میں شامل ہوئے) حدیث میں ان کی علیحدہ تخلیق کا ذکر ان کی عظمت شان کی وجہ سے ہے۔ (کَمَا فِیْ فَتْحِ الْقَرِیْبِ)

قرآنِ پاک کی تعظیم اور اس کا اجر۔

بیان کیا جاتا ہے کہ سلاطین عثمانیہ کے جد اعلیٰ، عثمان الغازی نے جو مرتبہ بلند پایا وہ قرآن مجید کی عزت وتکریم کی وجہ سے پایا۔ چنانچہ واقعات محمودیہ میں ہے کہ وہ بہت سخی تھا

marfat.com

اور آنے جانے والوں کے لئے بڑا خرچ کرتا تھا۔ یہ بات اس کے شہر والوں پر بڑی گراں گزرتی اور وہ اسے بہت ستاتے۔ اس کی شکایت الحاج بکتاش یا کسی اور حاکمِ وقت کو سنانے کے لیے گھر سے روانہ ہوا۔ ایک آدمی کے گھر رات کو ٹھہرا اس کے گھر میں قرآن مجید لٹکا ہو تھا۔ اس نے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے بتایا کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ اس نے کہا کہ یہ اللہ کے کلام کے آداب کے خلاف ہے کہ ہم اس کے پاس بیٹھے رہیں۔ چنانچہ وہ اس کی طرف منہ کر کے ہاتھ باندھے کھڑا ہو گیا اور صبح تک اسی حال میں رہا۔

جب صبح ہوئی تو وہ اپنی راہ چل دیا۔ راستہ میں اسے ایک حسین و جمیل شخص ملا اور فرمایا کہ میں تیرا مطلب ہوں پھر اسے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے کلام کی عزت کی وجہ سے عظمت عطا فرمائی ہے اور تمہیں اور تمہاری اولاد کو بادشاہی سے نواز دیا ہے۔ پھر اس نے اسے کہا کہ ایک درخت (سے لکڑی) کاٹو اور اس کے سرے پر ایک رومال باندھ لو۔ یہی تمہارا شاہی جھنڈا ہے۔ اس کے پاس بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور پہلی جنگ لاجک میں ہوئی جس میں اسے اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت عطا فرمائی۔ اس پر سلطان علاء الدین نے بھی اپنی سلطنت ''ریاست'' قائم کرنے کی اجازت دے دی اور وہ سلطان بن گیا۔ اس کے فوت ہونے کے بعد اس کا بیٹا ''اورخان'' اس کا جانشین ہوا۔ اس نے بروسہ شہر کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فتح کیا اور اس وقت سے تا حال سلطنتِ عثمانیہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اس کے قدیم کلام کی تعظیم کی برکت سے دن بدن ترقی پر ہے۔

یونس ۱۰ : ۲۰

marfat.com

بہن کے ساتھ نکاح حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں حرام ہوا۔

البستان میں ہے کہ نوح علیہ السلام کا نام شاکر تھا اور خوفِ الٰہی سے بکثرت گریہ و بکا کی وجہ سے آپ کو نوح کہتے تھے۔ (ناح کا معنٰی میت پر رونا) احکام کے نسخ اور شرائع کا سلسلہ سب سے پہلے آپ سے جاری ہو۔ آپ سے پہلے بہن کے ساتھ نکاح جائز تھا۔ آپ کے زمانہ میں اسے حرام قرار دیا گیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا تو اس وقت آپ کی عمر چار سو اسی برس تھی۔

یونس ۱۰: ۷۱

یومِ عاشورا اور محرم کے دنوں میں واقعاتِ کربلا کی مجالس روافض کے ساتھ مشابہت ہے۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعالٰی نے بیان فرمایا کہ واعظ پر بھی اور دوسروں پر بھی حرام ہے کہ شہادت حسین رضی اللہ عنہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آپس کے جھگڑے اور نزاعی باتوں کا تذکرہ کریں کیونکہ اس طرح سے ان سے بغض اور ان کی شان میں طعن کا دروازہ کھلتا ہے۔ جبکہ وہ دین کے بہت بڑے ستون ہیں۔ اور ان کے درمیان جو جھگڑے ہوئے انہیں اچھے محامل پر محمول کیا جائے۔ شاید یہ ان کی اجتہادی خطا تھی۔ (یہ جھگڑے) ریاست اور دنیا کی طلب کے لئے نہ تھے۔ جیسا کہ مخفی نہیں ہے۔

ھود: ۴۸

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل آگ کے تابوت میں۔

عقد الدر میں ہے بربادی ہے قاتل حسین کے لئے۔ کیا حال ہوگا اس کا آپ کے والدین (حضرت علی و فاطمہ) اور جد امجد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ۔

marfat.com

لَا بُدَّ اَنْ تَرِدَ الْقِيَامَۃَ فَاطِمُ وَقَمِیْصُھَابِدَمِ الْحُسینِ مُلَطَّخٌ

وَیْلٌ لِّمَنْ شُفَعَاؤُہٗ خُصَمَاؤُہٗ وَالصُّوْرُ فِی یومِ الْقِیامۃِ یُنفَخُ

ترجمہ: یقیناً بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا قیامت کے روز اس حال میں تشریف لائیں گی کہ ان کی قمیص حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خون سے اٹی ہوگی۔

بربادی ہے اس (قاتل) کے سفارشیوں اور ساتھیوں کے لئے اس دن جب قیامت کے روز صور پھونکا جائے گا۔

اور حدیث میں ہے حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل جہنم میں ایک صندوق میں بند ہوگا اور اسے تمام دنیا کا نصف عذاب ہوگا۔

ھود ۱۱:۴۸

ایمان زلیخا۔

منقول ہے کہ جب قطفیر (زلیخا کا خاوند) فوت ہوا تو زلیخا نے شاہی بنگلوں کو چھوڑ کر ایک جنگل میں جھونپڑا ڈال دیا اور دنیوی امور کو بالکل خیر باد کہہ کر یوسف علیہ السلام کی یاد میں وقت بسر کرنے لگی۔ اسی طرح اس نے مصر کے جنگل میں دراز عرصہ بسر کیا اس کی وہ پونجی جو اس نے قطفیر کے دورِ اقتدار میں جواہرات وغیرہ جمع کئے تھے وہ سب یوسف علیہ السلام کے نام پر قربان کر دی جب کوئی بھی یوسف علیہ السلام کا ذکر اس کے سامنے چھیڑتا تو اسے یوسف علیہ السلام کے عشق میں جواہر و موتی سے مالا مال کر دیتی۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں کوئی شے باقی نہ رہی سب کچھ یوسف علیہ السلام کے نام پر قربان کر دیا۔

جب دوسرے لوگ قحط میں مبتلا ہوئے زلیخا بھی اس کا شکار ہوئی۔ اس نے اپنے زیور اور جو کچھ اس کے پاس تھا بیچ دیا اس کی نعمت جاتی رہی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے شوق

marfat.com

میں روئی اور بوڑھوں کی طرح نڈھال ہوگئی۔

جوانی تیرہ گشت از چرخ پیرش | برنگ شیر شد موی چو قیرش
برآمد صبح وشب ہنگامہ برچید | بمشکستان اوکافور بارید

ترجمہ: جوانی فلک پیر کی گردش سے تاریک ہوگئی اور اس کے سیاہ بال دودھ کی طرح سفید رات نے اپنا پہرہ اٹھالیا اور صبح ہوگئی اور اس کے سیاہ بالوں پر کافور کی بارش کر دی (یعنی انہیں سفید بنادیا)

جب مشکلات نے اسے نڈھال کر دیا اور اس خرابات میں تنہائی کی سختیوں سے تنگ آگئی تو اس نے اپنے لئے یوسف علیہ السلام کی آمد و رفت والی سڑک پر جھونپڑا ڈال لیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام بعض اوقات گھوڑے پر سوار ہوتے۔ آپ کے پاس ایک گھوڑا تھا جس کے ہنہنانے کی آواز دو میل تک سنائی دیتی تھی۔ جب وہ ہنہناتا تھا تو لوگ جان جاتے کہ اب یوسف علیہ السلام سوار ہو کر کہیں باہر تشریف لے جانے والے ہیں۔ زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کے راستے پر کھڑی ہو جاتی۔ جب آپ وہاں سے گزرتے تو زور سے پکارتی لیکن اس کی آواز شور کی وجہ سے سنائی نہیں دیتی تھی۔

ز بس برگوشہا میز ز ہر جا | صہیل مرکبان باد پیما
ز بس بر آسمان میشد ز ہر سوی | نفیر چاؤشان طرقوا گوی
کس از غوغا بحال او نیفتاد | بحالی شد کہ او را کس مبیناد
چو کردی گوش آن حیران و مہجور | ز چاووشان صدای دور شو دور
زدی افغان کہ من عمریست دورم | بصد محنت دران دوری صبورم
ز جانان تا بکی مہجور باشم | ہماں بہتر کہ از خود دور باشم

marfat.com

بگفتی این و بیہوش اوفتادی　　　زخود کردہ فراموش اوفتادی

ترجمہ: ہر طرف سے کانوں میں تیز رفتار گھوڑوں کے ہنہنانے کی آواز پڑتی تھی۔

ہر طرف سے آسمان تک ان کے نوکروں کی آواز جاتی جب وہ کہتے کہ راستہ دو۔

شور وغل سے اس کے حال کو کوئی نہ جان سکتا وہ اس حال کو پہنچی کہ کوئی اسے نہ دیکھتا۔

جب اس مہجور و حیران کے کان میں نوکروں کی آواز پہنچتی کہ دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ۔

تو زور سے دھاڑیں مارتی کہ میں عمر بھر سے مہجور ہوں، اس دوری میں بڑی محنت سے صبر کر رہی ہوں۔

اور محبوب سے کب تک مہجور رہوں گی بہتر یہ ہے کہ اپنے سے ہی دور ہو جاؤں یعنی مر جاؤں۔

یہ کہہ کر بے ہوش ہو کر گر پڑتی اور اپنے جملہ امور کو بھول کر پڑی رہتی۔

پھر ایک دن اپنے بت، جس کی پرستش کرتی تھی اور اسے ہر وقت اپنے پاس رکھتی تھی، کی طرف متوجہ ہوئی اور اسے کہا بربادی ہے تیرے لئے اور اس کے لئے بھی جو تیری پرستش کرتا ہے تجھے میرے بڑھاپے اور اندھے پن اور فقر وضعف پر رحم نہیں آتا۔ اب میں تجھ سے بیزار ہوں۔

بگفت این را بزد بر سنگ خارہ　　　خلیل آسا شکستش پارہ پارہ

تضرع کرد و رو بر خاک مالید　　　بدرگاہ خدائے پاک نالید

اگر رو در بت آوردم خدایا　　　بآن برخود جفا کردم خدایا

بلطف خود جفای من بیامرز　　　خطا کردم خطای من بیامرز

marfat.com

ز پس راہ خطا پیمای ازمن — ستاندی گوھر بینایی ازمن

چوآں کرد خطا ازمن فشاندی — بمن دہ باز آنچہ ازمن ستاندی

بود دل فارغ ازداغ تأسف — بچینم لالہء از باغ یوسف

ترجمہ: یہ کہا اور اسے پتھر پر دے مارا۔ وہ جو اس کے لئے خلیل کی مانند تھا پارہ پارہ ہو گیا۔

وہ خوب روئی، چہرہ زمین پر ملا اور اللہ کی بارگاہ میں فریاد کی۔

اے اللہ! اگر میں نے بت پرستی کی ہے تو اپنے آپ پر ہی ظلم کیا ہے۔

اپنی مہربانی سے میرے ظلم سے درگزر فرما۔ میں نے خطا کی میری خطا کو معاف فرما

میرے اس غلط رستے پر چلنے کی وجہ سے تو نے میری بینائی چھین لی

جب تو نے میری خطا کو معاف فرما دیا ہے تو جو کچھ تو نے مجھ سے لے لیا ہے مجھے واپس لوٹا دے

دل تأسف کے داغ سے فارغ ہو جائے اور میں یوسف کے باغ سے کچھ پھول چن لوں

زلیخا یوسف علیہ السلام کے رب پر ایمان لے آئی اور صبح و شام اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہنے لگی۔ ایک دن حضرت یوسف علیہ السلام شاہی گھوڑے پر سوار ہوئے۔ جب گھوڑا ہنہنایا، لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اب وہ اس پر سوار ہو کر تشریف لا رہے ہیں تو وہ آپ کے حسن کا جلوہ اور آپ کی شان و شوکت دیکھنے کے لئے آپ کے راستے پر کھڑے ہو گئے۔ زلیخا نے گھوڑے کی آواز سنی تو وہ بھی اپنے جھونپڑے سے باہر آئی۔ جونہی یوسف علیہ السلام کا گزر ہوا زلیخا نے کہا: سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْمُلُوْکَ عَبِیْدًا بِالْمَعْصِیَةِ وَجَعَلَ الْعَبِیْدَ مُلُوْکًا

marfat.com

بِـالطَّاعَةِ. پاک ہے وہ ذات جس نے بادشاہوں کو گناہوں کی شامت سے غلام اور غلام کو عبادت واطاعت کی برکت سے بادشاہ بنا دیا۔

اللہ سبحانہ نے ہوا کو حکم فرمایا اور اس نے زلیخا کے یہ کلمات یوسف علیہ السلام کے کانوں میں ڈال دیئے۔ آپ کا دل بھر آیا اور چشمان مبارکہ سے آنسو بہہ نکلے۔ آپ نے مڑ کر اسے دیکھا اور ایک غلام سے فرمایا کہ اس بڑھیا کی حاجت پوری کی جائے۔ غلام نے زلیخا سے کہا آپ کیا چاہتی ہیں؟ زلیخا نے فرمایا: میرا کام صرف یوسف علیہ السلام سے ہے۔ وہ بڑھیا کو آپ کے گھر لے آیا۔ جب آپ قصرِ شاہی میں لوٹے اور شاہی پوشاک اتار کر بالوں کی بنی گدڑی پہن کر عبادت خانہ میں ذکر الٰہی میں مشغول ہوئے تو آپ کو وہ بڑھیا یاد آئی۔ آپ نے غلام کو بلا کر فرمایا کہ بڑھیا کا کیا ہوا؟ غلام نے کہا کہ بڑھیا کا خیال ہے اس کی حاجت صرف آپ ہی پوری کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اسے لے آؤ۔

اس نے اسے حاضر کیا تو بڑھیا نے سلام کہا۔ یوسف علیہ السلام سر جھکائے بیٹھے تھے۔ آپ پر رقت طاری ہوگئی۔ سلام کا جواب دے کر فرمایا: اے بڑھیا! میں نے تجھ سے ایک بات سنی وہ ذرا دہرا دے۔ اس نے عرض کیا: میں نے کہا تھا: سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْمُلُوْکَ عَبِیْدًا بِالْمَعْصِیَةِ وَجَعَلَ الْعَبِیْدَ مُلُوْکًا بِالطَّاعَةِ. پاک ہے وہ ذات جس نے غلاموں کو طاعت کی وجہ سے بادشاہ اور بادشاہوں کو نافرمانی کی وجہ سے غلام بنا دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: تو نے خوب کہا۔ اب بتا تیرا کام کیا ہے۔ زلیخا نے عرض کیا: آپ نے مجھے اتنی جلدی بھلا دیا۔ آپ نے فرمایا تو کون ہے میں نے تمہیں نہیں پہچانا۔

بگفت آنم کہ چوں روی تو دیدم — ترا از جملہ عالم برگزیدم
فشاندم گنج و گوہر در بہایت — دل و جان وقف کردم در ھوایت

marfat.com

جوانی در غمت برباد دادم　　　بدین پیری که می بینی فتادم
گرفتی شاہد ملک اندر آغوش　　　مرا یکبار تو کردی فراموش

ترجمہ: زلیخا نے کہا میں وہی انسان ہوں کہ جب میں نے آپ کا دیدار کیا تو آپ کے سوا جملہ عالم کو بھلا کر صرف آپ کو چن لیا۔

آپ کے لیے میں نے اپنا تمام خزانہ لٹا دیا۔آپ کی محبت میں میں نے دل وجان وقف کر دیئے۔

آپ کے غم میں میں نے جوانی کو برباد کیا۔بالآخر یہ بڑھاپا نصیب ہوا جسے آپ دیکھ رہے ہیں۔

آپ نے بادشاہی کو اپنی آغوش میں لیا اور مجھے یکسر بھلا دیا۔

میں زلیخا ہوں۔حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔وہی ہمیشہ زندہ ہے اور اسے فنا نہیں۔اور اے زلیخا! تو تا حال دنیا میں ہے؟ تو تو فتنوں کی جڑ اور مصائب وبلا کی بنیاد ہے۔زلیخا نے عرض کی: آپ ہی نے تو میرے لیے دنیا مصیبت کا گھر بنائی۔

زلیخا کا خستہ حال دیکھ کر یوسف علیہ السلام رو پڑے اور فرمایا اے زلیخا! تیرے حُسن و جمال اور مال کو کیا ہو گیا ہے؟ زلیخا نے کہا مجھ سے اسی ذات نے یہ سب کچھ چھین لیا جس نے آپ کو قید خانہ سے نکال کر اس بہت بڑی بادشاہی کا مالک بنایا۔آپ نے فرمایا: اپنی ضرورت بتا۔عرض کیا آپ پوری کریں گے؟ فرمایا: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ، مجھے اپنے دادا کے بڑھاپے کی قسم، ضرور پوری کروں گا۔زلیخا نے عرض کی میری تین آرزوئیں ہیں۔

پہلی اور دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے میری آنکھیں، میری جوانی اور حسن

marfat.com

واپس آ جائے۔ میں آپ کے لئے اتنا روئی کہ میری بصارت جاتی رہی اور آپ کے فراق سے میرا جسم گھل گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا فرمائی تو زلیخا کی آنکھیں بحال ہوگئیں، از سرنو جوانی نصیب ہوگئی اور وہی حسن و جمال لوٹ آیا۔

سفیدی شدز مشکین مہرہ اش دور　　　درآمد در سواد نرگسش نور

جوانی پیریش را گشت ہالہ　　　پس از چل سالگی شد ہژدہ سالہ

ترجمہ: اس کے سیاہ مہرے سے سفیدی دور ہوگئی (بال سفید دور ہو کر سیاہ بال اگ آئے) اور اس کی نرگسی آنکھوں کی سیاہی میں پھر سے نور آ گیا۔

جوانی، اس کے بڑھاپے کا ہالہ بن گئی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد وہ اٹھارہ سال کی جوان ہوگئی۔

بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس وقت زلیخا کی عمر نوے سال کی تھی۔

زلیخا نے عرض کی: میری تیسری آرزو یہ ہے کہ آپ میرے ساتھ نکاح کر لیں۔

اس پر یوسف علیہ السلام خاموش ہو کر تھوڑی دیر سر جھکا کر بیٹھ گئے۔ اسی اثنا میں جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: کہ اے یوسف! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ زلیخا کی یہ آرزو بھی پوری کیجئے۔

کہ ما عجز زلیخا چو دیدیم　　　بتو عرض نیازش راشنیدیم

دلش از تیغ نومیدی نخستیم　　　بتو بالای عرشش عقد بستیم

ترجمہ: جب ہم نے زلیخا کا عجز دیکھا اور تمہاری خدمت میں اس کی نیازمندانہ عرض سنی۔ ہم اس کا دل ناامیدی کی تلوار کے ساتھ زخمی نہیں کرنا چاہتے۔ عرش بریں پر ہم نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا ہے۔

marfat.com

آپ اس سے نکاح کرلیں اس لئے کہ دنیا و آخرت میں وہ آپ کی زوجہ ہے۔

چو فرمان یافت یوسف از خداوند | کہ بندد با زلیخا عقد و پیوند

ترجمہ: جب یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا حکم پایا کہ زلیخا کے ساتھ نکاح کرلیں۔

آپ نے سلطانِ مصر اور تمام ارکان دولت کو دعوت دی اور ضیافت سے نوازا۔

بقانون خلیل و دین یعقوب | بر آئین جمیل و صورت خوب

زلیخا را بعقد خود در آورد | بعقد خویش یکتا گوہر آورد

ترجمہ: خلیل علیہ السلام کے قانون اور یعقوب علیہ السلام کے دین پر اچھے طور طریقے سے بخیر و خوبی زلیخا کو اپنے ساتھ نکاح میں لے لیا اور وہ یکتا گوہر اپنے ہار میں پرو لیا۔

ملائکہ کرام شادی کی مبارک باد دینے نازل ہوئے۔ اور انہوں نے کہا جو کچھ اللہ نے آپ کو عطا فرمایا وہ آپ کو مبارک ہو۔ یہ رب تعالیٰ کا وہ وعدہ ہے جو اس نے آپ کے ساتھ اس وقت کیا جب آپ کنوئیں میں تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْعَمَ عَلَیَّ وَ اَحْسَنَ اِلَیَّ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ. سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے انعامات سے نوازا، اور احسان و کرم بخشا۔ وہی ارحم الراحمین ہے۔

پھر آپ نے دعا مانگی:

اِلٰهِیْ وَ سَیِّدِیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تُتِمَّ هٰذِهِ النِّعْمَةَ وَ تُرِیَنِیْ وَجْهَ یَعْقُوْبَ وَ تُقِرَّ عَیْنَهٗ بِالنَّظْرِ اِلَیَّ وَ تُسَهِّلَ لِاِخْوَتِیْ طَرِیْقًا اِلَی الْاِجْتِمَاعِ بِیْ فَاِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ وَ اَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

ترجمہ: اے الٰہ العلمین: میری التجا یہ ہے کہ مجھ پر اس نعمت کی تکمیل فرما اور مجھے یعقوب علیہ السلام کا دیدار نصیب فرما اور مجھے دکھا کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی فرما۔ میرے بھائیوں کے لئے

marfat.com

مجھے ملنے کا راستہ آسان فرما۔ بے شک تو دعا کو سننے والا، ہر شے پر قادر ہے۔

زلیخا کو حضرت یوسف علیہ السلام نے خلوت خانہ میں بھیجا تو زنان مصر زلیخا کے لئے بہترین پوشاکیں اور زیورات لائیں اور بی بی کو سنگارا۔ جب رات ہوئی اور حضرت یوسف علیہ السلام زلیخا کے پاس تشریف لائے تو یوسف علیہ السلام نے فرمایا: کیا یہ اس چیز سے بہتر نہیں ہے جس کا تو ارادہ رکھتی تھی۔ اس نے کہا: اے میرے پیارے! مجھے ملامت نہ کیجئے۔ دراصل میں ایک خوبصورت نعمتوں میں پلی عورت تھی، میرا شوہر نامرد تھا، عورت کے پاس جانے کی صلاحیت نہ رکھتا تھا۔ ادھر آپ تھے کہ اللہ نے آپ کو بے مثل حسن و جمال عطا فرمایا۔ اس وجہ سے مجھ پر میری نفسانی خواہش غالب آ گئی۔

بکش دامان عفوی از بدمن — شکیبایی نبود از تو حدمن
کجا معشوق با عاشق ستیزد — ز جرمی کز کمال عشق خیزد

ترجمہ: تیرے بغیر میری ہمت کو صبر نہ تھا اب میری برائی کے لئے معافی کا دامن کشادہ فرمائیے۔

جس جرم سے عشق کا کمال اٹھے اس کی وجہ سے کب معشوق عاشق سے لڑتے ہیں۔

یوسف علیہ السلام جب زلیخا کے ہاں پہلی شب کو تشریف لائے تو زلیخا کو کنواری پایا۔ زلیخا کی بکارت یوسف علیہ السلام کے لئے باقی رکھی گئی تھی۔

کشادش قفل دروی گوھر انداخت — کلید حقہ از یاقوت تر ساخت

ترجمہ: جوہر رکھنے والے ڈبہ کی چابی یاقوت کے ساتھ آبدار کی، جس سے تالا کھولا اور اس میں موتی رکھا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے دو صاحبزادے پیدا ہوئے، افرائیم، میشا۔ وہ حسن و

marfat.com

خوبصورتی میں سورج اور چاند کی طرح تھے۔اللہ پاک نے ان کے حسن کا تذکرہ ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کے سامنے فخر کے طور پر فرمایا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو زلیخا سے شدید محبت ہوگئی اور زلیخا کو جو محبت اور عشق پہلے ان کے ساتھ تھا وہ اب ان کی طرف منتقل ہوگیا یہاں تک کہ آپ کو اس کے بغیر قرار نہ آتا۔

چو صدقش بود بیرون از نہایت در آخر کرد بر یوسف سرایت

ترجمہ: چونکہ اس کا صدق حد سے باہر تھا اس لئے اس نے یوسف علیہ السلام پر اپنا اثر دکھایا۔

اللہ تعالیٰ نے زلیخا کے عشق مجازی کو عشق حقیقی کے ساتھ بدل دیا اور اس کا رجحان اپنی طاعت و عبادت کی طرف کر دیا۔ایک دن یوسف علیہ السلام نے اسے اپنی طرف مائل کرنا چاہا تو وہ بھاگی۔یوسف علیہ السلام اس کے پیچھے بھاگے اور اس کی قمیص پیچھے سے پھاڑ دی۔اس پر اس نے کہا کہ اگر اس سے پہلے میں نے آپ کی قمیص پھاڑی تھی تو اب آپ نے میری قمیص پھاڑ ڈالی، یہ اس کا بدلہ ہے۔

دریں کار از تفاوت بی ہراسیم بہ پیراہن دری را سا برائیم

چوں یوسف روی او در بندگی دید وزان نیت دلش را زندگی دید

بنام او ززر کاشانہ ساخت نہ کاشانہ عبادت خانہ ساخت

ترجمہ: اس کام میں اب ہمارے درمیان کوئی فرق نہیں رہا (تفاوت سے بے خوف ہوگئے ہیں) قمیص پھاڑنے میں ہم دونوں برابر ہیں۔

جب یوسف علیہ السلام نے اس کو بندگی میں مشغول دیکھا اور اس نیت کے ساتھ اس کے دل کو زندہ دیکھا۔

تو اس کے نام کا ایک سنہری مکان بنایا۔وہ کاشانہ نہ تھا عبادت خانہ تھا۔

marfat.com

اس مکان میں جو اس کے لئے بنایا، ایک جواہر سے مرصع پلنگ رکھا، زلیخا کا ہاتھ پکڑ کر اس پر بٹھایا اور کہا:

درو بنشین پی شکر خدای	کز و داری بہر موی عطای
توانگر ساخت بعداز فقیری	جوانی داد بعداز ضعف پیری
بچشم نور رفتہ نور دادت	وزاں بر رو در رحمت کشادت
پس از عمری کہ زہر غم چشاندت	بتریاک وسال من رساندت
زلیخا ہم بتوفیق الہی	نشستہ بر سریر پادشاہی
دراں خلوت سرامی بود خرسند	بوسل یوسف وفضل خداوند

ترجمہ: اس میں بیٹھ۔ اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے، کیونکہ تو اس کی طرف سے ہر بال کے ساتھ ایک عطا رکھتی ہے۔

اس نے فقیری کے بعد تجھے تونگر بنایا، ضعیفی کے بعد تجھے جوانی بخشی۔

آنکھ کا گیا ہوا نور واپس لوٹایا اس کے بعد تجھ پر رحمت کا دروازہ کھولا۔

بڑی مدت کے بعد تجھے ان غموں کے بدلے جن کا مزہ تجھے چکھایا، میرے وصال کا تریاق عطا فرمایا۔

زلیخا بھی بتوفیق الہی تخت شاہی پر بیٹھی۔

اس خلوت سرا میں یوسف علیہ السلام کے وصال اور اللہ کے فضل پر خوش تھی۔

یوسف :۵۵۔ قال اجعلنی علی خزائن الارض

marfat.com

فوت شدگان کی روحیں گھروں کو آتی ہیں۔

حدیث میں ہے اے میرے صحابہ اپنے مُردوں کو جو قبروں میں ہیں، نہ بھولو خاص طور پر رمضان میں۔ کیونکہ ان کی روحیں اپنے گھروں کو آتی ہیں اور ان میں سے ہر مرد اور عورت ایک ہزار مرتبہ پکارتا ہے کہ درہم، روٹی، روٹی کے ٹکڑے، دعا، ایک آیت کی تلاوت یا کپڑے کے ساتھ ہم پر مہربانی کرو، اللہ تمہیں جنت کا لباس پہنائے۔ کذا فی ربیع الابرار

الرعد :۲۲۔ و انفقوا سرا و علانیة

عمر النسفی کا نکیرین کو منظوم جواب۔

روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے عمر النسفی کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور منکر نکیر کے سوال کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے جواب دیا: اللہ نے میری روح لوٹا دی۔ فرشتوں نے مجھ سے سوال کئے۔ میں نے انہیں کہا: جواب نظم میں دوں یا نثر میں؟ انہوں نے کہا: نظم میں۔ تو میں نے کہا:

رَبِّیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ سِوَاہُ — وَ نَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ مُصْطَفَاہُ

دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ وَ فِعْلِیْ ذَمِیْمٌ — اَسْأَلُ اللّٰہَ عَفْوَہٗ وَ عَطَاہُ

ترجمہ: میرا رب اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا نبی محمد ہے جو اسکا برگزیدہ ہے۔ میرا دین اسلام ہے، میرے عمل قابل مذمت ہیں۔ میں اللہ سے اس کی معافی اور عطا کا سوال کرتا ہوں۔

وہ آدمی خواب سے جاگا تو دونوں شعر اسے یاد تھے۔

ابراهیم ۱:۱٤۔ کتاب انزلناه الیك

marfat.com

کتے بچھو اور پسو سے حفاظت کا نسخہ۔

بعض عارف لوگوں کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کتے سے یہ وعدہ لیا کہ اگر "وَ کَلْبُھُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْہِ بِالْوَصِیْد" کی تلاوت کی جائے تو وہ پڑھنے والے کو ایذا نہ پہنچائے گا۔ بچھو سے یہ عہد لیا کہ اگر "سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْن" پڑھی جائے تو ایذا نہ پہنچائے۔ مچھر وغیرہ سے یہ عہد لیا گیا کہ اگر "وَمَا لَنَا اَنْ لَّا نَتَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ" کی تلاوت کی جائے تو ایذا نہ پہنچائے۔ تو جو آدمی مچھر، پسو وغیرہ کے شر سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو اسے چاہیئے کہ پانی لے اس پر یہ آیت سات بار پڑھے اور پھر سات بار کہے کہ اے پسوو! اگر تم ایمان رکھتے ہو تو ہم سے اپنے شر کو روک لو اور اس پانی کو اپنی جگہ کے گرد چھڑک دے۔

غنیمت شمارند مردان دعا   کہ جُوشن بود پیش تیر بلا

ترجمہ: مردان خدا دعا کو غنیمت شمار کرتے ہیں کیونکہ یہ مصیبتوں کے تیروں کے سامنے ڈھال کا کام دیتی ہیں۔

ابراھیم ۱۴ :۱۲ـ ولنصبرن علی ما آذیتمونا

نماز وتر کی ابتداء

جب آپ ﷺ نے بیت المقدس میں انبیاء کرام کی امامت فرمائی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ان کے لئے ایک رکعت پڑھیں۔

اللہ کا فرمان ہے:

﴿...... فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَآئِہٖ...... ﴾ (السجدہ ۳۲:۲۳)

marfat.com

ترجمہ : اورتو ان سے ملاقات کے بارے میں شک نہ پڑ۔

یہاں شب معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات مراد ہے۔ جب آپ نے ایک رکعت پڑھی تو اس کے ساتھ ایک اور رکعت اپنے لئے ملالی۔ جب دو پڑھ چکے تو اللہ نے وحی فرمائی کہ ایک رکعت اور پڑھیں۔ اس لئے یہ نماز مغرب کی طرح وتر ہوگئی۔

ابراھیم --- ص ۴۱۳

ذکر بالجہر ہر زمانہ میں صوفیاء کا معمول رہا۔

[**تعارف**: مثنوی مولانا روم میں ہے

چہ بود آں بانگ غول اے نیک خو　　مال خواہم جاہ خواہم آبرو

از درون خویش ایں آوازہا　　منع کن تا کشف گردد رازہا

ترجمہ : اے نیک خصلت اس چھلاوے کی آواز کیا ہے؟ مال چاہتا ہوں، مرتبہ چاہتا ہوں آبرو چاہتا ہوں۔

اپنے اندر سے ان آوازوں کو ختم کردے تاکہ تجھ پر یہ راز کھلیں۔

اس کے بعد صاحب تفسیر نے اگلا شعر لکھا اور اس کی وضاحت کی　　ریاض]

ذکر حق کن بانگ غول را بسوز　　چشم چوں نرگس ازیں کرگس بدوز

حق کا ذکر کر اور چھلاوے کی آواز کو پھونک دے۔ نرگس جیسے آنکھ اس گدھ سے بند کرلے۔

اس میں خبیث اور فسادی شیاطین کی طرف اشارہ ہے بلکہ تشبیہ کے طور پر ہر حق کے رستے کو تلاش کرنے والے کو گمراہ کرنے والے کی طرف اشارہ ہے۔

ذکر کا فائدہ یہ ہے کہ شیطان کے وساوس کو دفع کرتا ہے۔ کیونکہ جب اللہ کا ذکر کیا

marfat.com

جائے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔اور شاید مراد یہ ہے (وَاللّٰہُ اَعْلَمُ) کہ جنوں کا بنی آدم کی طرح دماغ نہیں ہوتا۔اس لئے وہ بہت سخت آواز کو سننے کی طاقت نہیں رکھتے۔جب ذاکر ذکر کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتا ہے تو وہ اپنے آپ سے شیطان کو دور کر دیتا ہے۔ذکر کے نور سے اسے جلا دیتا ہے اور اپنی سخت آواز اور اپنے نفس کی مؤثر چنگاری سے اس کی عقل کو فاسد کر دیتا ہے۔

الحجر ۱۸ فاتبعه شهاب مبين

marfat.com

جلد پنجم

بایزید کا خادم ہوں۔

شیخ بہاؤالدین سے روایت ہے کہ الشیخ بایزید البسطامی قُدِّسَ سِرُّہٗ کا ایک خادم مغرب کا رہنے والا تھا۔ اس کے پاس منکر نکیر کے سوال کی بات چل نکلی۔ اس نے کہا قسم بخدا اگر انہوں نے مجھ سے سوال کیا تو میں خوب جواب دوں گا۔ لوگوں نے اسے کہا اس کا پتہ کیسے چلے گا؟ اس نے کہا میری قبر پر بیٹھ جانا اور سن لینا، جب مغربی کا انتقال ہوا تو وہ اس کی قبر پر بیٹھ گئے اور سوال و جواب سنے۔ انہوں نے اسے کہتے ہوئے سنا: مجھ سے سوال کرتے ہو حالانکہ میں وہ ہوں جو بایزید کی پوستین اپنے کندھوں پر اٹھاتا رہا۔ فرشتوں نے اسے چھوڑ دیا اور چلے گئے۔

النحل ۱۶: ۱۲۳۔ ان اتبع ملة ابراهیم

حضرت علی کی نماز کے لئے سورج کا پلٹنا۔

جہاں تک تعلق ہے سورج کے غروب ہونے کے بعد پلٹنے کا تو ایسا نبی ﷺ کے لئے غزوہ خیبر کے موقعہ پر ہوا۔ اسماء بنت عُمیس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہو رہا تھا اور اس وقت آپ ﷺ کا سر مبارک حضرت علی کی گود میں تھا۔ آپ ﷺ نے سر مبارک نہیں ہٹایا حتی کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضرت علی نے ابھی عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تو نے عصر کی نماز پڑھ لی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے کہا: اے اللّٰہ! یہ تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا۔ اس کے لئے سورج کو لوٹا دے۔ اسماء فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا سورج غروب ہو جانے کے بعد دوبارہ طلوع کر آیا

marfat.com

یہ نبوت کی علامات میں سے بہت بڑی علامت ہے۔اسے خوب یاد رکھنا چاہیئے۔

الاسراء ۱:۱۷۔ سبحان الذی اسرٰی بعبدہ

ملائکہ کی امامت فرمائی

تفسیر التیسیر میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے آسمان کے فرشتوں کی وتر نماز میں امامت فرمائی۔اس طرح آپ بیت المقدس میں انبیاء کرام کے امام بنے اور سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ملائکہ کے۔اس سے آپ کی فضیلت زمین و آسمان والوں پر ظاہر ہوگئی۔

الاسراء ۱:۱۷۔ سبحان الذی اسرٰی بعبدہ

قبر کے پاس قرآن پڑھنا۔

فتح القریب المجیب میں ہے: جب جمادات کی تسبیح سے برکت حاصل ہوتی ہے تو قرآن جو اشرف الاذکار ہے وہ حصول برکت کا زیادہ حقدار ہے۔خصوصا جبکہ کسی نیک آدمی نے تلاوت کی ہو،اسی لئے علماء نے قبر کے پاس قرآن کی تلاوت کو مستحب قرار دیا ہے۔

الاسراء ۴۴:۱۷۔ ان من شئی الا یسبح بحمدہ

اہل قبور سے استعانت۔

جس طرح رسول ﷺ کی وجہ سے لوگوں کو عذاب سے امان ملی، جب تک آپ ﷺ اس دنیا میں تشریف فرما رہے۔اسی طرح آپ کے جو کامل وارث ہیں (وہ بھی امان ہیں) ان کا اعتقاد اور ان کے طریقے کی اتباع اسی طرح ہے جیسے ایمان بالرسول اور آپ کی شریعت کی

marfat.com

اتباع۔ کیونکہ وہ آپ کا نائب اور خلیفہ ہوتا ہے۔ پس نیک لوگوں کے ساتھ مل کے رہنا ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عذاب اٹھالیتا ہے۔

کاشفی نے "الرسالة العلیه" میں اور ابن الکمال نے "الاربعین" میں حدیث نقل کی ہے۔ "جب تم اپنے امور میں پریشان ہوتو اہل قبور سے مدد طلب کرو" یہاں اہل قبور سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اضطراری موت سے قبل اختیاری موت کو گلے سے لگایا۔

حافظ نے کہا:

مدد از خاطر رنداں طلب ای دل ورنی
کار صعبت مبادا کہ خطای بکنیم

ترجمہ: اے دل! اہل اللہ سے مدد طلب کرو ورنہ کام بہت مشکل ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم کوئی خطا کر بیٹھیں۔

الاسراء ۱۷:۵۹۔ وما نرسل الایات الا تخویفا

انسان فرشتے سے افضل۔

بحر العلوم میں ہے اس آیت ﴿ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴾

ترجمہ: اور ہم نے انہیں اپنی مخلوق میں سے اکثر پر فضیلت عطا فرمائی) میں اس بات پر دلالت ہے کہ بنی آدم کو بہت ساری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی گئی ہے۔ اور ان پر بہت کم کو فضیلت دی گئی۔ جنہیں فضیلت دی گئی وہ ان کے باپ آدم اور ان کی ماں حوا عَلَيْهِمَا السَّلَام ہیں، ان میں اصالت کی بنا پر ان سب لوگوں پر فضیلت ہے جو ان کی فرع (اولاد) ہیں۔ ملائکہ مقربین مراد نہیں ہیں جیسا کہ کعبی، ابوبکر الباقلانی اور بعض معتزلہ کا خیال ہے۔ اگر ان کی

marfat.com

بات مان لی جائے تو آیات میں تعارض ثابت ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو آدم علیہ السلام کی تعظیم و تکریم کی خاطر سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ ادنی اعلیٰ کو سجدہ کرے، اس کا عکس نہیں۔ نیز فرمایا ﴿ وَ عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا﴾ اس سے ہر اہل زبان یہی سمجھتا ہے کہ اللہ پاک کا ارادہ آدم علیہ السلام کی فرشتوں پر فضیلت، ان کے علم کی زیادتی اور تعظیم و تکریم کا استحقاق بیان کرنا مقصود ہے۔

اور فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ﴾

ترجمہ: بے شک اللہ نے آدم و نوح و آلِ ابراہیم و آل عمران کو تمام جہان سے منتخب فرمالیا۔ فرشتے بھی جملہ عالم میں شامل ہیں۔ پس یہ محال ہے کہ آیت اس چیز کے خلاف جو ہم ثابت کرنا چاہتے ہیں اس چیز پر دلالت کرے جو ان لوگوں کا خیال ہے کہ فرشتے انسان سے بہتر ہیں۔

ان لوگوں کے قول کے باطل ہونے پر دلالت کرنے والی باتوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث بھی ہے جس میں آپ نے فرمایا: بے شک اللہ نے مرسلین کو ملائکہ مقربین پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ جب میں ساتویں آسمان پر پہنچا تو میری ملاقات ایک نوری فرشتہ سے ہوئی جو ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اسے سلام کہا اور اس نے جواب دیا۔ اللہ نے اس کی طرف وحی فرمائی کہ میرے محبوب نبی نے تجھے سلام کہا اور تو اس کی تعظیم کے لئے نہیں اٹھا۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم تو قیامت تک کے لئے کھڑا رہے گا، بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے

الاسراء ۱۷: ۷۰۔ و فضلناھم علی کثیر ممن خلقنا

marfat.com

قیامت کے روز ماؤں کے ناموں سے پکارے جانے کی وجہ۔

[تعارف: قرآن پاک میں ہے ﴿يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ﴾

ترجمہ: اس دن ہم ہر ایک کو بلائیں گے ان کے امام کے ساتھ) بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں امام، ام کی جمع ہے جیسے خفاف خف کی جمع۔ اس صورت میں معنیٰ یہ ہوگا کہ اس دن لوگوں کو ان کی ماؤوں کے ناموں کے ساتھ پکارا جائے گا۔

اکثر مفسرین کی رائے یہ ہے یہاں امام سے مراد پیشوا، رہبر، رہنما اور لیڈر ہے۔ معنیٰ یہ ہے کہ اس دن لوگوں کو ان کے لیڈروں کے ناموں کے ساتھ بلایا جائے گا۔

دونوں اقوال میں تطبیق کی ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ جب لیڈروں کے ناموں کے ساتھ ان کے پیروکاروں کو بلایا جائے تو اس وقت ان کے نام لئے جائیں اور ناموں کے ساتھ ان کی ماؤں کے نام پکارے جائیں۔

زیر نظر عبارت میں اس بات پر بحث ہے کہ باپ کی نسبت سے نام لینے کی بجائے ماں کا نام کیوں لیا جائے گا ریاض]

ماؤں کے ناموں کے ساتھ پکارے جانے میں حکمت، عیسیٰ علیہ السلام کی جلالت اور حسنین کریمین کی بزرگی ظاہر کرنا ہے۔ کیونکہ دونوں شہزادوں کی ماں کی طرف نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کا اظہار ہے جبکہ باپ کی طرف نسبت میں ایسا نہیں ہے۔

ایک اور وجہ ان لوگوں کی پردہ پوشی ہے جو اپنے باپوں کی جائز اولاد نہیں ہیں۔ اس کی تائید سیدہ عائشہ اور ابن عباس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا کی اس روایت سے ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کو ان کی ماؤوں کے ناموں کے ساتھ، اپنے بندوں کی پردہ پوشی کے لئے بلائے گا۔

marfat.com

حدیث ثقلین بھی اس کی تائید کرتی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی فوت ہو جائے، تم اس پر مٹی ڈال چکو تو کسی ایک کو اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہنا چاہیئے اے فلاں فلاں عورت کے بیٹے! (ماں کا نام لیا جانا چاہیئے) وہ جواب دیتا ہے اللہ تجھے ہدایت عطا فرمائے، تیرے حال پر رحم فرمائے۔ فرمایا: لیکن تم اس کا شعور نہیں رکھتے۔ پھر اس آدمی کو کہنا چاہیئے کہ یاد کر اس شہادت کو جس پر تو اس دنیا سے رخصت ہوا۔ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُه" اور یاد کر کہ تو اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، محمد ﷺ کے نبی ہونے، قرآن کے امام ہونے اور کعبہ کے قبلہ ہونے پر راضی تھا۔ اس پر منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں اور کہتے ہیں چلو اس آدمی کے پاس نہ ٹھہرو جسے اس کی حجت تلقین کر دی گئی ہے۔ یہ (تلقین) ان کے سوالات کی راہ میں حائل ہو جاتی ہے۔

ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر اس کی ماں کے نام کا پتہ نہ ہو تو؟ فرمایا: پھر حوا کا نام لے لیا جائے۔ امام سخاوی نے اسے "اَلْمَقَاصِدُ الْحَسَنه" میں ذکر کیا اور اس کی اسانید کو صحیح قرار دیا۔ اسی طرح امام قرطبی نے اپنے "التذکرہ" میں نقل کیا۔

اس سے دو چیزیں سمجھ میں آتی ہیں۔ تلقین کے وقت کھڑے ہونا اور یہ کہ آدمی کو اس کے نام کے ساتھ اور اس کی ماں کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا باپ کے نام کے ساتھ نہیں۔

الاسراء ۱۷: ۷۰۔ یوم ندعوا کل اناس بامامهم

حبیب سے فرمایا: جوتے نہ اتاریئے۔

حبیب سے فرمایا گیا جوتوں سمیت عرش کی بساط پر آگے بڑھیئے تا کہ عرش آپ کے قدموں کے جوتوں کے غبار سے شرف حاصل کرے۔ اور اے دونوں جہانوں کے سردار!

marfat.com

عرش کے نور کا فیض آپ تک پہنچے۔

طه ۲۰: ۱۲ ۔فاخلع نعليك

اولیاء اللہ سے مدد۔

اللہ پاک نے فرمایا: ''هُوَ الَّذِىٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ'' اللہ وہ ذات ہے جس نے آپ کی مدد فرمائی اپنی تائید کے ساتھ اور اہل ایمان کے ذریعے۔ اس میں اللہ کی مدد سے مراد آسمانی مدد اور مؤمنین کی مدد سے مراد زمینی مدد ہے۔ ان دونوں کے ذریعے مطلق امداد حاصل ہوتی ہے۔ کاشفی نے "الرسالة العليه" میں اور ابن الکمال نے "الاربعین" میں حدیث نقل کی ہے۔ ''جب تم اپنے امور میں پریشان ہو تو اہل قبور سے مدد طلب کرو'' اہل قبور سے مراد روحانی لوگ ہیں وہ کثیف اجسام میں ہوں (یعنی ان ظاہری اجسام میں) یا لطیف اجسام میں (یعنی روح کوئی مثالی جسم اختیار کر لے۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے

طه ۳٦: ۔ قال قد اوتيت سؤلك يا موسى

بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب آدم علیہ السلام نے اپنی خطا کا اعتراف کیا تو عرض کیا: میں بحق محمد سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخش دے۔ اللہ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا حالانکہ ابھی میں نے اسے پیدا نہیں کیا؟ عرض کیا: اس لئے جب تو نے مجھے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا، اور مجھ میں اپنی روح پھونکی، میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا، میں نے عرش کے پایوں پر لکھا دیکھا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو میں نے سمجھ لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ ساری مخلوق سے زیادہ پیارے کا نام ہی ملایا ہے۔ اللہ نے ارشاد فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا، وہ

marfat.com

میری مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے اور اگر محمد نہ ہوتا میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِهِ

سورة طه ۱۲۱ فعصى آدم ربه

نبی اکرم ﷺ کے جنازہ کی کیفیت۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کا وقت رخصت قریب آیا تو ہم عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا کے حجرے میں جمع ہوئے۔ آپ نے ہماری طرف دیکھا، آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا: مرحبا، اللہ تمہیں زندہ رکھے، تمہارے حال پر رحم فرمائے۔ میں تمہیں اللہ کی ناراضی سے بچنے اور اس کی اطاعت کی وصیت کرتا ہوں۔ تم سے رخصت، سدرۃ المنتہی، جنۃ الماوٰی اور اللہ کی طرف کوچ کا وقت آن پہنچا۔

میرے اہل بیت میں سے مرد مجھے غسل دیں گے اگر چاہیں تو میرے انہی کپڑوں میں اور چاہیں تو حلہ یمانی میں مجھے کفن دیں گے۔ جب تم مجھے غسل دے چکو، کفن پہنا لو، مجھے میری چارپائی پر اسی گھر میں لحد کے کنارے رکھ دو تو سب تھوڑی دیر کے لئے باہر چلے جانا۔

سب سے پہلے میرے حبیب جبرائیل مجھ پر نماز پڑھیں گے، پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر ملک الموت اپنے اپنے لشکروں کے ساتھ۔ پھر تم گروپوں کی صورت میں داخل ہونا اور جنازہ ادا کرنا۔ جب صحابہ نے آپ ﷺ کے فراق کا سنا تو دھاڑیں مار کر رونے لگے۔

انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ ہمارے رب کا نور، ہماری محافل کی شمع، ہمارے امور کے سلطان ہیں۔ جب آپ تشریف لے جائیں گے تو ہم اپنے امور میں کس کی طرف رجوع کریں گے؟ فرمایا: میں تمہارے ہاں روشن دلیل یعنی ایک وسعت والے، واضح رستہ کو چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات دن کی طرح واضح ہے۔ اور میں تمہارے پاس دو واعظ چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک خاموش دوسرا بولنے والا۔ بولنے والا واعظ قرآن ہے اور خاموش واعظ موت۔ جب تمہارے لئے

maarfat.com

کوئی کام مشکل ہو جائے تو قرآن اور سنت کی طرف رجوع کرنا اور جب دل سخت ہو جائیں تو انہیں موت کے احوال کو یاد کر کے نرم کر لینا۔

الانبیاء ۲۱:۱۰۔ لقد انزلنا الیکم کتابا

زید بن ثابت ﷜ کو ایک غیبی آواز نے بچالیا۔

روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت ﷜ ایک آدمی کے ہمراہ مکہ سے طائف کی طرف نکلے۔ آپ نہیں جانتے تھے کہ وہ منافق ہے۔ وہ ایک ویران جگہ میں داخل ہوئے اور سو گئے۔ منافق نے زید کے ہاتھ باندھ لئے اور انہیں قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ زید نے پکارا: اے رحمٰن میری مدد فرما۔ منافق نے ایک کہنے والے کو سنا جو کہہ رہا تھا تیری بربادی اسے قتل نہ کر۔ منافق باہر نکلا مگر کوئی بھی نظر نہ آیا۔ دوبارہ پھر ایسا ہی ہوا۔ تیسری بار ایک سوار نے اسے قتل کر دیا اور زید کی رسیاں کھول دیں اور فرمایا: میں جبرائیل ہوں۔ میں ساتویں آسمان پر تھا جب تو نے اللہ کو پکارا، اور اللہ نے مجھے حکم فرمایا کہ میرے بندے کی مدد کو پہنچ۔

الانبیاء ۷۷ و نصرنہ من القوم الذین کذبوا

آپ ﷺ اصل کائنات ہیں۔

''عرائس البقلی ''میں ہے: اے سمجھدار! اللہ نے ہمیں خبر دی کہ نور محمد ﷺ وہ چیز ہے جسے اللہ نے سب سے پہلے پیدا کیا۔ پھر عرش سے لے کر ثری تک ہر چیز اس کے نور کے جزء سے پیدا کی۔ آپ کا وجود وشہود کی طرف مبعوث ہونا تمام موجودات کے لئے رحمت ہے کیونکہ ہر چیز آپ ہی سے ہے۔ پس آپ کا ہونا مخلوق کا ہونا ہے۔ آپ ﷺ کا وجود مخلوق کے وجود کا سبب اور ساری مخلوق پر اللہ کی رحمت کا سبب ہے۔ پس آپ رحمت کافیہ ہیں۔

اور جان لے کہ ساری مخلوق ایک صورت ہے جو قدرت کی فضا میں روح کے بغیر محمد

marfat.com

ﷺ کی تشریف آوری کے انتظار میں پڑی ہوئی تھی، جب آپ جہان میں تشریف لے آئے تو سارا جہان آپ کے وجود سے زندہ ہو گیا کیونکہ آپ ساری مخلوق کی روح ہیں۔

الانبیاء ۲۱:۱۰۷۔وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین

نورمحمدی۔

جان لو کہ جب حق تعالیٰ کا ارادہ مخلوق کو پیدا کرنے کا ہوا تو اس نے حضرت احدیہ سے حقیقت احمدیہ کو ظاہر فرمایا اور اسے امکان کے میم سے ممیز فرمایا اور رحمۃ للعالمین بنایا اور نوع انسان کو ان سے شرف بخشا۔ پھر اس سے ارواح کے چشمے پھوٹے۔ پھر عالم اجساد و اشباح (جملہ عالم) میں نمود ہوئی۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے ہوں اور مؤمنین میرے نور کے فیض سے ہیں۔ پس آپ ہی کائنات کے مبادی کی اصلی غرض و غایت ہیں۔ جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا: **لَوْ لَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ** ۔اے پیارے نبی اگر تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو افلاک کو پیدا نہ کرتا۔

علت غائیہ ہر عالم اوست سرور اولادِ بنی آدم اوست

واسطہ فیض وجودی ہمہ رابطہ بود و نبود ہمہ

الانبیاء ۲۱: ۱۰۷۔وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین

marfat.com

جلد ششم

منصور بن عمار کی چار دعائیں۔

یثرب میں ایک آدمی تھا اس نے اپنے دوستوں کی ایک جماعت کو اکٹھا کیا۔ اپنے ایک غلام کو چار درہم دیئے اور مہمانوں کے لئے کچھ پھل وغیرہ خریدنے کا کہا۔ وہ منصور بن عمار رَحمَۃُ اللّٰہِ علیہ کی مسجد کے دروازے کے پاس سے گزرا۔ اس وقت آپ کسی فقیر کے لئے سوال کر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ جو آدمی چار درہم دے گا میں اس کے لئے چار دعائیں کروں گا۔ غلام نے درہم آپ کے حوالے کر دیئے۔ منصور رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: تمہارے لئے کیا دعا کروں؟ اس نے کہا میرا ایک مالک ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سے آزادی مل جائے۔ آپ نے دعا کی۔ پوچھا اور؟ کہا: اللہ مجھے میرے دراہم کا بہتر صلہ عطا فرمائے۔ آپ نے دعا کی۔ پوچھا اور؟ کہا: اللہ میرے مالک کو توبہ کی توفیق دے۔ آپ نے دعا کی اور پوچھا کوئی اور دعا؟ اس نے کہا کہ اللہ میری، میرے مالک کی، اس کے پاس جو لوگ ہیں ان کی اور آپ کی مغفرت فرمائے۔ آپ نے دعا فرمائی۔

غلام اپنے مالک کے پاس واپس لوٹا تو اس نے پوچھا اتنی دیر کیوں لگائی؟ اس نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ پوچھا انہوں نے کیا دعا کی؟ کہا: میں نے اپنے لئے آزادی مانگی۔ اس نے کہا: جا تو آزاد ہے۔ پھر پوچھا دوسری کونسی چیز؟ کہا: اللہ مجھے ان دراہم کا بہتر صلہ عطا فرمائے۔ اس نے کہا: تجھے چار ہزار درہم دیتا ہوں۔ پوچھا تیسری چیز کیا تھی؟ اس نے کہا کہ اللہ آپ کو توبہ کی توفیق دے۔ اس نے کہا: میں نے توبہ کی۔ پھر پوچھا اور چوتھی شے؟ اس نے کہا کہ اللہ میری، آپ کی، مذکور (منصور) کی اور ان لوگوں کی مغفرت فرمائے جو آپ کے

marfat.com

پاس ہیں۔اس نے کہا یہ ایک ایسی چیز ہے جو میرے اختیار میں نہیں ہے۔جب وہ رات کو سویا تو اس نے دیکھا کہ کوئی اسے کہہ رہا تھا، جو تیرے اختیار میں تھا تو نے کیا۔ تیرا کیا خیال ہے جو میرے اختیار میں ہے وہ میں نہیں کروں گا؟ میں نے تیری، غلام کی، منصور کی اور حاضرین کی مغفرت فرمادی۔

الحج ۲۲:۲٤۔و ھدوا الی صراط الحمید

جھوٹی گواہی کی سزا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جھوٹی گواہی دینے والے کو چالیس کوڑے مارتے تھے اور اس کا منہ سیاہی کے ساتھ کالا کر کے بازاروں میں پھراتے تھے۔

الحج ۲۲:۳۰۔ واجتنبوا قول الزور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے محتاج نہ تھے۔

حضرت شیخ الزہیر باقتادہ آفندی قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے ہاں رات بسر کرتے وہ آپ کو اپنی متنوع تجلیات سے کھلاتا پلاتا۔ظاہری طور پر آپ کا کھانا اپنی کمزور امت کے لئے تھا ورنہ آپ کھانے پینے کے محتاج نہ تھے۔یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے یہ بھوک کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ کمال لطافت کی بنا پر تھا تاکہ آپ ملکوت کی طرف پرواز نہ کر جائیں۔ بلکہ اسی جہان میں لوگوں کی ہدایت کے لئے جلوہ گر رہیں۔

المومنون ۲۳:٤۱۔ فجعلناھم غثاء

marfat.com

سیدنا زین العابدین ﷺ کی مناجات۔

اصمعی کہتے ہیں: میں ایک چاندنی رات میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے ایک بڑی غمزدہ آواز سنی۔ میں اس کے پیچھے گیا۔ کیا دیکھا کہ ایک خوبصورت نوجوان کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا کہہ رہا ہے:

آنکھیں سو گئیں۔ تارے جھرمٹ کر آئے۔ اور تو حی و قیوم بادشاہ ہے۔ دنیا کے بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر لئے اور ان پر پہرے دار کھڑے کر دیئے۔ تیرا دروزہ سائلوں کے لئے کھلا ہے۔ میں تیرے دروازے پر سائل بن کے کھڑا ہوں۔ ایک گنہگار، فقیر مسکین اسیر آیا ہوں تیری رحمت کا منتظر بن کر اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

پھر اس نے یہ شعر پڑھے:

يا مَن يُجيبُ المضطرَّ فِی الظُّلَمِ
يا كاشِفَ الضُّرِّ والبَلوىٰ مع القسمِ
قَد نامَ وَفدى حولَ البيتِ وانتَبَهُوا
وَ انتَ يا حىُّ يا قَيُّومُ لَم تَنَمِ
اَدعوكَ ربّى و مولاىَ و مستَنِدى
فَارْحَم بُكائِى بِحَقِّ البيتِ والحَرَمِ
اَنتَ الغَفورُ فَجُدلِى منكَ مَغفِرَةً
او اُعفُ عَنّى يا ذَا الجُودِ وَ النِّعَمِ
اِن كانَ عفوُكَ لا يَرجُوهُ ذُو جرَمٍ
فَمَن يَجُودُ على العَاصِينَ بِالكَرَمِ

marfat.com

ترجمہ: اے وہ جو ظلم میں گھرے ہوئے مجبور لوگوں کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ اے تکلیف و مصیبت کو خیر کے ایک حصے کے ساتھ دور کرنے والے۔

میرے تمام ساتھی گھر کے اردگرد سوئے اور جاگے لیکن تو اے حی و قیوم کبھی نہیں سوتا میں تجھے پکار رہا ہوں اے میرے رب میرے مولا اور میرے سہارے۔ میرے رونے پر رحم فرما اس گھر اور حرم کے حق کے وسیلہ سے۔

تو مغفرت کرنے والا ہے پس اپنی جناب سے مجھے مغفرت عطا فرمایا۔ مجھے معاف فرمادے اے جود و نعم والے۔

اگر مجرم تیری بخشش کا امیدوار نہ ہو تو اپنے کرم کے ساتھ گنہگاروں پر فضل کون کرے گا۔

پھر اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور وہ ندا کر رہا تھا: اے میرے اللہ، اے میرے سردار، میرے مولا اگر میں تیری اطاعت کروں تو یہ تیرا احسان ہے۔ اگر میں گناہ کروں تو یہ میری جہالت کے سبب ہے۔ ایسی صورت میں تیرے لئے میرے خلاف حجت ہے۔ اے اللہ! مجھ پر اپنے احسان کا اظہار کرتے ہوئے اور میرے پاس اپنی حجت کے اثبات کے لئے میرے حال پر رحم فرما۔ میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھے میرے جد امجد جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک، تیرے حبیب، تیرے برگزیدہ، اور تیرے نبی محمد ﷺ ہیں، کی زیارت سے محروم نہ فرما۔

پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

اَلاَ اَیُّهَا المَامُولُ فِی کُلِّ شِدَّۃٍ

اِلَیکَ شَکَوتُ الضُّرَّ فَارحَم شَکَایَتِی

marfat.com

اَلا یَا رِجائِی اَنتَ کَاشِفُ کُرُبَتِی

فَھَبْ لِی ذُنُوبِی کُلَّھَا وَاقُضِ حَاجَتِی

فَزَادِی قَلِیلٌ مَّا اَرَاہُ مُبُلِغِی

عَلٰی الزَّادِ اَبُکِی اَمُ لِبُعدِ مَسَافَتِی

اَتَیتُ بِاَعْمَالٍ قِبَاحٍ رَدِیئَۃٍ

وَمَا فِی الُوَرٰی خَلُقٌ جَنٰی کَجِنَایَتِی

ترجمہ: اے وہ ذات جس سے ہر سختی میں امید کی جاتی ہے۔ تیری بارگاہ میں شکوہ پیش کرتا ہوں اپنی تکلیف کا میری شکایت پر رحم فرما۔

اے میری امید! تو ہی میری تکلیف کو رفع کرنے والا ہے۔ میرے سب گناہوں کو معاف فرما اور میری حاجت کو پورا فرما۔

میرا زادراہ قلیل ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس کے ساتھ منزل تک پہنچ سکوں اب میں زادراہ کو روؤں یا سفر کی طویل مسافت کو۔

تیرے پاس گندے اور ردی عمل لے کے آیا ہوں۔ ساری مخلوق میں کوئی ایسا نہیں ہے جس نے مجھ جیسے گناہ کیے ہوں۔

وہ یہ ابیات بار بار دہرا رہا تھا حتی کہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ میں قریب ہوا۔ کیا دیکھا کہ وہ زین العابدین علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ﷺ ہیں۔ میں نے ان کا سر اپنی جھولی میں رکھ لیا اور اس حالت پر ترس کھاتے ہوئے سخت رویا۔ میرا ایک آنسو آپ کے چہرے پر پڑا۔ آپ کو افاقہ ہوا اور آپ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا: یہ کون ہے جس نے مجھے اپنے مولا کے ذکر سے روک دیا ہے۔ میں نے عرض کیا میں اصمعی ہوں۔ حضور! یہ رونا کیا ہے

marfat.com

اور یہ جزع کیسی؟ جبکہ آپ اہل بیت، نبوت و معدن رسالت ہیں۔ کیا اللہ ﷻ نے یہ نہیں فرمایا: اللہ ﷻ ارادہ فرماتا ہے کہ اے اہل بیت تم سے رجس کو دور کردے اور تمہیں اس طرح پاک کردے جس طرح پاک کرنے کا حق ہے۔

آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے اصمعی! بہت دور کی بات ہے۔ بے شک اللہ ﷻ نے جنت ان لوگوں کے لئے تیار فرمائی جو اس کی اطاعت کرتے ہیں اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہوں، اور دوزخ ان لوگوں کے لئے پیدا فرمائی ہے جو اس کے نافرمان ہوں اگرچہ وہ قریشی بادشاہ ہی کیوں نہ ہوں۔ تو نے اللہ ﷻ کا فرمان نہیں سنا کہ "جب صور پھونکا جائے گا تو ان کے درمیان کوئی نسب ہوگا اور نہ وہ ایک دوسرے کے بارے میں پوچھیں گے۔

المؤمنون ۲۳: ۱۰۱۔فلا انساب بینھم

مَثَلُ نُوْرِہٖ

[تعارف: سورۃ النور۲۴ آیت نمبر ۳۵ میں ہے:

﴿اَللّٰـهُ نُـوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَ رْضِ ؕ مَثَلُ نُـوْرِهٖ كَـمِشْـكٰوةٍ فِيْهَـا مِصْبَـاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلـزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُـوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَـادُ زَيْتُهَـا يُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ......﴾

ترجمہ: اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے۔ وہ چراغ ایک فانوس میں ہے۔ گویا ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا۔ روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے جو نہ پورب (مشرق) کا ہے نہ پچھم (مغرب) کا۔ قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے۔ نور پر نور ہے۔

marfat.com

اس آیت میں نور، مشکوٰۃ، مصباح، زجاجہ، زیتون سے کیا مراد ہے؟ نور علیٰ نور کا معنیٰ کیا ہے؟ اس سلسلہ میں مفسرین کی بہت سی آراء ہیں۔ ان میں سے ایک رائے مندرجہ ذیل ہے۔ ریاض

روح الارواح میں ہے کہ وہ نور حضرت محمد ﷺ کا نور ہے۔ مشکوٰۃ، حضرت آدم علیہ السلام زجاجہ، نوح علیہ السلام زیتون، ابراہیم علیہ السلام۔ آپ نہ یہودی تھے جو غربی جانب کو قبلہ مانتے ہیں اور نہ نصرانی جو مشرق کو قبلہ مانتے ہیں اور مصباح حضرت رسالت مآب ﷺ ہیں۔

یا مشکوٰۃ ابراہیم، زجاجہ آپ کا صافی و مطہر دل، مصباح آپ کا علم کامل، اور درخت آپ کا خلق جو تمام خوبیوں کو سمیٹے ہوئے ہے، جس میں کسی طرف جھکاؤ ہو تو افراط نہیں اور کسی جانب تقصیر میں تفریط نہیں بلکہ اعتدال ہے۔ اور فرمایا گیا ہے کہ خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا، سب سے بہتر کام وہ ہے جس میں اعتدال ہو۔ سیدھا رستہ اسی کو کہتے ہیں۔

اور عین المعانی میں ہے کہ حبیب (محمد ﷺ) کا نورِ محبت، خلیل (ابراہیم علیہ السلام) کے نور خلت سے مل کر نور علیٰ نور ہے۔

پدر نور پسر نوریست مشہور   از ینجا فہم کن نور علیٰ نور

ترجمہ: باپ بیٹا دونوں مشہور نور ہیں۔ یہاں سے ہی نور علیٰ نور کا معنیٰ سمجھ لیجئے۔

النور ۳۵ مثل نورہ

فکر آخرت۔ رابعہ العدویہ کا واقعہ۔

کہتے ہیں جب رابعہ العدویہ کے خاوند فوت ہوئے تو حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اور ان کے ساتھیوں نے ان کے پاس حاضری کی اجازت چاہی۔ انہوں نے اجازت دے دی۔ ایک پردہ درمیان میں گرا دیا اور اس کے پیچھے بیٹھ گئیں۔ حسن اور ان کے ساتھیوں نے

marfat.com

ان سے کہا کہ آپ کے شوہر فوت ہو گئے اور شوہر کے بغیر تو چارہ نہیں ہے۔ آپ نے کہا ٹھیک ہے لیکن یہ بتاؤ کہ تم میں کون سب سے زیادہ علم والا ہے تا کہ میں اس سے نکاح کرلوں۔ انہوں نے کہا حسن بصری۔ فرمایا: اگر آپ مجھے چار سوالوں کے جواب دے دیں تو میں آپ کے ساتھ نکاح کرلوں گی۔ آپ نے کہا پوچھو، اگر اللہ نے توفیق دی تو جواب دے دوں گا۔

کہا: آپ کیا کہتے ہیں کہ اگر میں مر جاؤں اور دنیا سے رخصت ہو جاؤں تو میری موت ایمان پر ہوگی یا نہیں؟ آپ نے کہا یہ غیب ہے اسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

پھر پوچھا: آپ کیا کہتے ہیں کہ جب میں قبر میں رکھی جاؤں اور منکر نکیر مجھ سے سوال کریں تو میں جواب دے سکوں گی یا نہ؟ فرمایا: یہ بھی غیب ہے۔

پھر پوچھا: جب قیامت کے روز لوگوں کا حشر ہوگا اور نامہ ہائے اعمال اڑیں گے تو میرا نامہ عمل میرے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں میں؟ فرمایا: یہ بھی غیب ہے۔

پھر پوچھا: جب مخلوق میں یہ اعلان ہو گا کہ ایک فریق جنت میں اور ایک فریق دوزخ میں، تو میں کون سے فریق میں سے ہوں گی؟ کہا یہ بھی غیب ہے۔

رابعہ نے فرمایا: جسے ان چار باتوں کی فکر ہو وہ کس طرح شادی رچا سکتا ہے؟

پھر آپ نے پوچھا: اے حسن! اللہ نے کتنی عقل پیدا فرمائی ہے؟ کہا دس اجزاء، نو مردوں کے لئے اور ایک عورتوں کے لئے۔ پھر پوچھا: اے حسن! اللہ نے شہوت کتنی پیدا فرمائی ہے؟ فرمایا: دس اجزاء۔ نو عورتوں کے لئے اور ایک مردوں کے لئے۔

انہوں نے کہا: اے حسن! میں ایک جزء عقل کے ساتھ نو اجزاء شہوت پر قابو کی طاقت رکھتی ہوں اور تم ایک جزء شہوت پر نو اجزاء عقل کے ساتھ قابو کی طاقت نہیں رکھتے۔

حسن رحمۃ اللہ علیہ رو پڑے اور ان کے پاس سے چلے گئے۔

marfat.com

سورۃ النور ۶۰ والقواعد من النساء

[**تبصرہ:** اس حکایت کی بنا پر حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کسی بد ظنی کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔آپ بلا شبہ ایک بہت بڑے عالم اور صالح انسان تھے۔صوفیاء کے ہاں ان کا مقام بہت بلند ہے۔ان لوگوں کی عادت یہ تھی کہ اپنے آپ کو بڑا ناقص تصور کرتے اور معمولی معمولی خطاؤں کو بہت بڑا خیال کرتے تھے۔آپ کا رو کر چل دینا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ انہیں اپنی شہوت پر قابو نہ تھا۔کسی کی نصیحت کو ٹھنڈے دل کے ساتھ سننے اور اسے قبول کرنے کی ایک دلیل ہے۔ریاض]

بنی اسرائیل کا زاہد۔دو سو سال عبادت کی مگر شیطان کے فریب کا شکار ہو گیا۔

کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے واقعہ بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک زاہد تھا دو سو سال عبادت کی اس آرزو میں تھا کہ کسی وقت شیطان کو دیکھے اور اسے بتائے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰه ان دو سو سالوں میں تیرا مجھ پر بس نہ چل سکا اور تو مجھے راہ حق سے ہٹا نہ سکا۔آخر ایک دن ابلیس اس کے محراب سے اسؒ کے سامنے ظاہر ہوا۔اس نے اسے پہچان لیا اور کہا کہ اے ابلیس اس طرح کیوں آئے ہو؟ اس نے کہا دو سو سال سے کوشش کر رہا ہوں کہ تجھے گمراہ کر سکوں اور اپنے مقصد کے لئے تجھے استعمال کروں۔لیکن میری مراد پوری نہ ہوئی۔اب جبکہ تو نے مجھے دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے تو مجھے دیکھنا تیرے کس کام آئے گا، ابھی تیری عمر کے دو سو سال اور باقی ہیں۔اتنی بات کہی اور غائب ہو گیا۔

زاہد وسوسے میں پڑ گیا۔کہنے لگا: میری عمر کے دو سو سال ابھی باقی ہیں۔میں نے اپنے آپ کو قید کر رکھا ہے، ہر قسم کی لذتوں اور شہوتوں سے روکا ہوا ہے۔مزید دو سو سال اسی

marfat.com

طرح گزاروں گا، یہ تو بڑا دشوار کام ہوگا۔ میری تدبیر یہ ہونی چاہیئے کہ ایک سو سال دنیا میں عیش کی زندگی بسر کروں، لذت و شہوات سے حظ اٹھاؤں۔ پھر ان کاموں سے توبہ کرلوں اور اگلے سو سال عبادت میں بسر کروں، اللہ غفور رحیم ہے۔

اس دن وہ اپنے صومعہ سے باہر آیا اور شراب خانہ کی طرف بڑھا اور شراب اور باطل لذات میں منہمک ہوگیا اور یاروں کی صحبت اختیار کرلی۔ جب وہ اس کام میں لگ گیا تو اس کی عمر اخیر کو پہنچی ملک الموت آیا اور اسی فسق و فجور کی حالت میں اس کی روح قبض کرلی۔ وہ دو سو سال کی عبادات و طاعات برباد ہوئیں حکم ازلی پہنچا اور بدبختی دامن گیر ہوگئی۔

ہم اللہ کی بارگاہ مین بدبختی کے چھا جانے اور برے خاتمہ سے پناہ کا سوال کرتے ہیں۔

حافظ نے کہا:

در عمل تکیہ مکن زینکہ دران روز ازل توچہ دانی قلم صنع بنامت چہ نوشت

ترجمہ: اپنے عمل پر تکیہ نہ کر اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ روز ازل تقدیریں لکھنے والے قلم نے تیرے نام کیا لکھا۔

سیدنا محمد ﷺ کا سایہ کیوں نہیں تھا۔

نیشاپوری فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے نہیں لکھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اگر آپ لکھتے اور چھوٹی انگلی کا حلقہ بناتے تو آپ کے قلم اور انگلی کا سایہ اللہ ﷻ کے اسم مبارک اور اس کے ذکر پر پڑتا۔ جبکہ بات ایسی تھی تو اللہ ﷻ نے فرمایا: بے شک اے میرے حبیب! تو نے یہ نہیں چاہا کہ تیرا قلم میرے نام کے اوپر ہو اور تو نے نہیں چاہا کہ قلم کا سایہ میرے نام پر پڑے تو میں لوگوں کو حکم دیتا ہوں کہ تیری تعظیم و تشریف کی خاطر وہ تیری آواز سے اپنی آواز اونچی نہ

marfat.com

کریں۔اوراسی وجہ سے میں تیرا سایہ زمین پرنہیں پڑنے دوں گا تا کہ لوگوں کے قدم اس پر نہ پڑیں۔

بعض علماء نے فرمایا کہ آپ کا سایہ زمین پرنہیں پڑتا تھا اس لئے کہ آپ محض نور تھے اورنور کا سایہ نہیں ہوتا۔

العنکبوت ٤٨ ولا تخطه بيمينك

marfat.com

جلد ہفتم

بغداد کی ایک عاشقہ کا واقعہ۔

شیخ عطار، الٰہی نامہ میں فرماتے ہیں:

مگر یکروز در بازار بغداد　　بغایت آتشی سوزندہ افتاد

فغاں افتاد از مردم بیکبار　　وزان آتش قیامت شد بدیدار

بزہ بر پیرہ زالی مبتلائی　　عصا در دست می آمد زجایی

یکی گفتا مگر دیوانہء تو　　کہ افتاد آتش اندر خانہ تو

زنش گفتا توئی دیوانہء من　　کہ حق ہرگز نسوزد خانہء من

بآخر چوں بسوخت عالم جہانی　　نبود آں زال راز آتش زیانی

بدو گفتند ہاں ای زال دمساز　　بگوکز چہ بدانستی تو ایں راز

چنیں گفت آنگہی زال فروتن　　کہ یا خانہی بسوزد یا دل من

چو سوخت از غم دل دیوانہ را　　نخواہد سوخت آخر خانہء را

ترجمہ: ایک دن بغداد کے بازار میں سب کچھ جلا دینے والی آگ بھڑک اٹھی۔

لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ اس آگ کی وجہ سے قیامت بپا ہو گئی ہے۔

لاٹھی پکڑے ہوئے سفید بالوں والی ایک بوڑھی عورت اطمینان سے اپنے گھر سے نکلی۔

کسی نے کہا کہ تو دیوانی ہے کہ تیرے گھر کے اندر آگ بھڑک اٹھی (اور تو اطمینان سے باہر آ رہی ہے)

marfat.com

اس عورت نے کہا کہ تو ہی دیوانہ ہے اس لئے کہ اللہ میرے گھر کو کبھی نہیں جلائے گا۔

آخر جب آگ نے سب کچھ جلا ڈالا تو اس بڑھیا کے گھر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا لوگوں نے اسے کہا کہ اے پیاری بڑھیا بتا کہ یہ راز تجھے کہاں سے ملا؟

اس وقت اس عاجزی کرنے والی بڑھیا نے کہا کہ یا اسے میرا گھر جلانا تھا یا دل۔ جب اس نے میرے دیوانے دل کو جلا رکھا ہے تو کا ہے کو وہ میرا گھر جلاتا۔

الروم ٥٧ لا ينفع الذين معذرتهم

ایام عید میں غنا والی احادیث متروکہ ہیں۔

وہ احادیث جو عید کے دنوں میں گانے کی رخصت پر دلالت کرتی ہیں متروک ہیں اب ان پر عمل نہیں ہے اس لئے محتسب کے لئے ضروری ہے کہ وہ عید کے دن گانے بجانے کے آلات جلا ڈالے۔

لقمان ٦ من يشتري لهو الحديث

نبی علیہ السلام کا بھولنا امت کی تعلیم کیلئے تھا۔

نبی علیہ السلام کے بعض امور میں بھول جانے کی جو روایات ہیں وہ عام لوگوں کے اس بھول جانے کی طرح نہیں جو طبعیت کی رعونت وغفلت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ آپ اس سے بہت بلند ہیں۔ بلکہ آپ کا بھولنا امت کے لئے رستے کی وضاحت ہے تا کہ وہ ایسی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کر سکیں۔ جیسے رکعتوں کی تعداد میں آپ بھولے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں اور پڑھیں۔

marfat.com

بعض اوقات آپ ﷺ کا بھول جانا (اللہ کی یاد میں) استغراق وانجذاب کی بنا پر ہوتا تھا۔ اسی لئے آپ فرماتے: کَلِّمِیْنِیْ یَا حُمَیْرَآء.

الاحزاب ۵۱ و یرضین بما آتیتهن

بوقت اذان انگوٹھے چومنے کا ثبوت۔

جن مواقع پر صلوات وتسلیمات پڑھنا چاہیئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب حضور ﷺ کا اسم گرامی اذان میں سنا جائے تو درود شریف پڑھے۔

قہستانی نے شرح کبیر میں کنز العباد سے نقل کر کے لکھا کہ مستحب یہ ہے کہ شہادتین (اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه) میں سے پہلی شہادت کو سن کر کہے: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه۔ اور دوسری شہادت سن کر کہے: قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه. اس کے بعد دونوں انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں پر رکھے اور کہے: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ. تو قیامت میں حضور ﷺ اسے بہشت میں ساتھ لے جائیں گے۔

بعض علماء نے فرمایا کہ انگوٹھے کی پشت آنکھ پر مل کر یہ دعا پڑھی جائے۔ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ.

صلوات نجمی میں ہے کہ انگوٹھوں کو آنکھوں پر رکھنا چاہیے نہ یہ کہ کھینچا جائے۔ محیط میں ہے کہ حضور ﷺ تشریف لائے اور مسجد کے ستون کے پاس بیٹھ گئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اٹھے اور اذان پڑھنا شروع کی۔ جب کہا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دونوں انگوٹھوں کے ناخن دونوں آنکھوں پر رکھ کر کہا: قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه۔ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے

marfat.com

فارغ ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر جو کوئی اس طرح کرے گا جس طرح تو نے کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے نئے اور پرانے تمام گناہ بخش دے گا وہ عمداً کئے ہوں یا خطاء۔

حضرت شیخ امام ابوطالب محمد بن علی المکی رفع اللہ درجاتہ نے ''قوت القلوب'' میں ابن عیینہ رحمۃ اللہ سے روایت لکھی ہے۔ پاک پیغمبر ﷺ دسویں محرم کے دن مسجد میں تشریف لائے وہ جمعہ کا دن تھا۔ جمعہ کی نماز کے بعد ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیوں کے سامنے حصہ سے آنکھوں کا مسح کیا اور کہا: قُرَّةُ عَيْنِيْ بِکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه. جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! جو کوئی میری ملاقات کے شوق میں کہے جس طرح آپ نے کہا اور کرے جو کچھ آپ نے کیا تو اللہ جل جلالہ اس کے نئے، پرانے، عمداً، خطأ اور ظاہری و باطنی تمام گناہ بخش دے گا اور میں بھی اس کی شفاعت کروں گا (مضمرات میں اسی طرح منقول ہے)

قصص الانبیاء اور دوسری کتابوں میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے تو آپ محمد ﷺ کی ملاقات کے مشتاق ہوئے۔ اللہ جل جلالہ نے وحی فرمائی کہ وہ تمہاری صلب میں ہیں اور آخری زمانہ میں ظاہر ہونگے۔ آپ نے جنت ہی میں ملاقات کا سوال کیا۔ اللہ پاک نے وحی فرمائی اور اس نور محمدی کو آپ کی دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں کر دیا۔ اس نور نے تسبیح بیان کی اس لئے اس انگلی کو مُسَبِّحه کہتے ہیں۔ (کَذَا فِي رَوْضِ الْفَائِقِ)

یا اللہ پاک نے اپنے حبیب کا جمال ان کے انگوٹھوں کے ناخنوں کی صفائی میں شیشے کی طرح کر دیا۔ آدم علیہ السلام نے اپنے انگوٹھوں کے ناخن چوم لئے اور یہ آپ کی اولاد کے لئے اصل بن گئی۔ جب جبرائیل علیہ السلام نے نبی ﷺ کو یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا: جس نے اذان میں میرا نام سنا اور اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم لیا اور اپنی آنکھوں پر لگایا وہ کبھی اندھا

marfat.com

نہیں ہوگا۔

امام سخاوی نے "اَلۡمَقَاصِدُ الۡحَسَنَہ" میں فرمایا کہ یہ حدیث مرفوع حدیث نہیں ہے۔ مرفوع حدیث وہ ہوتی ہے جو کوئی صحابی رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات بیان کرے۔

شرح یمانی میں ہے انگوٹھوں کا چومنا اور انہیں آنکھوں پر لگانا مکروہ ہے کیونکہ اس بارے میں کوئی حدیث نہیں ہے۔ جو بیان کیا جاتا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

فقیر (صاحب روح البیان) کہتا ہے کہ علماء نے عمل کے بارے میں کسی بھی حدیث سے دلیل پکڑنے کو جائز قرار دیا ہے۔ اس حدیث کا غیر مرفوع ہونا اس کے مضمون پر عمل کے ترک کو مستلزم نہیں ہے۔ قہستانی نے اس کے مستحب ہونے کا جو قول کیا ہے اس میں وہ درست ہے۔ ہمارے لئے امام المکی نے اپنی کتاب میں جو لکھا وہ کافی ہے۔ وہ ایسی شخصیت ہیں جن کے وفور علم، کثرت حفظ، اور قوت حال کی گواہی شیخ سہروردی نے عوارف المعارف میں دی ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے قوت القلوب میں لکھا اس سب کو قبول کیا ہے۔ اللہ ہی کے لئے ہے خوبی ارباب حال کی حق کے بیان میں اور جدال کے چھوڑ دینے میں۔

الاحزاب ٥٦ صلوا علیه و سلموا۔۔الآیه

نیز جلد هشتم حم السجده ٣٣ ممن دعا الی الله

درود شریف پڑھنے کے آداب۔

درود شریف پڑھنے کے آداب میں ہے کہ درود پاک باوضو ہو کر پڑھا جائے۔

سلطان محمود کی حکایت (سورت الاحزاب آیت نمبر ٤٠) مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ کی تفسیر میں گزر چکی۔

☆ درود شریف پڑھتے وقت آواز بلند کرے۔

marfat.com

بعض روایات میں ہے کہ درود شریف پڑھتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرو کیونکہ اس وقت آواز بلند کرنا دلوں کے شیشوں سے بدبختی کا غبار اور نفاق کا زنگ دور کرنے میں صیقل کا کام کرتا ہے۔

نام تو صیقلست کہ دلہائے تیرہ را روشن کند چوں آئینھائے سکندری

ترجمہ: تیرا نام وہ صیقل ہے جو تاریک دلوں کو آئینہ سکندری کی طرح روشن بنا دیتا ہے۔

☆ مراقبہ کی کیفیت میں ہو،

مراقبہ غفلت کو دور کرنے اور دل کو حاضر کرنے کا نام ہے۔

☆ نیت درست ہونی چاہیئے۔

نیت کی درستی یہ ہے کہ درود شریف اللہ کے حکم کی ادائیگی اس کی رضا کے حصول اور رسول ﷺ کی شفاعت کے حصول کے لئے ہو۔

☆ یہ کہ ظاہر و باطن میں یکسانیت ہو۔

اس لئے کہ زبانی ذکر دل کی فکر کا ترجمان ہوتا ہے اس لئے دونوں میں ہم آہنگی کا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ صرف زبانی ذکر حضور قلب کے بغیر مفید نہیں ہے۔

الاحزاب ٥٦ و سلموا تسلیما

یارسول اللہ کہہ کر درود پڑھنا۔

درود شریف پڑھنے کے مختلف صیغوں میں سے یہ صیغے بھی ہیں۔

الصلٰوۃ والسلام علیک یا رسولَ اللہ

الصلٰوۃ والسلام علیک یا حبیبَ اللہ

الصلٰوۃ والسلام علیک یا خلیلَ اللہ

marfat.com

الصلٰوة والسلام علیک یا صَفِیَّ اللّٰه

الصلٰوة و السلام علیک یا نَجِیَّ اللّٰه

الصلٰوة والسلام علیک یا خیرَ خلقِ اللّٰه

الصلٰوة والسلام علیک یا منِ اخْتارَہُ اللّٰه

الصلٰوة والسلام علیک یا مَنْ زَیَّنَہُ اللّٰه.

الصلٰوة والسلام علیک یامَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰه.

الصلٰوة والسلام علیک یامَنْ شَرَّفَہُ اللّٰه.

الصلٰوة والسلام علیک یامَنْ عَظَّمَہُ اللّٰه.

الصلٰوة والسلام علیک یامَنْ کَرَّمَہُ اللّٰه.

الصلٰوة والسلام علیک یا سیِّدَ المُرسَلِین.

الصلٰوة والسلام علیک یا اِمامَ المُتَّقِین.

الصلٰوة والسلام علیک یا خاتَمَ النَّبِیِّین.

الصلٰوة والسلام علیک یاشفیعَ المُذْنِبِین.

الصلٰوة والسلام علیک یا رسولَ ربِّ الْعَالَمِین.

الصلٰوة والسلام علیک یا سیِّدَ الاوَّلِین.

الصلٰوة والسلام علیک یا سیِّدَ الآخِرِین.

الصلٰوة والسلام علیک یا قائدَ المُرسَلین.

الصلٰوة والسلام علیک یا شفیعَ الْاُمَّه.

الصلٰوة والسلام علیک یا عظیمَ الْهِمَّه.

marfat.com

الصلٰوۃ والسلام علیک یا حاملَ لِوَاءِ الْحَمْدِ.

الصلٰوۃ والسلام علیک یا صاحبَ الْمُقامِ المحمودِ

الصلٰوۃ والسلام علیک یا ساقِیَ الْحوضِ الْمورُودِ

الصلٰوۃ والسلام علیک یا اَکْثَرَ النَّاسِ تبعاً یَومَ القِیامه

الصلٰوۃ والسلام علیک یاسیِّدَ وُلْدِ آدم.

الصلٰوۃ والسلام علیک یا اکرمَ الاَوَلِینَ والآخِرِین.

الصلٰوۃ والسلام علیک یا بشیرُ.

الصلٰوۃ والسلام علیک یا نذیرُ.

الصلٰوۃ والسلام علیک یا داعِیَ لِلّٰہِ بِاذْنِہٖ والسِّرَاجِ الْمُنِیر

الصلٰوۃ والسلام علیک یا نبیَّ التَّوبَه.

الصلٰوۃ والسلام علیک یا نبیَّ الرَّحْمه.

الصلٰوۃ والسلام علیک یا مُقَفّٰی.

الصلٰوۃ والسلام علیک یاعَاقِبُ.

الصلٰوۃ والسلام علیک یا حاشِر.

الصلٰوۃ والسلام علیک یا مختار.

الصلٰوۃ والسلام علیک یا ماحِی.

الصلٰوۃ والسلام علیک یا احمَد.

الصلٰوۃ والسلام علیک یا محمَّد

صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَ مَلاَئِکَتِہٖ و رُسُلِہٖ وحَمَلَةِ عَرْشِہٖ و جَمِیعَ خَلْقِہٖ

marfat.com

عليكَ و علىٰ آلِکَ و اَصحابِکَ و رَحمَۃُ اللّٰہِ و بَرَکاتُہ

ترجمہ: درود وسلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسول۔

درود وسلام ہو آپ پر اے اللہ کے حبیب۔

درود وسلام ہو آپ پر اے اللہ کے خلیل۔

درود وسلام ہو آپ پر اے اللہ کے صفی۔

درود وسلام ہو آپ پر اے اللہ کے نجی۔

درود وسلام ہو آپ پر اے اللہ کی سب مخلوق سے بہتر۔

درود وسلام ہو آپ پر اے جسے اللہ نے چن لیا۔

درود وسلام ہو آپ پر اے جسے اللہ نے زینت دی۔

درود وسلام ہو آپ پر اے جسے اللہ نے مخلوق کی طرف بھیجا۔

درود وسلام ہو آپ پر اے جسے اللہ نے شرف عطا فرمایا۔

درود وسلام ہو آپ پر اے جسے اللہ نے عظمت بخشی۔

درود وسلام ہو آپ پر اے جسے اللہ نے مکرم بنایا۔

درود وسلام ہو آپ پر اے اے سب رسولوں کے سردار۔

درود وسلام ہو آپ پر اے متقین کے امام۔

درود وسلام ہو آپ پر اے خاتم النبیین۔

درود وسلام ہو آپ پر اے گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے۔

درود وسلام ہو آپ پر اے رب العالمین کے رسول۔

درود وسلام ہو آپ پر اے اولین کے سردار۔

marfat.com

درود و سلام ہو آپ پر اے آخرین کے سردار۔

درود و سلام ہو آپ پر اے سب رسولوں کے قائد۔

درود و سلام ہو آپ پر اے امت کے شفیع۔

درود و سلام ہو آپ پر اے عظیم ہمت والے۔

درود و سلام ہو آپ پر اے لواء الحمد کے اٹھانے والے۔

درود و سلام ہو آپ پر اے مقام محمود پر فائز۔

درود و سلام ہو آپ پر اے اس حوض کے ساقی جس پر لوگ قیامت کے روز پانی کے لئے حاضر ہونگے۔

درود و سلام ہو آپ پر اے وہ ذات جس کے امتیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہو گی۔

درود و سلام ہو آپ پر اے اولاد آدم کے سردار۔

درود و سلام ہو آپ پر اے اولین و آخرین میں سب سے زیادہ عزت والے۔

درود و سلام ہو آپ پر اے بشارت دینے والے۔

درود و سلام ہو آپ پر اے ڈر سنانے والے۔

درود و سلام ہو آپ پر اے اللہ کی اذن سے اس کی طرف بلانے والے اور روشن چراغ۔

درود و سلام ہو آپ پر اے نبی التوبہ۔

درود و سلام ہو آپ پر اے نبی الرحمۃ۔

درود و سلام ہو آپ پر اے معزز و محترم۔

marfat.com

درود وسلام ہو آپ پر اے سب سے بعد میں آنے والے۔

درود وسلام ہو آپ پر اے جس کے بعد حشر ہوگا۔

درود وسلام ہو آپ پر اے مختار۔

درود وسلام ہو آپ پر اے گناہوں کو معاف کروانے والے۔

درود وسلام ہو آپ پر اے احمد (بہت تعریف کرنے والا)

درود وسلام ہو آپ پر اے محمد (جس کی تعریف کی جائے)

اللہ کی طرف سے، اس کے فرشتوں کی طرف سے، اس کے رسولوں کی طرف سے، عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کی طرف سے، اور ساری مخلوق کی طرف سے آپ پر، آپ کی آل پر اور اصحاب پر درود ہو، رحمت ہو اور برکت ہو۔

اس درود کو درود فتح کہتے ہیں۔ چالیس کلمے ہیں۔ بڑا مبارک درود پاک ہے۔ اور علماء کے ہاں مشہور معروف۔ جس مراد کے لئے بھی پڑھا جائے وہ پوری ہو جاتی ہے۔ جو کوئی چالیس صبح فرض نماز کی ادائیگی کے بعد یہ درود شریف پڑھے اس کے رکے ہوئے کام حل ہو جاتے ہیں، دشمن پر کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اگر قید میں ہو تو اللہ تعالیٰ اسے رہائی عطا فرما دیتا ہے۔ اس کی اور بھی بہت ساری خاصیتیں ہیں۔ حضرت عارف صمدانی امیر سید علی ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہٗ نے ان میں سے بعض کو "اَوْرَادِ فَتحِیّہ" میں شامل فرمایا ہے۔ اس درود کے پڑھنے کی شرط یہ ہے کہ پاک پیغمبر ﷺ کو حاضر سمجھے اور اپنے آپ کو ان کے سامنے کھڑا محسوس کر کے ان سے خطاب کرے۔

الاحزاب ٥٦ صلوا علیه و سلموا

سات سلام اور ان کی فضیلت۔

marfat.com

درود پڑھنے کے مختلف طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ کہے:

السلام علیک یا امامَ الحرمَین.

السلام علیک امام الخافِقَین.

السلام علیک یا رسول الثَقَلین.

السلام علیک یا سیِّدَ مَن فی الکونَینِ وشفیعَ مَن فی الدَّارَین

السلام علیک یاصاحبَ القِبلَتَین.

السلام علیک یا نورَ المَشرِقَینِ و ضِیاءَ المَغرِبَین.

السلام علیک یا جدَّ السِّبطَینِ الحسنِ والحسین

علیکَ و علی عِترَتِک و اُسرَتِک و اولادِک و اَحفادِکَ و ازواجِک و افواجِک و خلفائِک ونُقَبائِک و نُجَبائِک و اصحابِک و اَحزَابِکَ و اَتبَاعِک و اَشیَاعِکَ

سلامُ اللّٰهِ وَالملائِکةِ والنَّاسِ اجمعِینَ الیٰ یومِ الدِّین والحمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العالَمِین.

درود وسلام ہو آپ پر اے امام الحرمین۔ (حرم مکہ اور حرم مدینہ کے امام)

درود وسلام ہو آپ پر اے امام الخافقین۔ (مشرق ومغرب کے امام)

درود وسلام ہو آپ پر اے ثقلین (جن وانس) کے رسول

درود وسلام ہو آپ پر اے ان سب مخلوقات کے سردار جو دو جہاں میں ہیں اور دونوں جہانوں میں شفاعت فرمانے والے ہیں۔

درود وسلام ہو آپ پر اے دو قبلوں والے۔

marfat.com

درود و سلام ہو آپ پر اے مشرقین کے نور و مغربین کی ضیاء۔

درود و سلام ہو آپ پر اے سبطین، (حسن و حسین) کے جد امجد۔

آپ پر آپ کی عترت، خاندان، اولاد، نواسے، ازواج، افواج، خلفا، نقبا، نجبا، اصحاب، احزاب، پیروکاروں ساتھیوں پر اللہ کا سلام اس کے فرشتوں کا اور سب لوگوں کا قیامت تک، ہو اور سب تعریف اللہ کے لئے جو رب العالمین ہے۔

انہیں "تَسْلِيْمَاتِ سَبْعَه" (سات سلام) کہتے ہیں۔ یہ سات سلام ہیں۔ جس کسی کا کوئی کام اٹک جائے، مہمات سر نہ ہو رہی ہوں، سات دن تک کسی نماز کے بعد گیارہ بار درود شریف پڑھ کر یہ تسلیمات سبعہ سات بار پڑھے اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔

الاحزاب ٥٦ صلوا علیه و سلموا

وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْر کا معنٰی

[تعارف : جب بندہ فوت ہوتا ہے تو اس کے جسم سے روح نکال کی جاتی ہے۔ جسم قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے، جہاں یہ گل سڑ جاتا ہے۔ انسان کی ریڑھ کی ہڈی میں نچلے سرے پر کچھ اجزاء ایسے ہیں جو گلتے سڑتے نہیں۔ انہیں آپ یوں سمجھ لیں جیسے درخت کا بیج۔ بیج کے اندر درخت کی پوری صفات موجود ہوتی ہیں۔ جب اسے مٹی میں بویا جاتا ہے اور مناسب قسم کی آب و ہوا میسر ہوتی ہے تو اس سے ویسا ہی درخت پھر اگ آتا ہے۔ قیامت کے روز اللہ پاک بارش نازل فرمائے گا جس سے قبروں سے انسانی جسم دوبارہ اٹھ آئیں گے۔

روحیں جسموں سے نکلنے کے بعد مختلف مقامات پر رہتی ہیں۔ یہ فنا نہیں ہوتیں۔ روح جسم کے اندر نہ بھی ہو تو سن سکتی ہے، دیکھ سکتی ہے، تصرف کر سکتی ہے، ایک جگہ سے

marfat.com

دوسری جگہ جا سکتی ہے۔ یہ جسم کی محتاج نہیں ہوتی۔ جسم اس کا محتاج ہوتا ہے۔

• قبر میں پڑے ہوئے جسم کے ساتھ روح کا ایک قسم کا رابطہ تو رہتا ہے کیونکہ عذاب و ثواب قبر، روح و جسم دونوں کو ہوتا ہے۔ لیکن یہ رابطہ اس طرح کا نہیں ہوتا جس طرح دنیا میں ہوتا ہے۔ عملاً جسم کے اعضاء و حواس معطل ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی قبر پر آ کر سلام کہتا ہے تو جسم اسے نہیں سنتا، روح سنتی ہے۔ اور جواب بھی وہی دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس جواب کو ہم ظاہری کانوں سے نہیں سن پاتے۔ جن لوگوں کو اللہ نے روحانی کان دیئے ہوتے ہیں وہ اس جواب کو سن لیتے ہیں۔

قرآن پاک میں فرمایا گیا وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ۔ تو ان کو نہیں سنا سکتا جو قبروں میں پڑے ہیں۔ یہ بات اپنی جگہ حق ہے کیونکہ جسم نہیں سنتے جو قبروں کے اندر ہیں۔ سننے والی چیز تو روح ہے جو قبر کے اندر مدفون نہیں ہے۔

اگر مَنْ فِی الْقُبُوْرِ سے مراد واقعی مردہ جسم ہیں تو بھی برحق۔ لیکن بعض مفسرین نے اس سے مراد مردہ جسم نہیں لئے بلکہ اس سے مراد مردہ دلوں والے کفار لئے ہیں۔ درج ذیل عبارت اسی بات کی تائید کرتی ہے۔ ریاض]

قبور قبر کی جمع ہے اور قبر میت کے ٹھہرنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ قَبَرْتُہٗ کا معنی ہے، میں نے اسے قبر میں رکھا۔ اس میں کفر پر ڈٹے رہنے والوں کی مثال اموات کے ساتھ بیان کی جا رہی ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کو ان کے ایمان سے مکمل طور پر ناامید کیا جا رہا ہے۔

اللہ پاک نے ان لوگوں کی تشبیہ جن کے دلوں پر مہر لگ چکی، مردوں کے ساتھ دی ہے۔ کیونکہ وہ جواب دینے کی صلاحیت نہیں رکھتے پس جس طرح قبروں والے نہیں سنتے اور جواب نہیں دیتے اسی طرح کفار بھی ہیں۔ نہ سنتے ہیں نہ حق قبول کرتے ہیں۔

marfat.com

الملائکہ ۲۲ ما انت بمسمع من فی القبور

ارواح اجسام کی مدد کرتی ہیں۔

ان رافضیوں کو کافر قرار دینا واجب ہے جو یہ کہتے ہیں کہ علی ﷺ اور ان کے اصحاب دنیا میں پھر لوٹیں گے اور اپنے دشمنوں سے انتقام لیں گے اور زمین جس طرح ظلم سے بھری ہوئی ہے اسی طرح عدل سے بھر دیں گے۔ یہ قول نص کے خلاف ہے۔

ہاں سیدنا علی ﷺ کی روحانیت آخری زمانہ میں مہدی کے وزراء میں سے ہوگی جیسا کہ اہل حقائق کا مسلک ہے۔ اس سے کوئی خلاف واقع بات لازم نہیں آتی۔ کیونکہ روحیں، ارواح اور اجسام کی ہر حال میں اور ہر وقت مدد کرتی ہیں۔ اسے خوب سمجھ لو۔

یٰس ۳۱ انهم الیهم لا یرجعون

یوم الترویہ، یوم عرفہ، اور یوم النحر کی وجہ تسمیہ۔

کہا گیا ہے کہ آپ (حضرت ابراہیم ؑ) نے لیلۃ الترویہ کو دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: اللہ پاک نے تجھے اس بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔ جب صبح ہوئی تو اس بارے میں صبح سے شام تک سوچ بچار کرتے رہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے؟ اسی لئے اس دن کا نام یَوْمُ التَّرْوِيَه پڑ گیا۔ (ترویہ کا معنٰی ہے سوچ بچار کرنا)

جب رات ہوئی تو دوبارہ اسی طرح کا خواب دیکھا۔ پہچان لیا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اسی لئے اسے یوم عرفہ کہتے ہیں۔ (عرف کا معنٰی پہچان لینا)

پھر تیسری رات وہی خواب دیکھا اور ذبح کرنے کے لئے چھری بیٹے کی گردن پر رکھ دی۔ اس لئے اس دن کو یوم النحر کہا گیا۔

الصافات ۱۰۲ ۔انی اری فی المنام

marfat.com

جلد ہشتم

سیدہ خاتون جنت سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیۡہَا کی روح خود اللہ نے قبض فرمائی۔

" زَھۡرَۃُ الرِّیَاض " میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف وفات کی نسبت کا معنی یہ ہے کہ وہ روح کو بدن سے نکل جانے کا حکم دیتا ہے۔ اگر سارے فرشتے جمع ہو جائیں تو بھی اسے نکال لینے پر قادر نہ ہوں۔ اللہ اسے نکلنے کا حکم دیتا ہے جس طرح اسے داخل ہونے کا حکم دیتا ہے۔ فرشتے عمل کرتے ہیں۔ جب روح سانس کی نالی تک پہنچتی ہے تو ملک الموت اسے ایمان پر یا کفر پر قبض کر لیتا ہے۔

کچھ خاص بندے ایسے ہوتے ہیں جن کی روح خود اللہ پاک قبض فرماتا ہے۔ جیسا کہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کے بارے میں مروی ہے۔ جب ان کے پس ملک الموت آیا تو وہ اس کے روح قبض کرنے پر راضی نہ ہوئیں۔ پھر اللہ عزوجل نے ان کی روح قبض فرمائی۔

مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ملک الموت نے قبض کی۔ کیونکہ آپ امت کے پیشوا ہیں۔ (لوگوں کو یہ بتانا مقصود ہے کہ ملک الموت کے روح قبض کرنے سے کسی کی شان میں کوئی کمی نہیں ہوتی) اور جس طرح ذوالنون مصری قُدِّسَ سِرُّہٗ نے عرض کیا: اے میرے اللہ! مجھے ملک الموت کے حوالے نہ کرنا بلکہ خود میری روح قبض فرمانا، مجھے رضوان کے حوالے نہ کرنا مجھے خود اکرام سے نوازنا، مجھے مالک (داروغہ دوزخ) کے حوالے نہ کرنا خود عذاب دے لینا۔ ہم اللہ سے ہر حال میں فضل کا سوال کرتے ہیں۔

الزمر ۴۲ اللہ یتوفی الانفس

marfat.com

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ نہ کہو کا مفہوم۔

ابن سلام وغیرہ نے ام المؤمنین عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا سے روایت کیا ہے کہ آپ نے کہا: یہ نہ کہو کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، بلکہ کہو کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عیسٰی علیہ السلام عادل، حاکم اور انصاف کرنے والے امام کی حیثیت سے تشریف لائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور جنگوں کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔

اَلتَّکْمِلَه (کتاب) میں کہا: عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کا قول کہ **لَا نَبِیَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ** نہ کہو، اس لئے ذکر کیا گیا (حقیقت حال اللہ ہی خوب جانتا ہے) کہ کوئی وہم کرنے والا یہ وہم نہ کرے کہ آخری زمانہ میں عیسٰی بن مریم علیہ السلام دوبارہ نازل نہیں ہوں گے۔

فی الحقیقت رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ کیونکہ اگرچہ عیسٰی علیہ السلام آپ ﷺ کے بعد نازل ہونگے مگر وہ آپ سے پہلے اپنے نزول تک زندہ موجود ہیں۔ جب نازل ہوں گے تو آپ ﷺ کی شریعت کے تابع ہونگے۔ اسی پر وہ قتال کریں گے۔ پس نہ کوئی نبی آپ ﷺ کے بعد پیدا ہوگا نہ آپ کی شریعت کے بعد کوئی نئی شریعت ہوگی۔ اس لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

نبی کریم ﷺ کے اسماء میں ایک نام عاقب ہے۔ "**کِتَابُ الشَّمَائِل**" اور دوسری کتابوں میں روایت کیا گیا ہے کہ "**وَالْعَاقِبُ الَّذِی لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ**"۔

ترجمہ: عاقب اسے کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

ان الفاظ کا ذکر امام مالک نے نہیں کیا لیکن آپ کی کتاب موطا کے علاوہ دوسری کتابوں میں مذکور ہیں۔ اس میں دو احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ یہ الفاظ نبی کریم ﷺ کے ہوں اور

marfat.com

دوسرا یہ کہ کسی راوی کی طرف سے ہوں۔اگر یہ نبی علیہ السلام کی طرف سے ہیں تو بطور دلیل کافی ہیں اور اگر کسی راوی کی طرف سے ہیں تو یہ بات صحیح ثابت ہو چکی کہ اس لفظ کا استعمال ممنوع نہیں ہے۔اس لئے اس حدیث اور حدیثِ عائشہ میں کوئی معارضہ نہیں جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے۔لَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعدَہ (یہ نہ کہو کہ آپ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں) سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں کوئی نیا نبی نہیں پایا جائے گا۔

عیسیٰ علیہ السلام دنیا کی طرف نزول فرمائیں گے اور قتال کریں گے ہمارے نبی علیہ السلام کی شریعت پر قتال کریں گے۔اور آپ علیہ السلام کے حدیث میں فرمان "وَالْعَاقِبُ الَّذِی لَیسَ بَعْدَہُ نَبِیٌّ" کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔اور خاتم النبیین کا معنیٰ وہ جس پر نبوت ورسالت ختم ہوگئی۔چونکہ عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت آپ کی نبوت سے پہلے ہے،اس لئے آپ علیہ السلام کی نبوت سے نبوت کا اور آپ علیہ السلام کی شریعت سے شرائع کا دروازہ بند ہوگیا۔(اَلتَّکمِلَه کی عبارت ختم ہوئی)

المؤمن ۷۸ منهم من قصصنا

سب سے پہلے اذان کس نے کہی؟

آسمانوں میں سب سے پہلے اذان جبرائیل علیہ السلام نے یا میکائیل علیہ السلام نے بیت المعمور کے نزدیک کہی۔اسلام میں سب سے پہلے اذان کہنے والے بلال حبشی ہیں۔سب سے پہلے اذان نماز فجر کے لئے شروع ہوئی۔

زید بن ثابت کی والدہ النوار کہتی ہیں کہ ان کا گھر مسجد کے آس پاس گھروں میں سب سے اونچا تھا۔شروع میں،بلال اس پر چڑھ کر اذان کہتے تھے یہاں تک کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسجد بنالی۔تو آپ مسجد کی چھت پر اذان کہنے لگے،چھت کے اوپر ان کے لئے

marfat.com

کچھ اونچی جگہ بنادی گئی تھی۔

سب سے جس شخص نے اقامت کہی وہ عبداللہ بن زید ؓ ہیں۔ بلال ؓ نے فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّـوْم دوبار کا اضافہ کیا۔ آپ ﷺ نے اسے برقرار رکھا۔ (اس کا معنٰی ہے) جاگنا اس راحت سے زیادہ بہتر ہے جو سونے سے حاصل ہوتی ہے۔ سننے والا اس سوقت کہے: صَدَقْتَ وَ بِالْخَیْرِ نَطَقْتَ ۔ تو نے سچ کہا اور اچھی بات کہی۔ اور اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ نماز کھڑی ہوگئی کے وقت کہے: اَقَامَهَا اللّٰہُ وَ اَدَامَهَا ۔ اللہ اسے ہمیشہ قائم ودائم رکھے۔

اقامت اسی آدمی کو کہنی چاہیئے جو اذان کہے۔ ہاں اس کی اجازت سے کوئی اور بھی کہہ سکتا ہے۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک بار سفر میں اپنی سواری پر بیٹھے اذان کہی۔

جمعہ کے روز پہلی اذان کا اضافہ کرنے والے حضرت عثمان ؓ ہیں۔ آپ نے یہ اذان اس لئے شروع کی تاکہ بازار والے لوگ آگاہ ہوجائیں اور مسجد میں آجائیں۔ نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر ؓ، اور حضرت عمر ؓ کے زمانہ میں ایک ہی اذان جب امام منبر پر بیٹھتا تو ہوا کرتی تھی۔ اذان سے پہلے ذکر، جو تسبیح ہے، جمعہ کے روز اس مقصد کے لئے شروع کی گئی کہ لوگ جلدی مسجد میں آسکیں، یہ ذکر الناصر محمد قلوون کے زمانہ میں سات سو سال بعد شروع ہوا۔

اذان مکمل ہونے پر نبی علیہ السلام پر درود پڑھنے کا سلسلہ سلطان المنصور الحاجی ابن الاشرف شعبان بن حسن بن محمد قلوون کے دور میں آٹھویں صدی کے اختتام پر شروع ہوا۔

marfat.com

دونوں اذانیں اکٹھی دینے کے سلسلہ کا آغاز بنو امیہ کے دور میں ہوا۔ جس آدمی نے سب سے پہلے اذان میں ایک ہاتھ ایک کان پر رکھا وہ ابن الاصم، حجاج بن یوسف کا مؤذن تھا اس سے پہلے مؤذن دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھتے تھے۔

سب سے پہلے مصر کے منارہ پر اذان کے لئے چڑھنے والی شخصیت شرحبیل کی ہے۔ ان کے علاقہ میں مسلمہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے اذان کے لئے منبر بنائے تھے، جو اس سے پہلے نہ تھے۔

سب سے پہلے مؤذنین پر جسے امیر مقرر کیا گیا وہ سالم بن عامر تھے۔ عمرو ابن العاص نے انہیں مقرر کیا تھا۔ جب سالم کا انتقال ہوا تو اس کے بھائی شرحبیل کو اس منصب پر مامور کیا گیا۔

سب سے پہلے جس نے مؤذنین کو تنخواہیں دیں وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

حم السجدہ ۳۳ ممن دعا الی اللہ

[تبصرہ: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دور صحابہ کے بعد شروع ہونے والا ہر نیا کام بری بدعت ہے۔ مگر یہ معیار درست نہیں ہے۔ درست بات یہ ہے کہ جس کام کی دینِ اسلام میں کوئی اصل یا بنیاد نہ ہو وہ بری بدعت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد (مشکوٰۃ) جس کسی نے ہمارے اس امر یعنی دین میں کوئی ایسی بات ایجاد کی جس کی دین میں کوئی اصل نہ ہو تو وہ مردود ہے۔ لہٰذا اذان کے حوالے سے یہ بحث پڑھنے کے بعد اس وہم میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ جو بات بعد میں شروع ہوئی وہ ناجائز ہے۔ ریاض]

marfat.com

ہر سوموار اور ہر جمعرات کو اعمال حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں

روایت ہے کہ آپ ﷺ کو آپ کے بعد جو کچھ امت کے ساتھ اچھا یا برا پہنچنے والا تھا وہ دکھایا گیا۔ اس کے بعد اپنے وصال تک آپ ﷺ کو کبھی ہنستے مسکراتے نہیں دیکھا گیا۔

ایک حدیث میں ہے میرا اس دنیا میں رہنا تمہارے لئے بہتر ہے اور میرا اس دنیا سے چلے جانا بھی بہتر۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کی زندگی ہمارے لئے بہتر ہے، یہ تو ظاہر ہے۔ مگر آپ کا وصال ہمارے لئے کس طرح بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اعمال ہر سوموار اور ہر جمعرات کو میرے پاس پیش کئے جاتے ہیں۔ اچھے اعمال پر میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں اور تمہارے برے اعمال پر اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اس لئے سوموار اور جمعرات کو روزہ مستحب قرار دیا گیا ہے۔

آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے کہ ہر سوموار اور ہر جمعرات کو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس لئے کہ سوموار نبی کریم ﷺ کی ولادت کا دن ہے اور جمعرات اللہ کی بارگاہ میں اعمال کے پیش ہونے کا۔

الزخرف ٤٢ او نرینك الذی وعدناهم

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خواہش، امت محمدیہ کا ایک فرد ہونا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: یا اللہ! کیا امتوں میں کوئی امت اس امت سے تیرے نزدیک زیادہ عزت والی ہے جس پر تو نے بادلوں کا سایہ کیا اور من وسلوٰی نازل فرمایا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ بے شک امت محمدیہ کی فضیلت تمام امتوں پر اس طرح ہے جس طرح میری فضیلت تمام مخلوق پر۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ اے اللہ! مجھے امت محمد ﷺ میں سے بنا دے۔ اللہ پاک نے فرمایا:

marfat.com

اے موسیٰ تم اسے نہیں پا سکتے۔لیکن کیا تم ان کا کلام سننا چاہو گے؟ عرض کیا ہاں اے میرے رب۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے امت محمد! تو انہوں نے کہا: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَالْخَیْرَ کُلُّهُ بِیَدَیْکَ۔اللہ پاک نے اس جواب کو حج کے شعائر میں سے بنادیا۔

الزخرف ٤٤ و انه لذکر لک

حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت فرمائیں گے یا امام مہدی؟

شرح العقائد میں ہے: صحیح یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام امامت فرمائیں گے۔اور مہدی ان کی اقتداء کریں گے۔کیونکہ وہ افضل ہیں۔اوران کی امامت مہدی سے اولی ہے۔کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور امام مہدی ولی۔اور ولی نبی کے درجہ کونہیں پا سکتا۔

فقیر (صاحب روح البیان) کہتا ہے۔اس میں اعتراض ہے۔کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام نبوت کے ساتھ نازل نہیں ہوں گے۔ان کا زمانہ نبوت گزر چکا۔یہ بات ثابت شدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔نہ کوئی صاحب شریعت جیسے وہ انبیاء جنہیں کتابیں دے کر بھیجا گیا اور نہ کوئی متابع نبی جیسے انبیاء بنی اسرائیل۔آپ ہماری شریعت پر نازل ہوں گے اور اس طرح کہ وہ اس امت کے ایک فرد ہوں گے۔غیرتِ الٰہیہ کا تقاضا یہ ہے کہ امام مہدی امام ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام مقتدی۔کیونکہ ان کی اقتداء دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء ہے۔

صحیح روایات میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے دیگر انبیاء کے ساتھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شب معراج مسجد اقصیٰ میں اقتداء کی تھی۔پس واجب ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی

marfat.com

بھی اقتداء کریں کیونکہ وہ آپ کی ہر لحاظ سے جامع اور مکمل صورت کے مظہر ہیں۔

الزخرف ٦٠ ولو نشاء لجعلنا منکم ملائکۃ فی الارض

نوٹ: حضرت علامہ فیض احمد صاحب اویسی روح البیان کے ترجمہ میں فرماتے ہیں کہ یہ دلیل اتنی وزنی نہیں ہے کہ اس کی بنا پر عیسیٰ علیہ السلام کو مقتدی ثابت کیا جاسکے۔

(فیوض الرحمان ترجمہ تفسیر روح البیان)

مومن جن جنت میں جائیں گے یا نہیں۔

امام نسفی نے "تیسیر" میں فرمایا: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے جنوں کے ثواب اور جنت میں جانے کے بارے میں توقف کیا ہے۔ اور فرمایا: کہ بندے کا اللہ پر کوئی حق نہیں ہے۔ جو ملتا ہے وہ اللہ کے وعدے کی بنا پر ملتا ہے۔ اور جنوں کے بارے میں سوائے مغفرت اور عذاب الیم سے نجات کے اور کوئی وعدہ نہیں ہے۔

﴿......يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ (الاحقاف ٤٦:٣١)

ترجمہ: (اے ہماری قوم اللہ کے منادی کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ) کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخشش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے۔

یہ بات تو قطعی ہے۔ مگر جنت کی نعمتیں دلیل پر موقوف ہیں۔

سعدی مفتی نے کہا: اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ اس بارے میں کہ ان کے لئے کوئی ثواب نہیں، توقف کرتے ہیں، یقین سے نہیں کہتے۔ جیسا کہ قاضی بیضاوی نے گمان کیا ہے۔ یعنی ابوحنیفہ رحمۃ اللہ سے جو کچھ مروی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے اس بارے میں توقف کیا کہ جنوں کو جو ثواب ملے گا اس کی کیفیت کیا ہوگی، آپ نے یہ نہیں کہا کہ

marfat.com

انہیں سرے سے ثواب ملے گا نہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جنوں میں مسلمان بھی ہیں، یہودی بھی، عیسائی بھی، مجوسی بھی اور بت پرست بھی۔ پس ان میں جو مسلمان ہیں انہیں لامحالہ ثواب ملے گا۔ اگرچہ ہم اس کی کیفیت کو نہ جان سکیں۔ یہ اس طرح ہے جیسے فرشتوں کو جنت جزا کے طور پر نہیں ملے گی بلکہ صحیح قول کے مطابق انہیں ان کے مناسب حال نعمتوں سے سرفراز کیا جائے گا۔

رہا اللہ تعالیٰ کا دیدار، تو ایک روایت کے مطابق، جیسا کہ انسان العیون میں ہے، وہ ملائکہ اور جنات کو حاصل نہیں ہوگا۔ مگر ظاہر بات یہ ہے کہ ان کا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا اور طرح کا ہے اور انسانوں کا دیکھنا اور طرح کا۔ جس نے دیدار کی نفی کی اس نے اس معنی میں کی (کہ فرشتوں کا اللہ کو دیکھنا اور طرح کا ہوگا، انسانوں کے دیکھنے کی طرح کا نہیں)۔ وگرنہ فرشتے اہل حضور و شہود ہیں، یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ نہ دیکھیں۔ اسی طرح مومن جن بھی دیکھیں گے اگرچہ ان کی معرفت، کامل بشر مؤمنین، سے فروتر ہے، جیسا کہ بعض علماء نے تصریح کی ہے۔

بزازیہ میں ہے: تفاسیر میں ذکر کیا گیا ہے کہ امام الاعظم رحمۃ اللہ نے جنوں کے ثواب میں توقف کیا۔ کیونکہ قرآن پاک میں ان کے بارے میں آیا ہے: **يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ**۔ تمہارے گناہ بخش دے گا۔ مغفرت سے یہ لازم نہیں آتا کہ ثواب بھی عطا کیا جائے

معتزلہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے ان میں جو ظالم ہیں انہیں عذاب کی دھمکی دی ہے، اس لئے ان کے جو نیک ہیں وہ ثواب کے حقدار قرار پاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا﴾ (الجن ۷۲:۱۵)

marfat.com

ترجمہ : رہے ظالم تو وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

ہم کہتے ہیں ثواب اللہ کی طرف سے ایک فضل ہے۔حق نہیں ،اگر یہ کہا جائے کہ

﴿فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ﴾ (الرحمن ۱۳:۵۵)

ترجمہ : تم اللہ کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

کہہ کر اپنی نعمتیں گن کر (جن میں جنت بھی ہے) دونوں، جنوں اور انسانوں کو خطاب فرمایا۔اس لئے جو تم نے کہا اس کا رد ہو گیا۔

ہم کہتے ہیں اس سے مراد کھانے، پینے اور لذات کے بارے میں توقف ہے۔ان کا جنت میں داخل ہونا جس طرح فرشتے جنت میں سلام، زیارت اور خدمت کے لئے داخل ہوں گے اس طرح کا داخل ہونا ہے۔

صحیح بات یہ ہے جیسا کہ "بَحْرُ الْعُلُوْم" میں ہے، اور زیادہ ظاہر جیسا کہ "اِرْشَاد" میں ہے کہ جن بھی ثواب وعقاب میں بنی آدم کی طرح ہیں کیونکہ وہ انہیں کی طرح مکلّف ہیں۔اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد دلالت کرتا ہے۔

﴿وَلِکُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ط ......﴾ (الانعام ۱۳۲:۶)

ترجمہ : ہر ایک کے لئے درجات ہیں اس سے جو انہوں نے عمل کئے۔

(مغفرت ذنوب وجہنم سے پناہ پر) اقتصار اس لئے کہ انہیں ڈرانا مقصود ہے اور اس میں ان کے گناہوں کا تذکرہ ہے۔

حمزہ بن حبیب عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے پوچھا گیا کہ مومن جنات کے لئے ثواب ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں ہے۔آپ نے آیت

﴿...... لَمْ یَطْمِثْھُنَّ اِنْسٌ قَبْلَھُمْ وَلَا جَآنٌّ﴾ (الرحمن ۵۶:۵۵)

marfat.com

ترجمہ: ان سے پہلے ان حوروں کو نہ کسی جن نے ہاتھ لگایا نہ انسان نے

تلاوت فرمائی اور کہا کہ انسان عورتیں انسانوں کے لئے اور جن عورتیں جنوں کے لئے۔ یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جن بھی انہیں چھوئیں گے۔ کیونکہ حوروں کو چھونا تو جنت میں ہوگا۔

"آکَامُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِّ" میں ہے کہ علماء نے مومن جنوں کے بارے میں اختلاف کیا۔ اس بارے میں ان کے کئی اقوال ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ جمہور کا قول ہے۔

پھر یہ کہنے والوں میں اختلاف ہے کہ جب وہ جنت میں جائیں گے تو کیا وہاں وہ کھائیں پئیں گے؟ ضحاک کہتے ہیں کہ وہ کھائیں پئیں گے۔

مجاہد سے پوچھا گیا کہ کیا مومن جن جنت میں جائیں گے؟ فرمایا: ہاں جائیں گے مگر وہاں کھائیں پئیں گے نہیں۔ بلکہ انہیں تسبیح وتقدیس الہام کی جائے گی اور وہ اس میں ایسی لذت پائیں گے جو اہل جنت کو کھانے پینے میں ملے گی۔

حرث محاسبی کہتے ہیں کہ جنت میں جانے والے جن، قیامت کے روز اس طرح ہوں گے کہ ہم انہیں دیکھ سکیں گے مگر وہ ہمیں نہیں دیکھ پائیں گے۔ معاملہ دنیا کے برعکس ہوگا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ وہ جنت میں نہیں جائیں گے بلکہ وہ جنت کے ایک جانب ہوں گے۔ انسان انہیں دیکھ سکیں گے مگر وہ انہیں نہیں دیکھ پائیں گے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ وہ اعراف پہ ہوں گے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ مومن جنوں کے لئے ثواب ہے اور ان پر عقاب بھی ہے۔ وہ امت محمد ﷺ کے ساتھ اہل

marfat.com

جنت میں سے نہیں ہیں۔ وہ اعراف پہ ہوں گے جو جنت کی دیوار ہے اس میں نہریں چلتی ہیں۔ درخت اور پھل اگتے ہیں۔ (ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْفِرْدَوْسِ الْكَبِيْر) ۔اس حدیث کے بارے حافظ ذہبی کہتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں کو تین قسمیں پیدا فرمایا ہے۔ایک قسم سانپوں بچھوؤں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت میں،ایک قسم ہوا کی مانند اور ایک قسم ایسی جس پر ثواب وعقاب ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بھی تین قسموں میں پیدا کیا۔ایک قسم جانوروں کی طرح۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿...... لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ...... اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ ......﴾ (الاعراف ۷:۱۷۹)

ترجمہ: وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں ...... وہ چوپایوں کی طرح ہیں ......۔

دوسری قسم ان کی جن کے جسم بنی آدم کی طرح اور ان کی روحیں شیاطین کی روحوں کی طرح ہیں۔اور ایک قسم اللہ کے سائے تلے ہوگی اس دن جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَرْدَاء رضی اللہ عنہ)

چوتھا قول یہ ہے کہ توقف کیا جائے۔

پہلے قول (مومن جن جنت میں جائیں گے اور نعمتوں سے استفادہ کریں گے) کے کئی دلائل ہیں۔

ا۔عمومات: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴾ (الشعراء ۲۶:۹۰)

ترجمہ: متقین کے لئے جنت قریب کردی جائے گی۔

نبی علیہ السلام کا فرمان کہ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

marfat.com

ترجمہ: جس کسی نے سچے دل کے ساتھ کہا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں جائے گا۔

تو جس طرح وہ (جن) عمومات وعید میں بالا جماع شامل ہیں اسی طرح وہ عمومات وعد میں بھی بطریق اولیٰ شامل ہیں۔اس سلسلہ میں سب سے ظاہر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ . فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾ الرحمن ۵۵:۴۷-۴۶

ترجمہ: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے؟

آخر سورت تک۔خطاب جنوں اور انسانوں دونوں کے لئے ہے۔اللہ پاک نے ان پر جنت کی جزاء کا احسان جتایا اس کی صفات ان کے لئے بیان فرمائیں اور اس کا شوق دلایا۔یہ اس بات پر دلیل ہے کہ جس چیز کے ساتھ ان پر احسان جتایا گیا ایمان لانے کی صورت میں وہ انہیں ملنے والی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: جب میں نے ان پر سورہ الجن کی تلاوت کی تو ان کا جواب تمہاری نسبت زیادہ اچھا تھا۔جب میں کوئی آیت تلاوت کرتا تو وہ کہتے اے ہمارے رب تیری نعمتوں میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کی ہم تکذیب کرتے ہیں۔

دوسری دلیل جس سے ابن حزم نے دلیل پکڑی وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ......جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ......﴾ (البینہ ۹۸:۸-۷)

marfat.com

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کیئے وہی سب سے بہتر مخلوق ہیں۔
ان کی جزاء ان کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں……۔

ابن حزم نے کہا کہ یہ صفت جن وانس دونوں کے لئے عام ہے۔ یہ جائز نہیں ہے کہ کسی ایک نوع کو اس کے ساتھ خاص کیا جائے۔ اور یہ محال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک عام خبر دے اور اس کی مراد اس سے بعض کی ہو اور وہ اسے ہمارے لئے بیان بھی نہ کرے۔ یہ اس بیان کی ضد ہے جس کی ضمانت اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس بات پر نص فرمائی کہ وہ ان مؤمنین میں سے ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے۔

تیسری دلیل (حوروں کو) چھونے والی بات جو اس سے پہلے مذکور ہو چکی۔

چوتھی دلیل یہ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مخلوق چار قسم کی ہے۔ ایک وہ جو سب کے سب جنت میں جائیں گے، دوسرے وہ جو سب کے سب دوزخ میں جائیں گے، اور دو مخلوقیں ایسی ہیں کہ ان میں سے کچھ جنت میں جائیں گے اور کچھ دوزخ میں۔

سارے جنت میں جانے والے، ملائکہ ہیں۔ جو سارے دوزخ میں جائیں گے وہ شیاطین ہیں۔ وہ جو کچھ جنت میں اور کچھ دوزخ میں جائیں گے وہ جن اور انسان ہیں۔ ان کے لئے ثواب بھی ہے اور عقاب بھی۔

پانچویں دلیل یہ کہ عقل اگرچہ اس کو واجب قرار نہیں دیتی مگر اس کی تائید ضرور کرتی ہے۔ یہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے جو کوئی کفر کرے اور نافرمانی کرے اسے آگ کی وعید سنائی۔ تو ان میں سے جو فرمانبرداری کرے وہ جنت میں کیوں داخل نہ ہوگا، جبکہ اللہ تعالیٰ عدل کرنے والا حاکم ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ میں سے اگر کوئی کہے کہ میں الٰہ ہوں اسے دوزخ کی وعید سنائی اس کے باوجود وہ جنت میں نہیں ہوں گے۔

marfat.com

جواب اس کا یہ ہے کہ اس سے مراد ابلیس ہے اس نے اپنی عبادت کی طرف بلایا اس پر یہ آیت اس کے بارے میں نازل ہوئی۔ آیت یہ ہے:

﴿وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ...﴾ (الانبیاء ۲۱:۲۹)

ترجمہ : اور جو کوئی ان میں سے کہے کہ میں اللہ کے سوا الٰہ ہوں تو اسے ہم جہنم سزا کے طور پر دیں گے......۔

پھر یہ بھی کہ اگر ہم مان لیں کہ اس میں عموم کا ارادہ ہے (یعنی فرشتے بھی مراد ہیں) تو یہ ایسی چیز ہے جو ملائکہ سے وقوع پذیر نہیں ہوتی۔ یہ شرط ہے اور ضروری نہیں شرط واقع بھی ہو۔ یہ ایسے ہے جیسے اللہ ﷻ نے فرمایا:

﴿...... لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ ......﴾ (الزمر ۳۹:۶۵)

ترجمہ : اگر تو نے شرک کیا تو ہم تیرے اعمال کو برباد کردیں گے۔

(یہ نبی علیہ السلام سے فرمایا گیا) جنات میں کافر بھی پائے جاتے ہیں وہ دوزخ میں داخل ہوں گے۔

دوسرے قول (جن جنت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ جنت کے ایک کونے میں رہیں گے) والوں نے یہ دلیل پیش کی کہ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿يَغْفِرْ لَكُمْ﴾ تمہیں بخش دے گا۔ دخول جنت کا ذکر نہیں فرمایا۔ یہ اس بات پر دلیل ہے کہ وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے بارے میں سکوت یا ان کے جنت میں داخلے سے عدم علم سے دخول جنت کی نفی ثابت نہیں ہوتی۔ پھر یہ بھی کہ اللہ ﷻ نے خبر دی کہ وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے ڈر سناتے ہوئے۔ تو یہ مقام ڈر سنانے کا مقام ہے بشارت کا مقام نہیں

marfat.com

ہے۔ پھر یہ بھی کہ یہ عبارت نفی دخول جنت کا تقاضا نہیں کرتی کیونکہ پہلے رسول اپنی قوموں کو عذاب سے ڈراتے رہے اور جنت میں داخلے کا ذکر کرتے تھے کیونکہ عذاب سے ڈرانا اثر کے لحاظ سے جنت کے وعدے کی نسبت زیادہ تاثیر رکھتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کے بارے میں بتایا:

﴿......اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ اَلِیۡمٍ﴾ (ھود ۱۱:۲۶)

ترجمہ : میں تم پر دردناک دن کے عذاب کا خوف رکھتا ہوں۔

حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا:

﴿قُلۡ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ﴾ (الانعام ۶:۱۵)

ترجمہ : تم فرماؤ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے

شعیب علیہ السلام نے فرمایا:

﴿......اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ مُّحِیۡطٍ﴾ (ھود ۱۱:۸۴)

ترجمہ : اور مجھے تم پر گھیر لینے والے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔

اسی طرح دوسرے انبیاء بھی۔ یہ دخول جنت کو مستلزم ہے کیونکہ جس کے گناہ بخش دیئے گئے اور عذاب سے نجات دی گئی اور وہ شرائع کا مکلف بھی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

تیسرے اور چوتھے قول کی دلیل پہلے گزر چکی اور علم اس اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جو بادشاہ ہے بلند ہے اور اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔

الاحقاف ۳۱ اجیبوا داعی اللہ

marfat.com

نبی اکرم ﷺ کے باطن کو سجدہ۔

کسی مخلوق کو سجدہ جائز نہیں ہے ہاں نبی ﷺ کے باطن کو سجدہ جائز ہے کیونکہ وہ حق ہے۔

سورۃ محمد ۱۹ متقلبکم و مثواکم

marfat.com

جلد نہم

حاظر و ناظر نبی ﷺ

(تعارف: متکلمین کے نزدیک آپ ﷺ کا علم تدریجی تھا۔ جوں جوں قرآن پاک کا نزول ہوتا گیا آپ ﷺ کا علم مکمل ہوتا گیا۔ قرآن پاک کا نزول مکمل ہوا اور آپ ﷺ کا علم تکمیل کو پہنچا۔ اس وقت ما کان و ما یکون (جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے) کی کوئی شے ایسی نہ تھی جو آپ ﷺ کے علم سے باہر ہو۔ اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس عقیدہ کی ترجمانی فرمائی ہے۔

صوفیاءِ کرام کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کو ما کان و ما یکون کا علم اس وقت عطا فرمایا گیا جب آپ کی روح مبارکہ کی تخلیق ہوئی۔ آپ کی روحِ پاک سب سے پہلی مخلوق ہے۔ باقی ہر شے بعد میں معرضِ وجود میں آئی۔ جو کچھ بنتا رہا آپ ﷺ کی روحِ پاک اس کا مشاہدہ فرماتی رہی۔ زیرِ نظر عبارت میں اسی عقیدہ کی ترجمانی ہے۔ **ریاض)**

رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و توقیر کا معنیٰ یہ ہے کہ ظاہر و باطن میں ان کی سنت کی اتباع کی جائے اور یہ جانا جائے کہ آپ زبدۃ الموجودات (تمام موجودات کا بہترین حصہ) اور خلاصہ ہیں وہی محبوب ازلی ہیں ان کے ماسوا سب ان کے تابع ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی وحدانیت اور ربوبیت کا شاہد بنا کر بھیجا اور ان تمام چیزوں پر شاہد جو پردۂ عدم سے وجود میں آئیں۔ وہ ارواح ہوں، نفوس ہوں، اجرام ہوں، ارکان ہوں، اجسام ہوں، اجساد ہوں، معاون ہوں، نبات ہوں، حیوان ہوں، فرشتے ہوں یا جن ہوں، شیطان ہوں انسان ہوں یا کوئی اور تاکہ کوئی بھی ایسی چیز رہ نہ جائے جس کا اس کے افعال کے اسرار، اس کی

marfat.com

صنعت کے عجائب اور اس کی قدرت کے غرائب کو جاننا اس طرح کہ اس میں اور کوئی بھی شریک نہ ہو، ممکن ہو۔

اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا: عَلِمْتُ مَا كَانَ وَ سَيَكُونُ۔

کیونکہ آپ ﷺ نے ہر ایک شے کا مشاہدہ کیا، اور ایک لحظہ بھی آپ ﷺ سے پوشیدہ نہ ہوا۔ آپ نے آدم علیہ السلام کی تخلیق کا مشاہدہ کیا اسی لئے فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا وَ آدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ .

معنٰی یہ ہے کہ میں مخلوق ہو چکا تھا اس بات کو جانتا تھا کہ میں نبی ہوں میرے لئے نبوت کا فیصلہ ہو چکا تھا اور آدم ابھی جسم و روح کے درمیان تھے۔

ان میں ہر ایک کی تخلیق کا آپ ﷺ نے مشاہدہ کیا۔ جس طرح انہیں اکرام سے نوازا گیا اور پھر لغزش کے باعث جنت سے نکالا گیا۔ آپ کی توبہ کا قبول ہونا اور جو کچھ اس کے بعد ہوا، ابلیس کی تخلیق، اور جو کچھ اس کے ساتھ ہوا، آدم کو سجدہ نہ کرنا، اسے لمبے عرصے تک عبادت میں مصروف رہنے اور اس کی علمی وسعت کے باوجود ایک حکم کی مخالفت کی بنا پر دھتکار دیا جانا۔ پس آپ ﷺ کو تمام انبیاء و رسل اور ان کی امتوں کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کا علم و فہم حاصل ہوا۔ پھر اللہ نے ان کی روح کو ان کے قالب میں ڈالا تاکہ آپ کے لئے نور میں اور اضافہ ہو۔ پس ہر شے کا وجود آپ کے وجود سے ہے اور تمام انبیاء اور اولیاء کے علوم آپ کے علوم سے حتیٰ کہ صحف آدم و ابراہیم و موسیٰ اور دیگر آسمانی کتابیں بھی۔

الفتح ۹ و توقروه

نبی اکرم ﷺ کا ظاہر مخلوق اور باطن حق ہے۔

حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اپنے کمالات کا مظہر اور اپنی تجلیات کا

marfat.com

آئینہ بنایا ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا اور جب آپ ﷺ اپنی ذات وصفات وافعال سے فنا ہو گئے تو اللہ ﷻ کی ذات وصفات وافعال میں اس کے نائب ہو گئے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے:

نائبست دست او دست خدا۔ آپ کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ کا نائب ہے۔

اسی مقام میں حلاج نے کہا: اَنَا الْحَقُّ.

بایزید بسطامی نے کہا: سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمُ شَانِیْ.

اور ابو سعد الخراز نے کہا: لَیْسَ فِی الْجُبَّۃِ غَیْرُ اللّٰہِ.

واسطی نے کہا کہ اس آیت میں اللہ ﷻ نے خبر دی کہ اس کے نبی ﷺ میں بشریت عاریت اور اضافی شے ہے اس کی حقیقت نہیں ہے۔ یعنی اس کا ظاہر تو مخلوق ہے لیکن باطن حق ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ کے باطن کو سجدہ جائز ہے ظاہر کو نہیں۔ کیونکہ آپ کا ظاہر عالم تقیید سے ہے اور باطن عالم اطلاق سے۔ جب نماز مردوں پر جائز ہے تو زندوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ اسے خوب جان لو کہ مردوں پر نماز اس لئے جائز ہے کہ وہ حقیقت محمدیہ کے ایک حصے پر مشتمل ہیں جو جامعہ کلیہ ہے۔

الفتح ١٠ يد الله فوق ايديهم

مشکوک مال کو جائز بنانے کا حیلہ۔

امام غزالی کی منہاج العابدین میں ہے کہ جب کسی انسان کا ظاہری حال یہ ہو کہ وہ اچھا انسان ہے اور اگر کوئی خرابی ہے بھی تو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہے تو تجھ پر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اس کی نماز کو مقبول سمجھو اور اس کا صدقہ قبول کر لو۔ اور یہ کہہ کر کہ زمانہ فساد کا شکار ہو چکا، اس سے بحث کرنا تمہارے لئے ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ یہ اس مسلمان

marfat.com

سے بدظنی ہے جبکہ مسلمانوں کے ساتھ حسن ظن ایسی شے ہے جس کا حکم دیا گیا ہے۔ اِنْتَھٰی

ایک حدیث میں آتا ہے: جس آدمی کو بغیر سوال کیے رزق ملے اور وہ اسے قبول نہ کرے تو وہ اسے اللہ پر لوٹاتا ہے۔ حسن فرماتے ہیں کہ امراء کے دیئے ہوئے عطیات صرف وہی لوگ لوٹاتے ہیں جو ریاکار ہوتے ہیں یا احمق۔

بعض پرانے بزرگ اس طرح کرتے کہ اپنی حاجات کے لئے قرض لے لیتے۔ پھر عطیات قبول کر لیتے اور انہیں قرض کی ادائیگی میں دے دیتے۔ اس میں حیلہ یہ ہے کہ مطلق مال سے کوئی چیز لے لی جائے اور پھر جس مال میں سے چاہے اس کی ادائیگی کر دے۔

امام اعظم رَحِمَهُ اللّٰه سے روایت ہے کہ وہ آدمی جو کسی سلطان کے طعام یا ظلمت سے ابتلاء میں ڈالا جائے اسے چاہیئے کہ وہ تحری کرے اگر اس کے دل میں اس کا حلال ہونا آئے تو قبول کر لے ورنہ نہیں کیونکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: اِسْتَفْتِ قَلْبَکَ. اپنے دل سے فتوی طلب کر۔

الحجرات ۱۲ اجتنبوا کثیرا من الظن

دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی۔

کہتے ہیں کہ (قیامت کے روز) مخلوق کے زمین سے باہر آنے سے پہلے جبرائیل و میکائیل عَلَیْهِمَا السَّلَام مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے براق، وحلہ وتاج لے کر زمین پر آئیں گے۔ اس دن کے ہول کی وجہ سے یہ نہ جان سکیں گے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ کہاں ہے۔ زمین سے پوچھیں گے۔ زمین کہے گی اس ہول کی وجہ سے مجھ پر قیامت طاری ہے، نہیں جانتی کہ میرے اندر کیا ہے۔

اس جگہ سے جہاں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوابگاہ ہے ایک نور باہر آئے گا۔ جبریل

marfat.com

اس جگہ لپک کر جائیں گے، سید عالم ﷺ قبر سے باہر تشریف لائیں گے۔

جیسا کہ حدیث میں بھی ہے۔ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْض۔

ترجمہ: میں ہوں جس کے لئے سب سے پہلے زمین شق ہوگی۔

سب سے پہلی بات جو آپ فرمائیں گے وہ یہ ہوگی کہ اے جبریل! میری امت کا حال کیا ہے؟ تیرے پاس کیا خبر ہے؟ وہ کہیں گے اے سید! سب سے پہلے آپ اٹھے وہ تو ابھی مٹی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اے سید! یہ حلہ پہن لیجئے، تاج سر پہ رکھ لیجئے، اور براق پہ تشریف رکھیئے اور مقام شفاعت پر تشریف لے جایئے تاکہ امت بھی وہاں پہنچے۔ مصطفی ﷺ اس جگہ تشریف لے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وستائش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوگا: اے سید! آج کا دن خدمت کا دن نہیں ہے بلکہ عطا ونعمت کا دن ہے۔ سجدے میں گرنے کا دن نہیں، کرم وجود کا دن ہے۔ سر اٹھایئے اور شفاعت کیجئے، جو آپ چاہیں گے وہی کر دوں گا۔ کیونکہ ہم نے کہہ رکھا ہے کہ تمہیں وہ سب عطا کیا جائے گا جو تم چاہو گے۔

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾ (الضحى ٩٣:٥)

ترجمہ: عنقریب تیرا رب تجھے اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

ق ٤٢ ذالك يوم الخروج

نبی علیہ السلام کا وجود پاک۔

﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى﴾ (النجم ٥٣:١)

ترجمہ: اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے۔

کا جواب ہے۔

marfat.com

﴿مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى﴾ (النجم ۵۳:۲)

ترجمہ: تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔

اس سے اشارہ اس طرف ہے کہ نبی ﷺ کا وجود جب اول نور وحدانی بسیط علوی لطیف شعشانی ہے اس کے ساتھ حق تعالیٰ نے تجلی فرمائی اور قدیم ازلی قدرت کسی واسطہ کے بغیر اس سے متعلق ہوئی جیسا کہ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں خبر دی۔

اَنَامِنَ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّیْ۔ میں اللہ سے ہوں اور مومن مجھ سے ہیں۔

اس میں امکانی واسطوں جو اس گمراہی کا موجب بنتے ہیں جس کا نتیجہ غی ہے کی ظلمت نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنی اصلی بسیط شعشانی نوریت پر ہیں، جو ہدایت وتقوی کی مقتضی ہے، ہدایت کی طرف بلانے والی ہے۔ اپنی اصلی حالت میں باقی رہنے والی ہے۔ تمہاری طبعی مصاحبت نے اس میں اثر نہیں کیا نہ ہی تمہاری عنصری صورت کی مخالطت کا کوئی اثر ہے۔ نہ تو وہ طبعیت کی وجہ سے گمراہ ہوئے نہ بشریت کی بنا پر راہ سے ہٹے۔ پس بے شک آپ ﷺ حق کے ساتھ قائم اور طبع سے خارج تھے۔ جیسا کہ خود اپنے شریف قدسی نفس کے بارے میں یہ کہہ کر خبر دی:

لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ۔

ترجمہ: میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں اللہ عزوجل کے ہاں رات گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

یہ بات اس بات پر دلیل ہے کہ آپ قائم بحق ہیں اور طبعیت اور اس کے احکام سے خارج ہیں۔

النجم ۲ وما ضل صاحبکم وما غوی

marfat.com

اولیاء اللہ کا بیک وقت مختلف مقامات پر ہونا۔

یہ بات ممکنات میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی فرشتے کی روح میں اتنی طاقت پیدا فرمادے جس سے وہ اپنے معہود جسم کے علاوہ کسی اور جسم میں بھی تصرف کر لے جیسا کہ ابدال کی شان ہے۔ کیونکہ وہ ایک جگہ کی طرف رحلت کرتے ہیں اور اپنی جگہ بھی اصلی وجود کی جگہ ایک اور وجود کے ساتھ قیام کرتے ہیں۔

ابن السبکی نے طبقات میں ذکر کیا کہ اولیاء اللہ کی کرامات کی کئی قسمیں ہیں۔ اور ان میں ایک یہ بھی گنوائی کہ ان کے کئی جسم ہو سکتے ہیں۔ اور کہا: یہ وہ چیز ہے جسے صوفیاء عالم مثال کہتے ہیں۔ اسی قبیل سے قضیب البان کا قصہ اور دیگر واقعات ہیں۔ جیسے شیخ عبدالقادر طمطوطی کا واقعہ ہے۔ جلال الدین سیوطی نے ذکر کیا کہ ان کے پاس ایک سوال پیش کیا گیا کہ ایک آدمی نے کہا: شیخ عبدالقادر طمطوطی فلاں رات کو اس کے پاس تھے۔ اگر یہ بات غلط ہو تو اس کی بیوی کو طلاق۔ ایک اور آدمی نے بھی اسی رات شیخ کے اپنے پاس ہونے پر قسم کھائی کہ اگر اس کی بات غلط ہو تو اس کی بیوی کو طلاق۔ کیا ان میں سے کسی کی بیوی پر طلاق واقع ہو گی؟

میں نے اپنا قاصد شیخ عبدالقادر طمطوطی کی خدمت میں بھیجا اور اس کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: اگر چالیس آدمی بھی یہ کہیں کہ میں ایک ہی وقت میں ان کے پاس تھا تو انہوں نے سچ کہا۔ اس پر میں نے فتویٰ دیا کہ ان دونوں میں سے کوئی بھی حانث نہیں ہوا۔ کیونکہ تخیل و تشکل کی بنا پر کئی صورتوں کا ہونا ممکن ہے جیسا کہ جنات کے لئے ہوتا ہے۔

امام شعرانی فرماتے ہیں: مجھے ایک ایسے آدمی نے بتایا جو شیخ محمد الخضر ی کی صحبت میں رہا کہ شیخ نے پچاس شہروں میں ایک ہی دن جمعہ کا خطبہ دیا اور ان کی امامت بھی

marfat.com

فرمائی۔ شیخ ابو علی جو مصر میں مدفون ہیں ان کے بارے میں ان کے اصحاب نے مجھے بتایا کہ کئی شکلوں میں ظاہر ہونا آپ کا رات دن کا مشغلہ تھا۔ حتی کہ بعض اوقات درندوں اور جانوروں کی صورت میں بھی۔ ایک دفعہ ان کے دشمن ان کے پاس انہیں قتل کرنے کے لئے آئے، انہیں پا لیا، تلواروں کے ساتھ رات کو انہیں قتل کر دیا اور دور لے جا کر مٹی کے ایک ڈھیر پر انہیں گرا دیا۔ صبح ہوئی تو انہیں کھڑے نماز پڑھتے پایا۔

جواہر شعرانی میں ہے کہ مختلف شکلیں بدلنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اللہ عزوجل روح کو طاقت دے دیتا ہے وہ کُن کی خلعت سے جتنے چاہے اجسام کی تدبیر کر لیتی ہے۔ اولیاء اللہ کے لئے اس دنیا میں یہ خرق عادت کے طور پر ہوتا ہے۔ آخرت میں اہل جنت کی نشأۃ انہیں یہ طاقت دے دے گی۔ پھر جس طرح ایک روح سارے جسم کے اعضاء کی تدبیر کرتی ہے اور وہ سنتے، دیکھتے، پکڑتے اور چلتے ہیں، اسی طرح ایک روح کئی اجسام کی تدبیر کر سکے گی۔

فتوحات مکیہ میں ہے کہ کشف صحیح کے ساتھ جو معلوم ہوا ہے وہ یہ کہ اہل جنت کے اجسام ان کی ارواح میں لپیٹ دیئے جائیں گے، پھر دنیا کی حالت کے برعکس، روحیں اجسام کے لئے ظرف بن جائیں گی۔ آخرت میں ظہور اور حکم جسم کے لئے ہو گا روح کے لئے نہیں۔ اسی لئے وہ جس صورت میں چاہیں گے ظاہر ہو سکیں گے۔ جیسا کہ آج فرشتوں اور عالم ارواح کے لئے ہے۔

النجم ٦ ذو مرة فاستوى

رب تعالیٰ کو دیکھا۔

جان لو کہ اگر (شب معراج) جسے دیکھا وہ جبرائیل تھے تو دیکھنا آنکھ سے دیکھنا

marfat.com

تھا، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی ذات تھی، جیسا کہ بعض کا قول ہے تو علماء اس سلسلہ میں اختلاف رکھتے ہیں کہ اسراء کی رات آپ ﷺ نے رب تعالیٰ کو دل سے دیکھا یا سر کی آنکھوں سے۔ بعض نے کہا: آپ ﷺ کی بصارت کو دل میں رکھا گیا اور آپ ﷺ نے دل کے ساتھ دیکھا، ایسی صورت میں معنٰی یہ ہوگا کہ

﴿ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴾ (النجم ۵۳:۱۱)

ترجمہ: دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔

یعنی دل نے یہ نہیں کہا کہ جو تم نے دیکھا وہ تو شیطانی وسوسہ ہے تیری یہ شان نہیں ہے کہ تو اللہ کو دیکھ لے، بلکہ یقین تھا کہ جو آپ نے دل کے ساتھ دیکھا، وہ حق تھا، صحیح تھا۔

بعض نے کہا کہ آپ ﷺ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ساتھ کلام اور مجھے اپنی رؤیت عطا فرمائی۔ اور آپ ﷺ کا فرمان ہے: میں نے رب تعالیٰ کو احسن صورت یعنی صفت میں دیکھا۔

کواشی میں مصنف نے کہا: یہ ایسی بات ہے جس میں (آنکھ سے دیکھنے پر) کوئی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ ممکن ہے آپ ﷺ نے اس سے دل کے ساتھ دیکھنا مراد لیا ہو اس طرح کہ دوسروں کے مقابلے میں معرفت زیادہ عطا فرمادی ہو۔

فقیر (اسماعیل حقی) کہتا ہے۔ رؤیت کو کلام کے مقابلہ میں لانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رؤیت بالعین (آنکھ سے دیکھنا) مراد ہے۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام نے رؤیت کا سوال کیا اور انہیں منع کر دیا گیا۔ پس اس بات کا تقاضا یہ ہے کہ نبی علیہ السلام کو ان پر اس چیز کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی گئی ہو جو انہیں عطا نہیں کی گئی تھی اور وہ ہے آنکھ سے دیکھنا۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ رؤیت قلبی جو انسلاخ سے حاصل ہوتی ہے اس میں

marfat.com

سارے انبیاء مشترک ہیں بلکہ اولیاء بھی۔ یہ بات صحیح روایات سے ثابت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ کو اس وقت دل کی آنکھ سے دیکھا جب آپ طور پر بے ہوش ہو کر گرے تھے۔ اسے اس بات پر محمول کرنا (کہ دل کی آنکھ سے دیکھنا نہ تھا بلکہ) معرفت زیادہ ہوگئی بے فائدہ سی بات ہے۔

عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا فرمایا کرتی تھیں کہ جس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رب کو دیکھا اس نے اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا۔ اس کے جواب میں کشف الاسرار میں فرمایا گیا کہ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا کے قول میں رؤیت کی نفی ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا، اثبات ہے۔ فیصلہ ثابت کرنے والے کے حق میں ہوتا ہے، نفی کرنے والے کے حق میں نہیں۔ کیونکہ نفی کرنے والا اس لئے نفی کرتا ہے کہ اس نے سنا نہیں اور اثبات والا اس لئے ثابت کرتا ہے کہ اس نے سنا ہوتا ہے اور جانا ہوتا ہے۔ اِنتَہٰی

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے پوچھا: کیا آپ نے رب کو دیکھا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نُورٌ اَنّیٰ اَرَاہُ۔ وہ نور ہے اسے کیسے دیکھ سکتا تھا۔ یہ اللہ پاک کی ذات کے نسب اور اضافات سے تجرد کی بنا پر تھا۔ معنیٰ یہ ہے کہ وہ نور مجرد ہے اسے دیکھنا (اس اعتبار سے) ممکن نہیں ہے۔ اس کی تحقیق اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

"عَینُ المَعَانِی" میں ہے اس طرح کے مسائل یعنی رؤیت بالعین اجماع (سب علماء کا ایک رائے پر متفق ہو جانا) کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتے۔ کشف الاسرار میں ہے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل کی آنکھ سے دیکھا ظاہری آنکھ سے نہیں، یہ بات سنت اور مذہب صحیح کے خلاف ہے، حقیقت یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رب تعالیٰ کو سر کی آنکھوں سے دیکھا۔ اِنتَہٰی

marfat.com

"اَلْکَوَاشِیُ" میں ہے اس دنیا میں عقلا رویت باری تعالیٰ محال ہے۔اور محمد ﷺ کے علاوہ کسی اور کے لئے رؤیت بالعین تسلیم نہیں کی جاسکتی۔اِنْتَھٰی

ابن الشیخ کہتے ہیں: جان لو کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار عقلا جائز ہے۔کیونکہ اس کے دیدار کے جائز ہونے کے دلائل آخرت کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں۔اور اس لئے بھی کہ اہلسنت کا مذہب رُؤْیَتْ بِالاِرَاْءَة (اللہ کے دکھلانے سے دیکھنا) ہے، بندے کی اپنی طاقت سے نہیں۔جب کسی شے کا علم آنکھ سے دیکھ کر حاصل ہوتا ہے تو اسے رُؤْیَتْ بِالاِرَاْءَة کہتے ہیں۔اور اگر علم دل کے ذریعے سے حاصل ہو تو اسے معرفت کا نام دیا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ جس طرح اس نے دل میں ایسی چیز پیدا فرمائی جو کسی شے کا ادراک کرلیتی ہے۔اسی طرح وہ انسان کی آنکھ میں کوئی ایسی چیز پیدا کردے جو (دل کی طرح) کسی شے کو سمجھ لے۔

(سر کی آنکھوں سے رؤیت باری تعالیٰ کے) مسئلہ میں صحابہ کے درمیان بھی اختلاف پایا جاتا تھا۔یہ اختلاف اس بات کی دلیل ہے کہ سب کا اس بات پر اتفاق تھا کہ عقلاً رؤیت باری تعالیٰ جائز ہے۔اِنْتَھٰی

حسن بصری رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ سیدنا محمد ﷺ نے معراج کی رات رب کو دیکھا۔نقاش نے امام احمد بن حنبل رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے روایت کیا فرمایا: میں حدیث ابن عباس کی بنیاد پر کہتا ہوں: اپنی آنکھوں سے دیکھا، دیکھا، دیکھا آپ ایک سانس میں جتنی بار کہہ سکتے تھے اتنی بار کہا: دیکھا، دیکھا، دیکھا۔

آپ ﷺ نے سرمدی کلام کو بے نقل سنا اور خداوند تعالیٰ کو بے جہت دیکھا۔

دران دیدن کہ حیرت حاصلش بود　　　دلش در چشم و چشمش در دلش بود

marfat.com

اس دیکھنے میں کہ جس میں حیرت حاصل تھی۔ آپ ﷺ کا دل آنکھ میں اور آنکھ دل میں تھی۔

بعض بزرگوں نے فرمایا: حق تعالیٰ کی رؤیت کے اس دنیا میں نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کی کامل معرفت سے عاجز ہیں۔ ورنہ وہ اسے دیکھتے تو ہیں مگر نہیں پہچانتے کہ وہ وہی ہے۔ کیونکہ عقل کی وہاں تک رسائی نہیں ہے۔ مخلوق خود اس کے آگے حجاب ہے۔ اللہ ﷻ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کیفیت سے پاک ہے۔ اس بات کو خوب سمجھ لو کہ وہ اسے دیکھتے ہیں اور نہیں بھی دیکھتے۔ اس سے زیادہ وضاحت ممکن نہیں ہے۔ اِنتَھٰی

فقیر (صاحب تفسیر روح البیان) کہتا ہے۔ ہاں! اللہ ﷻ دونوں جہانوں میں کیفیت سے پاک ہے لیکن دنیا و آخرت میں فرق کثافت و لطافت کا ہے۔ ہمارے نبی ﷺ کے علاوہ (جنہوں نے اللہ کا دیدار سر کی آنکھوں سے کیا) دنیا میں اوروں کے لئے شہود صرف سرّ کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ آخرت میں اس کے برعکس ہوگا۔ وہاں دل جسم بن جائے گا اور جسم دل کی جگہ لے گا، اور جسم وہاں وہ کام کرے گا جو یہاں دل اور سرّ کرتا ہے۔ جب نبی علیہ السلام کے جسم پاک کی لطافت اتنی ہے کہ اسے دنیا میں دیدار عطا کیا گیا تو آخرت میں آپ کی لطافت اور رؤیت کا اندازہ کیسے کیا جا سکتا ہے۔ آپ کا شہود دونوں جہانوں میں سب سے زیادہ کامل شہود ہے کیونکہ آپ نے اپنے رب کو اپنے سرّ اور روح کے ساتھ جو جسم کی صورت میں تھے رب تعالیٰ کو دیکھا۔

النجم ۱۱ ما کذب الفؤاد ما رأی

marfat.com

آپ ﷺ کا علم ساری کائنات پر محیط ہے۔

فقیر (صاحب تفسیر روح البیان) کہتا ہے۔(شب معراج) اللہ تعالیٰ کی آیات کو دیکھنا رؤیت باری تعالیٰ پر بھی مشتمل ہے۔ شیخ کبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فکوک میں فرمایا: رؤیت وادراک کا نہ ہونا اس اعتبار سے ہے کہ وہ ذات مظاہر، نسب اور اضافات سے پاک ہے۔ مگر قدرت کے مظاہر میں مراتب کے حجابات کے پیچھے سے ادراک ممکن ہے۔ جیسا کہ کہا گیا:

کالشمس تمنعک اجتلاء ک وجهها

فاذا اکتست برقیق غیم امکنا

سورج تجھے اپنا چہرہ دیکھنے نہیں دیتا مگر جب کوئی پتلا سا بادل کا ٹکڑا اس کے سامنے آجائے تو دیکھنا ممکن ہو جاتا ہے۔

رہی یہ بات کہ آیات کا دکھایا جانا اللہ کے دیدار پر مشتمل ہے تو جب وہ ملکوتی آیات ملکی آیات سے اوپر تھیں اللہ تعالیٰ نے ان مشاہد کے اندر آپ ﷺ کو اپنا مشاہدہ کروا دیا تاکہ تمام مراتب ومشاہد میں آپ ﷺ کی رؤیت تمام ہو جائے۔

یہ بات ناممکنات میں سے ہے کہ ایک کریم کسی کریم کو اپنے گھر بلائے، ایک حبیب اپنے حبیب کی اپنے محل میں ضیافت کرے اور پھر اپنے آپ کو اس سے چھپائے اور اپنا چہرہ نہ دکھائے۔

النحم ۱۸ لقد رأى من آيات ربه الكبرىٰ

وقت ولادت۔

نبی اکرم ﷺ کے صحابہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! ہمیں اپنے بارے میں کچھ بتائیے۔ فرمایا: میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی

marfat.com

بشارت ہوں اور اپنی ماں کا وہ خواب جو انہوں نے حمل کے دوران دیکھا۔ میری ماں نے دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا ہے جس سے بصرٰی کے محلات روشن ہو گئے۔

بُصرٰی حُبلی کے وزن پر ہے اور یہ شام میں ایک جگہ کا نام ہے۔

الصف ٦ مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد

marfat.com

جلد دہم

ن نبی اکرم ﷺ کا نام ہے۔

سہل قُدِّسَ سِرُّہٗ فرماتے ہیں: نون اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر تین سورتوں، الر، حم، اور ن، کے پہلے حروف کو جمع کیا جائے تو الرحمٰن بنتا ہے۔

یہ بھی کہا گیا کہ یہ نبی ﷺ کے ناموں میں سے ہے۔ (کَمَا فِی التَّکْمِلَۃِ) شاید یہ بات کہنے والے کا اشارہ نبی ﷺ کے ارشاد کی طرف ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ۔ اس صورت میں نور نبی ﷺ کا نام ہوگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس صورت میں تو تکرار ہوگی۔ کیونکہ قلم بھی آپ ﷺ کے ناموں میں سے ہے۔ جیسا کہ فرمایا: اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ۔

میں کہتا ہوں کہ عنوان میں تغایر ذات میں تغایر کے قائم مقام ہے۔ اپنی نورانیت کے اعتبار سے آپ نور ہیں اور اس اعتبار سے کہ آپ صاحب قلم ہیں، آپ کا نام قلم ہے۔ جیسا کہ خالد بن الولید کو سَیْفُ اللّٰہِ الْمَسْلُوْل۔ (اللہ کی ننگی تلوار) کہا گیا کیونکہ آپ صاحب سیف تھے۔

بعض کا خیال یہ بھی ہے کہ ن سے مراد نور کی ایک تختی ہے۔ یا پھر جنت کے اندر ایک نہر کا نام ہے۔

ن ۱

marfat.com

علم مَا کَانَ وَ مَا یَکُوْنُ.

"تأْوِیْلات نَجْمِیَّه" میں ہے:

﴿مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ﴾ (القلم ٦٨:٢)

کا معنٰی مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَسْتُوْرٍ.

ترجمہ: آپ اللہ کی نعمت سے مستور نہیں ہیں یعنی آپ سے وہ پوشیدہ نہیں ہے جو کچھ ازل میں تھا اور جو کچھ ابد تک ہوگا۔ کیونکہ الجِنّ کا معنٰی ہے السَّتر۔ جنات کو جن اس لئے کہا گیا کہ وہ انسانوں کی نظروں سے پوشیدہ رہتے ہیں۔ آپ جاننے والے ہیں اس کے، جو ہو چکا، اور خبر رکھنے والے ہیں اس کی جو آئندہ ہونے والا ہے۔

آپ ﷺ کے ہر شے پر محیط علم کی دلیل آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے:

فَوَضَعَ کَفَّهٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا۔ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی اور میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں۔

ن ۲ ما بنعمت ربك بمجنون

جنات کے بارے میں حکم۔

مومن جنات کے لئے ثواب بھی ہے اور عذاب بھی۔ وہ مٹی نہیں ہو جائیں گے۔ یہی بات زیادہ صحیح ہے۔ ان میں سے مومن، مومن انسانوں کے ساتھ جنت میں، یا اعراف میں ہوں گے اور ان کو وہ نعمتیں دی جائیں گی جو ان کے حال کے مناسب ہوں گی۔

marfat.com

اوران میں سے جو کافر ہیں وہ انسان کافروں کے ساتھ ہوں گے۔ان کا عذاب اس طرح کا
ہوگا جو ان کے حال سے مناسبت رکھتا ہے۔

النبأ ٤٠ و يقول الكافر يليتني كنت ترابا

marfat.com

اَلْجُزْءُ الاَوَّلُ:

ملائکہ موکلین صرف ان اعمال کو بارگاہِ خداوندی میں پیش ہونے دیتے ہیں جو خلوصِ نیت کے ساتھ کیئے جائیں۔

وَ فِیْ تَوْصِیَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لِمُعَاذٍ (یَا مُعَاذُ اِنِّیْ مُحَدِّثُکَ بِحَدِیْثٍ اِنْ اَنْتَ حَفِظْتَہٗ نَفَعَکَ وَ اِنْ اَنْتَ ضَیَّعْتَہٗ اِنْقَطَعَتْ حُجَّتُکَ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی. یَا مُعَاذُ! اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی خَلَقَ سَبْعَۃَ اَمْلَاکٍ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَجَعَلَ لِکُلِّ سَمَاءٍ مِّنَ السَّبْعَۃِ مَلَکًا بَوَّابًا فَیَصْعَدُ عَلَیْہِ الْحَفَظَۃُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مِنْ حِیْنَ اَصْبَحَ اِلٰی حِیْنَ اَمْسٰی لَہٗ نُوْرٌ کَنُوْرِ الشَّمْسِ حَتّٰی اِذَا طَلَعَتْ بِہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا زَکَّتْہُ وَ کَثَّرَتْہُ فَیَقُوْلُ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ لِلْحَفَظَۃِ قِفُوْا وَ اضْرِبُوْا بِھٰذَا الْعَمَلِ وَجْہَ صَاحِبِہٖ اَنَا صَاحِبُ الْغِیْبَۃِ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَ مَنِ اغْتَابَ النَّاسَ یَتَجَاوَزُنِیْ اِنَّہٗ کَانَ یَغْتَابُ النَّاسَ)

زباں آمد از بہر شکر و سپاس　　بغیبت نگرداندش حق شناس

قَالَ (ﷺ) (ثُمَّ یَاْتِی الْحَفَظَۃُ بِعَمَلٍ صَالِحٍ مِّنْ اَعْمَالِ الْعَبْدِ فَتُزَکِّیْہِ وَ تُکَثِّرُہٗ حَتّٰی تَبْلُغَ بِہٖ اِلَی السَّمَاءِ الثَّانِیَۃِ فَیَقُوْلُ لَھُمُ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِالسَّمَاءِ الثَّانِیَۃِ قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِھٰذَا الْعَمَلِ وَجْہَ صَاحِبِہٖ اَنَا مَلَکُ الْفَخْرِ اِنَّہٗ اَرَادَ بِعَمَلِہٖ ھٰذَا عَرَضَ الدُّنْیَا اَمَرَنِیْ رَبِّیْ اَنْ اَدَعَ عَمَلَہٗ یَتَجَاوَزُ اِلٰی غَیْرِیْ اِنَّہٗ کَانَ یَفْتَخِرُ عَلَی النَّاسِ فِیْ مَجَالِسِھِمْ)

چہ زنار مغ در میانت چہ دلق　　کہ درپوشی از بہر پندار خلق

maarifat.com

قَالَ ں (وَ يَصْعَدُ الْحَفَظَةُ بِعَمَلِ عَبْدٍ يَبْتَهِجُ نُوْرًا مِنْ صَدَقَةٍ وَّ صِيَامٍ وَّ صَلٰوةٍ قَدْ اَعْجَبَ الْحَفَظَةُ فَيَتَجَاوَزُوْنَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ اَنَا مَلَكُ الْكِبْرِ أَمَرَنِىْ رَبِّىْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ يُجَاوِزُنِىْ اِنَّهٗ كَانَ يَتَكَبَّرُ عَلَى النَّاسِ فِىْ مَجَالِسِهِمْ

فروتن بود هوشمند گزین　　نهد شاخ پرمیوه سر بر زمین

قَالَ ں (وَ يَصْعَدُ الْحَفَظَةُ بِعَمَلِ عَبْدٍ يَزْهُوْ كَمَا يَزْهُو الْكَوْكَبُ الدُّرِّىُّ مِنْ صَلٰوةٍ وَّ تَسْبِيْحٍ وَّ حَجٍّ وَّ عُمْرَةٍ حَتّٰى يُجَاوِزُوْنَ بِهٖ اِلَى الرَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَ اضْرِبُوْا بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ اَنَا ملك الْعُجْبِ أَمَرَنِىْ رَبِّىْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ يُجَاوِزُنِىْ اِنَّهٗ كَانَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَدْخَلَ الْعُجْبَ فِيْهِ)

چو روی بخدمت نہی بر زمین　　خدا را ثنا گوی خود را مبین

قَالَ ں (وَ يَصْعَدُ الْحَفَظَةُ بِعَمَلِ عَبْدٍ حَتّٰى يُجَاوِزُوْنَ بِهٖ الى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ كَاَنَّهُ الْعَرُوْسُ الْمَزْفُوْفَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ اَنَا مَلَكُ الْحَسَدِ اِنَّهٗ كَانَ يَحْسُدُ مَنْ يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ وَ يَعْمَلُ لِلّٰهِ وَ كُلُّ مَنْ يَّأْخُذُ بِنَصِيْبٍ مِّنَ الْعِبَادَةِ كَانَ يَحْسُدُهُمْ وَ يُعِيْبُهُمْ أَمَرَنِىْ رَبِّىْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ يُجَاوِزُنِىْ)۔

عقبہء زین صعب تر در راہ نیست　　ای خنک آنکس حسد ہمراہ نیست

قَالَ ں (وَ يَصْعَدُ الْحَفَظَةُ بِعَمَلِ عَبْدٍ مِنْ صِيَامٍ وَّ صَلَاةٍ وَّ زَكَاةٍ وَّ حَجٍّ وَّ عُمْرَةٍ فَيُجَاوِزُوْنَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا

marfat.com

قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَاالْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ اِنَّهٗ كَانَ لَا يَرْحَمُ اِنْسَانًا مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ قَطُّ وَ اِذَا اَصَابَهُمْ بَلَاءٌ وَ ضَرٌّ كَانَ يَشْمَتُ فِيْهِمْ اَنَا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِالرَّحْمَةِ أَمَرَنِیْ رَبِّیْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ يُجَاوِزُنِیْ)

اشک خواہی رحم کن بر اشک بار   رحم خواہی بر ضعیفاں رحم آر

قَالَ ن (وَ يَصْعَدُ الْحَفَظَةُ اِلَی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بِعَمَلِ عَبْدٍ مِنْ صَلٰوةٍ وَّ صَوْمٍ وَّ فِقْهٍ وَّ اِجْتِهَادٍ وَّ وَرْعٍ لَهَا دَوِیٌّ كَدَوِیِّ النَّحْلِ وَ ضَوْءٌ كَضَوْءِ الشَّمْسِ مَعَهَا ثَلَاثَةُ آلَافِ مَلَكٍ فَيُجَاوِزُوْنَ بِهَا اِلَی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَاالْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ وَاَقْفِلُوْا عَلٰی قَلْبِهٖ اَنَا اَحْجُبُ عَنْ رَبِّیْ كُلَّ عَمَلٍ لَمْ يُرَدَّ بِهٖ رَبِّیْ اِنَّهٗ كَانَ يَعْمَلُ لِغَيْرِ اللّٰهِ اِنَّهٗ اَرَادَ بِهٖ رِفْعَةً عِنْدَ الْفُقَهَاءِ وَ ذِكْرًا عِنْدَ الْعُلَمَاءِ وَ صِيْتًا فِی الْمَدَائِنِ أَمَرَنِیْ رَبِّیْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ يُجَاوِزُنِیْ اِلٰی غَيْرِیْ وَ كُلُّ عَمَلٍ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ تَعَالٰی خَالِصًا فَهُوَ رِيَاءٌ)

بروی ریا خرقہ سہلست دوخت   گرش با خدا در توانی فروخت

قَالَ ن (وَيَصْعَدُ الْحَفَظَةُ بِعَمَلِ عَبْدٍ مِنْ زَكَاةٍ وَّ صَوْمٍ وَّ صَلٰوةٍ وَّ حَجٍّ وَ عُمْرَةٍ وَّ خُلُقٍ حَسَنٍ وَّ ذِكْرٍ لِلّٰهِ وَ يُشَيِّعُهٗ مَلٰئِكَةُ السَّمٰوٰتِ حَتّٰی يَقْطَعُوْنَ الْحُجُبَ كُلَّهَا اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَيَقِفُوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ لِيَشْهَدُوْا لَهٗ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ الْمُخْلِصِ لِلّٰهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْتُمُ الْحَفَظَةُ عَلٰی عَمَلِ عَبْدِیْ وَاَنَا الرَّقِيْبُ عَلٰی قَلْبِهٖ اِنَّهٗ لَمْ يُرِدْنِیْ بِهٰذَاالْعَمَلِ وَ اَرَادَ بِهٖ غَيْرِیْ فَعَلَيْهِ لَعْنَتِیْ فَتَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ عَلَيْهِ لَعْنَتُكَ وَ لَعْنَتُنَا فَتَلْعَنُهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ مَنْ فِيْهِنَّ)

marfat.com

قَالَ مُعاذ: قُلْتُ يا رَسُوْلَ اللّٰهِ !كَيْفَ لِیْ بِالنَّجَاۃِ وَالْخُلُوْصِ؟ قَالَ (اِقْتَدِ بِیْ وَ عَلَیْکَ بِالْیَقِیْنِ وَاِنْ کَانَ فِیْ عَمَلِکَ تَقْصِیْرٌ وَ حَافِظْ عَلٰی لِسَانِکَ مِنَ الْوَقِیْعَۃِ)اِیِ الْغِیْبَۃِ (فِیْ اِخْوَانِکَ مِنْ حَمَلَۃِ الْقُرْآنِ وَلَا تُزَکِّ نَفْسَکَ عَلَیْھِمْ وَلَا تُدْخِلْ عَمَلَ الدُّنْیَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَۃِ وَلَا تَمْزِقِ النَّاسَ فَیُمَزِّقُکَ کِلَابُ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِی النَّارِ وَلَا تَرَاءَ بِعَمَلِکَ النَّاسَ)

قَالَ سَعْدِی:

اے ہنر ہا نہادہ بر کف دست	عیبہا برگرفتہ زیر بغل
تا چہ خواہی خریدن ای مغرور	روز درماندگی بسیم دغل

البقرہ ۲:۲۲۔ فلا تجعلوا للہ اندادا......ص:۷۶،۷۷

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ کی قبولیت۔

وَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم (اَنَّ آدَمَ قَالَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ. قَالَ وَ کَیْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا قَالَ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ وَ نَفَخْتَ فِیَّ الرُّوْحَ فَتَحْتُ عَیْنَیَّ فَرَأَیْتُ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَعَلِمْتُ اَنَّہٗ اَکْرَمُ الْخَلْقِ عَلَیْکَ حَتّٰی قَرَنْتَ اِسْمَہٗ بِاِسْمِکَ فَقَالَ نَعَمْ وَ غَفَرَ لَہٗ بِشَفَاعَتِہٖ)

البقرہ ۲: ۳۷۔ فتلقی آدم من ربہ کلمات......ص: ۱۱۳

قرآن پاک کی تعلیم اور اذان پر اجرت لینا۔

قَدِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِیْ أَخْذِ الْاُجْرَۃِ عَلٰی تَعْلِیْمِ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ لِھٰذِہِ الْاٰیَۃِ﴿......وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا......﴾وَالْفَتْوٰی فِیْ ھٰذَاالزَّمَانِ عَلٰی جَوَازِ الْاِسْتِئْجَارِ لِتَعْلِیْمِ الْقُرْآنِ وَالْفِقْہِ وَ غَیْرِہٖ لِئَلَّا یَضِیْعَ قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم (اِنَّ اَحَقَّ

marfat.com

مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ) وَالْآيَةُ فِيْ حَقِّ مَنْ تَعَيَّنَ عَلَيْهِ التَّعْلِيْمُ فَابٰى حَتّٰى يَأْخُذَ عَلَيْهِ اَجْرًا فَاَمَّا اِذَا لَمْ يَتَعَيَّنْ فَيَجُوْزُ لَهُ أَخْذُ الْاُجْرَةِ بِدَلِيْلِ السُّنَّةِ فِيْ ذَالِكَ كَمَا اِذَا كَانَ الْغَسَّالُ فِيْ مَوْضِعٍ لَا يُوْجَدُ مَنْ يَّغْسِلُ الْمَيِّتَ غَيْرُهٗ كَمَا فِي الْقُرٰى وَالنَّوَاحِيْ فَلَا اَجْرَ لَهُ لِتَعَيُّنِهٖ لِذٰلِكَ وَاَمَّا اِذَا كَانَ ثَمَّةَ نَاسٌ غَيْرُهٗ كَمَا فِي الْاَمْصَارِ وَالْمُدُنِ فَلَهُ الْاَجْرُ حَيْثُ لَمْ يَتَعَيَّنْ عَلَيْهِ فَلَا يَأْثَمُ بِالتَّرْكِ وَ قَدْ يَتَعَيَّنُ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّهٗ لَيْسَ عِنْدَهٗ مَا يُنْفِقُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ وَ لَا عَلٰى عِيَالِهٖ فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ التَّعْلِيْمُ وَلَهٗ اَنْ يُّقْبِلَ عَلٰى صَنْعَتِهٖ وَ حِرْفَتِهٖ.

وَ يَجِبُ عَلَى الْاِمَامِ اَنْ يُّعَيِّنَ لَهٗ شَيْئًا وَ اِلَّا فَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ لِاَنَّ الصِّدِّيْقَ ص لَمَّا وُلِّيَ الْخِلَافَةَ وَ عُيِّنَ لَهَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ مَا يُقِيْمُ بِهٖ اَهْلَهٗ فَأَخَذَ ثِيَابًا وَ خَرَجَ اِلَى السُّوْقِ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَ مِنْ اَيْنَ اُنْفِقُ عَلٰى عِيَالِيْ فَرَدُّوْهُ وَ فَرَضُوْا لَهٗ كِفَايَتَهٗ وَكَذَا يَجُوْزُ لِلْاِمَامِ وَالْمُؤَذِّنِ وَ اَمْثَالِهِمَا أَخْذُ الْاُجْرَةِ . وَ بَيْعُ الْمُصْحَفِ لَيْسَ بَيْعُ الْقُرْآنِ بَلْ هُوَ بَيْعُ الْوَرَقِ وَعَمَلُ اَيْدِي الْكَاتِبِ.

وَ قَالُوْا فِيْ زَمَانِنَا تَغَيُّرُ الْجَوَابِ فِيْ بَعْضِ الْمَسَائِلِ لِتَغَيُّرِ الزَّمَانِ وَ خَوْفِ اِنْدِرَاسِ الْعِلْمِ وَالدِّيْنِ مِنْهَا مُلَازَمَةُ الْعُلَمَاءِ اَبْوَابَ السَّلَاطِيْنِ وَ مِنْهَا خُرُوْجُهُمْ اِلَى الْقُرٰى لِطَلَبِ الْمَعِيْشَةِ وَ مِنْهَا أَخْذُ الْاُجْرَةِ لِتَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ وَالْاَذَانِ وَ الْاِمَامَةِ وَمِنْهَا الْعَزْلُ عَنِ الْحُرَّةِ بِغَيْرِ اِذْنِهَا وَ مِنْهَا السَّلَامُ عَلٰى شَرَبَةِ الْخُمُوْرِ وَ نَحْوِهَا فَاَفْتٰى بِالْجَوَازِ فِيْهَا خَشْيَةَ الْوُقُوْعِ فِيْمَا هُوَ اَشَدُّ مِنْهَا وَ اَضَرُّ كَذَا فِيْ نِصَابِ الْاَحْسَابِ وَغَيْرِهٖ.

marfat.com

البقرہ ۲:۱۰۴۔ لا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا......ص: ۱۲۱

سفید گدھا علم نجوم میں زیادہ ماہر۔

حُکِیَ اَنَّ نَصِیْرَ الدِّیْنِ الطُّوْسِیَّ دَخَلَ عَلٰی وَلِیٍّ مِّنْ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی لِاَجْلِ الزِّیَارَۃِ فَقِیْلَ لَہٗ ھٰذَا عَالِمُ الدُّنْیَا نَصِیْرُ الدِّیْنِ الطُّوْسِیُّ قَالَ الْوَلِیُّ: مَا کَمَالُہٗ؟ قِیْلَ لَیْسَ لَہٗ عَدِیْلٌ فِیْ عِلْمِ النُّجُوْمِ .قَالَ الْوَلِیُّ: اَلْحِمَارُ الْاَبْیَضُ اَعْلَمُ مِنْہُ. فَانْحَرَفَ الطُّوْسِیُّ وَ قَامَ مِنْ مَجْلِسِہٖ فَاتَّفَقَ اَنَّہٗ نَزَلَ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی بَابِ بَیْتِ طَاحُوْنَۃِ .فَقَالَ الطَّحَّانُ: اُدْخُلِ الْبَیْتَ فَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ اللَّیْلَۃَ مَطَرٌ عَظِیْمٌ حَتّٰی لَوْ لَمْ یُغْلِقِ الْبَابَ لَاَخَذَہُ السَّیْلُ فَسَأَلَ الطَّحَّانَ عَنْ وَجْھِہٖ فَقَالَ لِیْ حِمَارٌ اَبْیَضُ اِذَا حَرَّکَ ذَنَبَہٗ اِلٰی جَانِبِ السَّمَاءِ ثَلَاثًا لَمْ تَمْطُرِ السَّمَاءُ وَاِذَا حَرَّکَہٗ اِلٰی جَانِبِ الْاَرْضِ یَقَعُ الْمَطَرُ فَلَمَّا سَمِعَہٗ اِعْتَرَفَ بِعَجْزِہٖ وَ صَدَّقَ الْوَلِیَّ وَ زَالَ غَیْظُہٗ.

البقرہ ۲:۱۰۱۔ نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب......ص ۱۹۰

عظمت وشان مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم۔

وَ ذَکَرَ الرَّاغِبُ الْاَصْفَھَانِیُّ فِی الْمُحَاضَرَاتِ اَنَّہٗ قَالَ الْاِمَامُ الشَّاذِلِیُّ صَاحِبُ حِزْبِ الْبَحْرِ اِضْطَجَعْتُ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی فَرَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ قَدْ نُصِبَ تَخْتٌ خَارِجَ الْاَقْصٰی فِیْ وَسْطِ الْحَرَمِ فَدَخَلَ خَلْقٌ کَثِیْرٌ اَفْوَاجًا اَفْوَاجًا فَقُلْتُ مَا ھٰذَا الْجَمْعُ؟ فَقَالُوْا جَمْعُ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ قَدْ حَضَرُوْا لِیَشْفَعُوْا فِیْ حُسَیْنِ الْحَلَّاجِ عِنْدَ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلَاۃِ وَالسَّلَامِ لِاِسَاءَۃِ الْاَدَبِ وَقَعَتْ مِنْہُ فَنَظَرْتُ اِلَی التَّخْتِ فَاِذَا نَبِیُّنَا مُحَمَّدٌ جَالِسٌ عَلَیْہِ بِانْفِرَادِہٖ وَ

marfat.com

جَمِيعُ الْاَنْبِياءِ عَلَيهِمُ الصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَى الْاَرْضِ جَالِسُوْنَ مِثل اِبْراهِيمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيسٰى وَ نُوْح .فَوَقَفْتُ اَنْظُرُ وَ اَسْمَعُ كَلامَهُمْ فَخَاطَبَ مُوْسٰى نَبِيَّنَا عَلَيْهِ الصَّلاةُ وَالسَّلامُ وَ قَالَ لَهُ اِنَّكَ قَدْ قُلْتَ عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْل. فَاَرِنَا مِنهُمْ وَاحِدًا فَقَالَ هٰذَا.

وَ اَشَارَ اِلَى الْاِمَامِ الْغَزَالِيِّ فَسَأَلَهُ مُوْسٰى سُؤَالًا فَاَجَابَهُ بِعَشْرَةِ اَجْوِبَة فَاعْتَرَضَ عَلَيْهِ مُوْسٰى بِاَنَّ السُّؤَالَ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّطَابِقَ الْجَوَابَ وَالسُّؤَالُ وَاحِدٌ وَالْجَوَابُ عَشْرَةٌ .فَقَالَ الْاِمَامُ هٰذَاالْاِعْتِرَاضُ وَارِدٌ عَلَيْكَ اَيْضًا حِيْنَ سُئِلْتَ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى وَكَانَ الْجَوَابُ عَصَايَ فَعَدَدْتَّ صِفَاتٍ كَثِيْرَةً قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا مُتَفَكِّرٌ فِيْ جَلَالَةِ قَدْرِ مُحَمَّدٍ ں وَ كَوْنِهٖ جَالِسًا عَلَى التَّخْتِ بِانْفِرَادِهٖ وَالْخَلِيْلُ وَالْكَلِيْمُ وَالرُّوْحُ جَالِسُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ اِذْ رَفَسَنِيْ شُخْصٌ بِرِجْلِهٖ رَفْسَةً مُزْعِجَةً فَانْتَبَهْتُ فَاِذَا يُقِيْمُ ثُمَّ غَابَ عَنِّيْ فَلَمْ اَجِدْهُ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا وَ مِنْ هٰذَا قَالَ :

فَانْسَبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَاشِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسَبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عَظَمٍ
اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا شَفَاعَتَهٗ.

البقره۲: ۱۴۳ ـ و یکون الرسول علیکم شهیدا......ص:۲۴۹ـ۲۴۸

محلے کی مسجد میں نماز افضل۔

وَ فِیْ غُنْيَةِ الْفَتَاوٰی مَنْ حَضَرَ الْمَسْجِدَ الْجَامِعَ لِكَثْرَةِ جَمَاعَةٍ فِی الصَّلاةِ .فَمَسْجِدُ مَحَلَّتِهٖ اَفْضَلُ قَلَّ اَهْلُ الْمَسْجِدِ اَوْ كَثُرَ لِاَنَّ لِمَسْجِدِهٖ حَقًّا

marfat.com

عَـلَيْهِ لَا يُعَارِضُهُ كَثْرَةُ الْجَمَاعَةِ وَلَا زِيَادَةُ تَقْوٰى غَيْرَهٗ اَوْ عِلْمَهٗ وَ يُبَادِرُ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰى مُحَاذَاةِ الْاِمَامِ وَ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ (يُكْتَبُ لِلَّذِىْ خَلْفَ الْاِمَـامِ بِحِذَائِهٖ مِائَةُ صَلَاةٍ وَ لِلَّذِىْ فِى الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ خَمْسٌ وَّ سَبْعُوْنَ صَلَاةً وَ لِـلَّذِىْ فِىْ جَانِبِ الْاَيْسَرِ خَمْسُوْنَ صَلَاةً وَ لِلَّذِىْ فِىْ سَائِرِ الصُّفُوْفِ خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ صَلَاةً) كذا فى القنية.

البقره ۲:۲۳۹ ۔ فاذا امنتم فاذکروا الله کما علمکم......ص:۳۷۴۔۳۷۳

بندہ مومن کے دل میں سما سکتا ہوں۔

گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است — من نگنجم ہیچ در بالا و پست

در زمین و آسمان و عرش نیز — من نگنجم این یقین دان اے عزیز

در دل مومن بگنجم ای عجب — گر مرا جوئی دران دلہا طلب

خود بزرگی عرش باشد بس مدید — لیک صورت کیست چوں معنی رسید

البقرہ۲:۲۵۵ ۔ وسع کرسیه السماوات والارض......ص:۴۰۴

marfat.com

اَلْجُزْءُ الثَّانِی

بغیر سود قرض نہ ملتا ہو تو سود دینا جائز۔

وَاِذَااحْتَاجَ اِلَی الْاِسْتِقْرَاضِ فَاسْتَقْرَضَ مِنْ رَجُلٍ فَلَمْ یُعْطِهِ اِلَّا بِالرِّبَا فَالْاِثْمُ عَلٰی آخِذِ الرِّبَا دُوْنَ مُعْطِیْهِ لِاَنَّ فِیْهِ ضُرُوْرَۃٌ وَ ھٰذَا اِذَا کَانَ الْآخِذُ غَنِیًّا کَمَا عَرَفْتَ. فَالْمَرْءُ الصَّالِحُ یَتَبَاعَدُ عَنْ مِثْلِ ھٰذِهِ الْمُعَامَلَاتِ فَاِنَّ الرِّبَا یَضُرُّ بِاِیْمَانِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَھُوَ وَاِنْ کَانَ زِیَادَۃً فِی الْحَالِ لٰکِنَّهُ نُقْصَانٌ فِی الْحَقِیْقَةِ فَاِنَّ الْفُقَرَاءَ الَّذِیْنَ یُشَاهِدُوْنَ اَنَّ الْمُرَابِیَّ یَأْخُذُ اَمْوَالَهُمْ بِسَبَبِ الرِّبَاءِ یَلْعَنُوْنَهُ وَ یَدْعُوْنَ عَلَیْهِ وَ ذٰلِکَ یَکُوْنُ سَبَبًا لِزَوَالِ الْخَیْرِ وَالْبَرَکَةِ عَنْهُ فِیْ نَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ بَلْ عَمَّا یَتَفَرَّعُ مِنْ نَقْصِ عِرْضِهٖ وَ قَدْرِهٖ وَ تَوَجُّهِ مَذَمَّةِ النَّاسِ اِلَیْهِ وَ سُقُوْطِ عَدَالَتِهٖ وَ زَوَالِ اَمَانَتِهٖ وَ فِسْقِ الْقَلْبِ وَ غِلْظَتِهٖ.

آلِ عمران ۳: ۱۳۲ ۔و اطیعوا اللّٰہ والرسول لعلکم ترحمون......ص: ۹۴،۹۳

واقعہ ابراہیم ادہم عَلَیْهِ الرَّحْمَہ۔

شنیدستم کہ ابراہیم ادھم — شبی بر تخت دولت خفت خرم
ز سقفِ خود شنید آواز پائے — ز جا برجست چوں آشفتہ رائے
بتندی گفت او کین کیست بر بام — کہ دارد بر سپہر قصر ما کام
جواب آمد کہ اے شاہِ جہانگیر — شترگم کردہ مرد مفلسم پیر
ز خندہ گشت شاہ برجائے خودست — کہ بر بام آدمی ہرگز شتر جست
دگر بار پسخ آمد کای جواں بخت — خداجوئی کسی کردست بر تخت

marfat.com

خداجوئی وخوردو خواب وآرام	شتر جوئی بود بر گوشہ بام
چوں شنید ایں پیام از ہاتف غیب	فراغت کرد از دنیا بلاریب
رسید از راہِ تجریدی بمنزل	پس از ادبار شد مقبول ومقبل

آل عمران۳:۱۳۵۔ ولم یصروا علی ما فعلوا......ص:۹۷

ذکر بالجہر۔

وَاعْلَمْ اَنَّ الْاٰیَۃَ تَدُلُّ عَلٰی جَوَازِ ذِکْرِ اللّٰہِ قَائِمًا وَلِھٰذَا قَالَ الْمَشَائِخُ وَلَا بَأْسَ اَنْ یَّقُوْمُوْا تَرْوِیْحًا لِقُلُوْبِھِمْ وَلَا یَتَحَرَّکُوْا فِیْ ذَالِکَ وَلَا یَسْتَظْھِرُوْا بِحَالٍ لَیْسَ عِنْدَھُمْ مِنْہُ حَقِیْقَۃٌ.

وَالْحَاصِلُ اَنَّ التَّوْحِیْدَ اِذَا قُرِنَ بِالْاٰدَابِ فَلَیْسَ لَہٗ وَضْعٌ مَخْصُوْصٌ یَجُوْزُ قَائِمًا وَ قَاعِدًا وَ مُضْطَجِعًا وَ لٰکِنْ وَرَدَ فِی الْاَحَادِیْثِ مَا یَدُلُّ عَلٰی اسْتِحْبَابِ الْاِخْفَاءِ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَ ذَکَرَ شَارِحُ الْکَشَّافِ اَنَّ ھٰذَا بِحَسْبِ الْمَقَامِ وَالشَّیْخُ الْمُرْشِدُ یَأْمُرُ الْمبدأ بِرَفْعِ الصَّوْتِ لِتَنْقَلِعَ عَنْ قَلْبِہِ الْخَوَاطِرُ الرَّاسِخَۃَ فِیْہِ کَذَا فِیْ شَرْحِ الْمَشَارِقِ وَ یُوَافِقُہٗ مَا ذُکِرَ فِی الْمُظْھِرِ حَیْثُ قَالَ الذِّکْرُ بِرَفْعِ الصَّوْتِ جَائِزٌ بَلْ مُسْتَحَبٌّ اِذَا لَمْ یَکُنْ عَنْ رِیَاءٍ لَیَغْتَنِمَ النَّاسَ بِاِظْھَارِ الدِّیْنِ وَ وُصُوْلِ بَرَکَۃِ الذِّکْرِ اِلَی السَّامِعِیْنَ فِی الدُّوْرِ وَالْبُیُوْتِ وَالْحَوَانِیْتِ وَ یُوَافِقُ الذَّاکِرَ مَنْ سَمِعَ صَوْتَہٗ وَ یَشْھَدُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کُلُّ رَطْبٍ وَّ یَابِسٍ سَمِعَ صَوْتَہٗ وَ بَعْضُ الْمَشَائِخِ اِخْتَارَ الْاِخْفَاءَ لِاَنَّہٗ اَبْعَدُ عَنِ الرِّیَاءِ وَ ھٰذَا یَتَعَلَّقُ بِالنِّیَّۃِ فَمَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ صَادِقَۃٌ فَرَفَعَ صَوْتَہٗ بِقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ وَالذِّکْرِ اَوْلٰی لِمَا ذَکَرْنَا وَ مَنْ خَافَ مِنْ نَفْسِہِ الرِّیَاءَ فَالْاَوْلٰی لَہٗ اِخْفَاءُ الذِّکْرِ لِئَلَّا یَقَعَ

marfat.com

فِی الرِّیَاءِ.

آل عمران۳:۱۹۱۔ ربنا ما خلقت ھذا باطلا......ص:۱۴۷

نورانیت مصطفیٰ ﷺ۔

وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی بَعَثَ النَّبِیَّ ﷺ نُوْرًا یُبَیِّنُ حَقِیْقَةَ حَظِّ الْاِنْسَانِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ اَنَّہٗ تَعَالٰی سَمّٰی نَفْسَہٗ نُوْرًا بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی ﴿اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ لِاَنَّھُمَا کَانَتَا مَخْفِیَّتَیْنِ فِیْ ظُلْمَةِ الْعَدَمِ فَاللّٰہُ تَعَالٰی اَظْھَرَھُمَا بِالْاِیْجَادِ وَ سَمَّی الرَّسُوْلَ نُوْرًا لِاَنَّ اَوَّلَ شَیْءٍ اَظْھَرَہُ الْحَقُّ بِنُوْرِ قُدْرَتِہٖ مِنْ ظُلْمَةِ الْعَدَمِ کَانَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ ﷺ کَمَا قَالَ (اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ)

ثُمَّ خَلَقَ الْعَالَمَ بِمَا فِیْہِ مِنْ نُوْرِہٖ بَعْضَہٗ مِنْ بَعْضٍ فَلَمَّا ظَھَرَتِ الْمَوْجُوْدَاتُ مِنْ وُجُوْدِ نُوْرِہٖ سَمَّاہُ نُوْرًا وَ کُلُّ مَا کَانَ اَقْرَبُ اِلَی الْاِخْتِرَاعِ کَانَ اَوْلٰی بِاِسْمِ النُّوْرِ کَمَا اَنَّ عَالَمَ الْاَرْوَاحِ اَقْرَبُ اِلَی الْاِخْتِرَاعِ مِنْ عَالَمِ الْاَجْسَامِ فَلِذٰلِکَ سَمّٰی عَالَمَ الْاَنْوَارِ وَالْعُلْوِیَّاتِ نُوْرَانِیًّا بِالنِّسْبَةِ اِلَی السِّفْلِیَاتِ فَاَقْرَبُ الْمَوْجُوْدَاتِ اِلَی الْاِخْتِرَاعِ لَمَّا کَانَ نُوْرُ النَّبِیِّ ﷺ کَانَ اَوْلٰی بِاِسْمِ النُّوْرِ وَلِھٰذَا کَانَ یَقُوْلُ (اَنَا مِنَ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّیْ) وَ قَالَ تَعَالٰی ﴿قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ﴾

وَ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ (کُنْتُ نُوْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّیْ قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِاَرْبَعَةَ عَشَرَ اَلْفَ عَامٍ وَکَانَ یُسَبِّحُ ذٰلِکَ النُّوْرُ وَ تُسَبِّحُ الْمَلٰٓئِکَةُ بِتَسْبِیْحِہٖ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ آدَمَ اَلْقٰی ذٰلِکَ النُّوْرَ فِیْ صُلْبِہٖ).

المائدہ۵:۱۵۔ قد جاء کم من اللہ نور......ص:۳۷۰

marfat.com

اَلْجُزْءُ الثَّالِثُ:

علم غیب۔ (علامہ اسماعیل حقی کا عقیدہ)

فَاِنَّهٗ ﷺ كَانَ يُخْبِرُ عَمَّا مَضٰى وَ عَمَّا سَيَكُوْنُ بِاِعْلَامِ الْحَقِّ وَ قَدْ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَام لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ (قُطِرَتْ فِيْ حَلْقِيْ قَطْرَةٌ عَلِمْتُ مَا كَانَ وَمَا سَيَكُوْنُ) فَمَنْ قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ اَخْطَاَ فِيْمَا اَصَابَ.

الانعام٦::٥٠۔ لا اقول لکم عندی خزائن اللّٰہ......ص ٣٥

رقص بنی اسرائیل کی ایجاد۔

اَمَّا الرَّقْصُ وَالتَّوَاجُدُ فَاَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَهٗ اَصْحَابُ السَّامِرِيِّ. فَلَمَّا اتَّخَذُوْا عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ قَامُوْا يَرْقُصُوْنَ حَوْلَهٗ وَ يَتَوَاجَدُوْنَ فَهُوَ دِيْنُ الْكُفَّارِ وَ عِبَادُ الْعِجْلِ وَ اِنَّمَا كَانَ يَجْلِسُ النَّبِيُّ عَلَیْہِ السَّلَام مَعَ اَصْحَابِهٖ كَاَنَّمَا عَلٰى رُؤُسِهِمُ الطَّيْرُ مِنَ الْوَقَارِ فَيَنْبَغِيْ لِلسُّلْطَانِ وَ نُوَّابِهٖ اَنْ يَّمْنَعَهُمْ مِنَ الْحُضُوْرِ فِي الْمَسَاجِدِ وَ غَيْرِهَا وَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّحْضُرَ مَعَهُمْ وَلَا يُعَيِّنَهُمْ عَلٰى بَاطِلِهِمْ هٰذَا مَذْهَبُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَ اَحْمَدَ وَ غَيْرِهِمْ مِنْ آئمةِ الْمُسْلِمِيْنَ كَذَا فِيْ حَيٰوةِ الْحَيَوَانِ.

الاعراف٧: ١٤٨۔ من حلیھم عجلا......ص ٢٤٢

marfat.com

کفن پر کلمہ پاک لکھنے کی وجہ۔

قَالُوْا لَوْ وُضِعَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَوْ عَصَاهُ اَوْ سَوْطُهٗ عَلٰى قَبْرِ عَاصٍ لَنَجَا ذَالِكَ الْعَاصِىْ بِبَرَكَاتِ تِلْكَ الذَّخِيْرَةِ مِنَ الْعَذَابِ وَ اِنْ كَانَتْ فِىْ دَارِ اِنْسَانٍ اَوْ بَلْدَةٍ لَا يُصِيْبُ سُكَّانَهَا بَلَاءٌ بِبَرَكَاتِهَا وَاِنْ لَّمْ يَشْعُرُوْا بِهَا وَمِنْ هٰذَاالْقَبِيْلِ مَاءُ زَمْزَمَ وَالْكَفْنُ الْمَبْلُوْلُ بِهٖ وَبِطَانَةُ اَسْتَارِ الْكَعْبَةِ وَالتَّكَفُّنُ بِهَا.

قَالَ الْاِمَامُ الْغَزَالِىُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَ اِذَا اَرَدْتَّ مِثَالًا مِنْ خَارِجٍ فَاعْلَمْ اَنَّ كُلَّ مَنْ اَطَاعَ سُلْطَانًا وَ عَظَّمَهٗ فَاِذَا دَخَلَ بَلْدَتَهٗ وَ رَاٰى فِيْهَا سَهْمًا مِنْ جُعْبَتِهٖ اَوْ سَوْطًا لَهٗ فَاِنَّهٗ يُعَظِّمُ تِلْكَ الْبَلْدَةَ وَ اَهْلَهَا فَالْمَلٰٓئِكَةُ يُعَظِّمُوْنَ النَّبِىَّ ﷺ فَاِذَا رَاَوْا ذَخَائِرَهٗ فِىْ دَارٍ اَوْ بَلْدَةٍ اَوْ قَبْرٍ عَظَّمُوْا صَاحِبَهٗ وَ خَفَّفُوْا عَنْهُ الْعَذَابَ وَلِذَالِكَ السَّبَبِ يَنْفَعُ الْمَوْتٰى اَنْ تُوْضَعَ الْمَصَاحِفُ عَلٰى قُبُوْرِهِمْ وَ يُتْلٰى عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ وَ يُكْتَبُ الْقُرْاٰنُ عَلَى الْقَرَاطِيْسِ وَ تُوْضَعُ فِىْ اَيْدِى الْمَوْتٰى كَذَا فِى الْاَسْرَارِ الْمُحَمَّدِيَّةِ.

الاعراف ۷: ۱۵۸ ۔رسول اللہ الیکم جمیعا.....ص ۲۵۹

سخاوت آلِ رسول۔

رُوِىَ اَنَّ فَاطِمَةَ اَعْطَتْ قَمِيْصَهَا عَلِيًّا لِيَشْتَرِىَ لَهَا مَااشْتَهَاهُ الْحَسَنُ فَبَاعَهٗ بِسِتَّةِ دَرَاهِمَ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا فَاسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ وَ مَعَهٗ نَاقَةٌ فَاشْتَرَاهَا عَلَى الْمُدَّةِ بِسِتِّيْنَ دِيْنَارًا ثُمَّ اسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَاشْتَرَاهَا مِنْهُ النَّاقَةَ بِسِتِّيْنَ دِيْنَارًا وَسِتَّةِ دَرَاهِمَ ثُمَّ طَلَبَ بَائِعَ النَّاقَةِ لِيَدْفَعَ لَهٗ ثَمَنَهَا فَلَمْ يَجِدْهُ

marfat.com

فَعَرَضَ الْقِصَّةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ﷺ (اَمَّا السَّائِلُ فَرِضْوَان وَ اَمَّاالْبَائِعُ فَمِيْكَائِيْلُ وَاَمَّاالْمُشْتَرِىْ فَجِبْرَائِيْلُ)

الانفال۸:٤ ـ اولائك هم المؤمنون حقا......ص ۳۱٤

سخی کی فضیلت۔

وَ فِى الْحَدِيْثِ (يَأْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَرْبَعَةٌ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ اَلْحَاجُّ الَّذِىْ حَجَّ الْبَيْتَ بِغَيْرِ اِفْسَادٍ وَالشَّهِيْدُ الَّذِىْ قُتِلَ فِى الْمَعْرِكَةِ وَالسَّخِىُّ الَّذِىْ لَمْ يَلْتَمِسْ بِسَخَاوَتِهٖ رِيَاءً وَالْعَالِمُ الَّذِىْ عَمِلَ بِعِلْمِهٖ فَيَتَنَازَعُوْنَ فِىْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اَوَّلًا فَيُرْسِلُ اللّٰهُ جِبْرَائِيْلَ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ بِالْعَدْلِ فَيَقُوْلُ لِلشَّهِيْدِ مَا فَعَلْتَ فِى الدُّنْيَا حَتّٰى تُرِيْدَ اَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ اَوَّلًا فَيَقُوْلُ قُتِلْتُ فِى الْمَعْرِكَةِ لِرِضَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ مِمَّنْ سَمِعْتَ اَنَّ مَنْ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ مِنَ الْعُلَمَاءِ فَيَقُوْلُ اِحْفَظِ الْاَدَبَ وَلَا تَتَقَدَّمْ عَلٰى مُعَلِّمِكَ. ثُمَّ يَسْأَلُ الْحَاجَّ وَالسَّخِىَّ كَذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُمَا اِحْفَظَاالْاَدَبَ وَلَا تَتَقَدَّمَا عَلٰى مُعَلِّمِكُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ الْعَالِمُ اِلٰهِىْ اَنْتَ تَعْلَمُ اِنِّىْ مَا حَصَّلْتُ الْعِلْمَ اِلَّا بِسَخَاوَةِ السَّخِىِّ وَاَنْتَ لَا تُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ صَدَقَ الْعَالِمُ يَا رِضْوَانُ اِفْتَحِ الْبَابَ وَ اُدْخِلِ السَّخِىَّ اَوَّلًا)

وَفِىْ ذَالِكَ اِشَارَةٌ اِلٰى اَنَّ الْمُرَادَ بِالْعَالِمِ هُوَ الَّذِىْ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ فَاِنَّ الْاِنْصَافَ مِنْ شَأْنِهٖ اِذَاالْاِنْصَافُ لَا يَحْصُلُ اِلَّا بِصَلَاحِ النَّفْسِ وَلَا يُمْكِنُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْعَمَلِ فَلَا يَغْتَرُّ اَهْلُ الْهَوٰى مِنْ عُلَمَاءِ الظَّاهِرِ بِذَالِكَ فَاِنَّ كَوْنَ الْعِلْمِ الْمُجَرَّدِ مُنْجِيًا مَذْهَبٌ فَاسِدٌ فَاِنَّ الْعَالِمَ الْفَاجِرَ اَشَدُّ عَذَابًا مِنَ الْجَاهِلِ

marfat.com

بَلِ الْعَالِمُ هُوَ الَّذِیْ یَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ وَ یَصِلُ اِلَی الْعِرْفَانِ بِتَصْفِیَةِ الْقَلْبِ.

الانفال۸:٤۔ اولائك هم المؤمنون حقا...... ص٣١٤

اولیاءاللہ کے مزارات پردیا جلانے کی منت ماننا جائز ہے۔

قَالَ الشَّیْخُ عَبْدُالْغَنِیِّ النَّابْلَسِیُّ فِیْ کَشْفِ النُّوْرِ عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ مَا خُلَاصَتُہٗ اَنَّ الْبِدْعَةَ الْحَسَنَةَ الْمُوَافِقَةَ لِمَقْصُوْدِ الشَّرْعِ تُسَمّٰی سُنَّةً فَبِنَاءُ الْقُبَابِ عَلٰی قُبُوْرِ الْعُلَمَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ وَالصُّلَحَاءِ وَ وَضْعُ السُّتُوْرِ وَالْعَمَائِمِ وَالثِّیَابِ عَلٰی قُبُوْرِهِمْ اَمْرٌ جَائِزٌ اِذَا کَانَ الْقَصْدُ بِذَالِکَ التَّعْظِیْمَ فِیْ اَعْیُنِ الْعَامَّةِ حَتّٰی لَا یَحْتَقِرُوْا صَاحِبَ هٰذَاالْقَبْرِ وَ کَذَا اِیْقَادُ الْقَنَادِیْلِ وَالشَّمْعِ عِنْدَ قُبُوْرِ الْاَوْلِیَاءِ وَالصُّلَحَاءِ مِنْ بَابِ التَّعْظِیْمِ وَالْاِجْلَالِ اَیْضًا لِلْاَوْلِیَاءِ فَالْمَقْصِدُ فِیْهَا مَقْصَدٌ حَسَنٌ.

وَ نَذْرُ الزَّیْتِ وَالشَّمْعِ لِلْاَوْلِیَاءِ یُوْقَدُ عِنْدَ قُبُوْرِهِمْ تَعْظِیْمًا لَهُمْ وَ مَحَبَّةً فِیْهِمْ جَائِزٌ اَیْضًا لَا یَنْبَغِیْ النَّهْیُ عَنْهُ.

التوبه ۹: ۱۸۔انما یعمر مساجد الله......ص ٤٠٠

”لَا مَهْدِیْ اِلَّا عِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ“ کا معنٰی۔

وَ مَعْنَاهُ لَا یَکُوْنُ اَحَدٌ صَاحِبَ الْمَهْدِیِّ اِلَّاعِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ فَاِنَّهٗ یَنْزِلُ لِنُصْرَتِهٖ وَ صُحْبَتِهٖ وَالْمَهْدِیُّ الَّذِیْ مِنْ عِتْرَةِ النَّبِیِّ علیه السلام اِمَامٌ عَادِلٌ لَیْسَ بِنَبِیٍّ وَلَا رَسُوْلٍ وَالْفَرْقُ بَیْنَهُمَا اَنَّ عِیْسٰی هُوَ الْمَهْدِیُّ الْمُرْسَلُ الْمُوْحٰی اِلَیْهِ وَالْمَهْدِیُّ لَیْسَ بِنَبِیٍّ مُوْحٰی اِلَیْهِ وَ اَیْضًا اَنَّ عِیْسٰی خَاتَمُ الْوِلَایَةِ الْمُطْلَقَةِ وَالْمَهْدِیُّ خَاتَمُ الْخِلَافَةِ الْمُطْلَقَةِ وَ کُلٌّ مِنْهُمَا یَخْدِمُ هٰذَاالدِّیْنَ الَّذِیْ هُوَ خَیْرُ

marfat.com

اَلْاَدْیَانِ وَ اَحَبُّهَا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی.

التوبہ ۹: ۳۳۔ لیظھرہ علی الدین کلہ......ص۴۱۶

جنازہ کی ابتداء۔

رُوِیَ اَنَّ آدَمَ علیہ السلام لَمَّا تُوُفِّیَ اُتِیَ بِحَنُوْطٍ وَ کُفِّنَ مِنَ الْجَنَّةِ وَ نَزَلَتِ الْمَلٰئِکَةُ فَغَسَلَتْهُ وَ کَفَّنَتْهُ فِیْ وِتْرٍ مِّنَ الثِّیَابِ وَ حَنَطُوْهُ وَتَقَدَّمَ مَلَکٌ مِّنْهُمْ فَصَلّٰی عَلَیْهِ وَ صَلَّتِ الْمَلٰئِکَةُ خَلْفَهٗ.

وَ فِیْ رِوَایَةٍ قَالَ وَلَدُهٗ شِیْث لِجِبْرِیْلَ علیہ السلام صَلِّ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِیْلُ تَقَدَّمْ اَنْتَ فَصَلِّ عَلٰی اَبِیْکَ فَصَلّٰی عَلَیْهِ فَکَبَّرَ ثَلَاثِیْنَ تَکْبِیْرَةً ثُمَّ اَقْبَرُوْهُ ثُمَّ اَلْحَدُوْهُ وَ نَصَبُوا اللَّبِنَ عَلَیْهِ وَابْنُهٗ شِیْث الَّذِیْ هُوَ وَصِیُّهٗ مَعَهُمْ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالُوْا لَهٗ هٰکَذَا فَاصْنَعْ بِوَلَدِکَ وَاِخْوَتِکَ فَاِنَّهَا سُنَّتُکُمْ وَ مِنْهُ یُعْلَمُ اَنَّ الْغُسْلَ وَالتَّکْفِیْنَ وَالصَّلَاةَ وَالدَّفْنَ وَاللَّحْدَ مِنَ الشَّرَائِعِ الْقَدِیْمَةِ.

وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَلَاةُ الْجَنَازَةِ مِنْ خَصَائِصِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَلَا مُنَافَاةَ لِاَنَّهٗ لَا یَلْزَمُ مِنْ کَوْنِهَا مِنَ الشَّرَائِعِ الْقَدِیْمَةِ اَنْ تَکُوْنَ مَعْرُوْفَةً لِقُرَیْشٍ اِذْ لَوْ کَانَتْ کَذٰلِکَ لَفَعَلُوْا ذٰلِکَ وَ فِیْ کَلَامِ بَعْضِهِمْ کَانُوْا فِی الْجَاهِلِیَّةِ یَغْسِلُوْنَ مَوْتَاهُمْ وَ کَانُوْا یُکَفِّنُوْنَهُمْ وَ یُصَلُّوْنَ عَلَیْهِمْ وَ هُوَ اَنْ یَّقُوْمَ وَلِیُّ الْمَیِّتِ بَعْدَ اَنْ یُّوْضَعَ عَلٰی سَرِیْرِهٖ فَیَذْکُرُ مَحَاسِنَهٗ کُلَّهَا وَ یُثْنِیْ ثُمَّ یَقُوْلُ عَلَیْکَ رَحْمَةُ اللّٰہِ ثُمَّ یُدْفَنُ.

رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ علیہ السلام لَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ وَجَدَ الْبَرَاءَ بْنَ مَعْرُوْرٍ رضی اللہ عنہ قَدْ مَاتَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ اَصْحَابُهٗ فَصَلّٰی عَلٰی قَبْرِهٖ وَ کَبَّرَ فِیْ صَلَاتِهٖ

marfat.com

اَرْبَعًا فَصَلاةُ الْجَنازَةِ فُرِضَتْ فِى السَّنَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الْهِجْرَةِ عَلٰى مَا قَالُوْا وَمَنْ اَنْكَرَ فَرْضِيَّةَ صَلاةِ الْجَنَازَةِ كُفِّرَ كَمَا فِى الْقُنْيَةِ.

التوبہ ۹: ۱۰۳ ـ ان صلوتک سکن لھم ...... ص ۴۹۶

اولیت مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ـ

وَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ علیہ السلام سَأَلَ جِبْرَائِيْلَ علیہ السلام فَقَالَ (يَا جِبْرِيْلُ كَمْ عُمُرُكَ مِنَ السِّنِيْنِ؟) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَسْتُ اَعْلَمُ غَيْرَ اَنَّ فِى الْحِجَابِ الرَّابِعِ نَجْمًا يَطْلُعُ فِىْ كُلِّ سَبْعِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَرَّةً رَأَيْتُهُ اِثْنَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَرَّةً فَقَالَ علیہ السلام (يَا جِبْرِيْلُ وَ عِزَّةِ رَبِّىْ اَنَا ذَالِكَ الْكَوْكَبُ)

وَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ جَعَلَ نُوْرَ حَبِيْبِهٖ فِىْ ظَهْرِهٖ فَكَانَ يَلْمَعُ فِىْ جَبِيْنِهٖ ثُمَّ انْتَقَلَ اِلٰى وَلَدِهٖ شِيْثِ الَّذِىْ هُوَ وَصِيُّهٗ وَالثَّالِثُ مِنْ وَلَدِهٖ وَ كَانَتْ حَوَّاءُ تَلِدُ ذَكَرًا وَ اُنْثٰى مَعًا وَ لَمْ تَلِدْ وَلَدًا مُنْفَرِدًا اِلَّا شِيْثَ كَرَامَةً لِهٰذَا النُّوْرِ ثُمَّ انْتَقَلَ اِلٰى وَاحِدٍ بَعْدَ وَاحِدٍ مِنْ اَوْلَادِهٖ اِلٰى اَنْ وَصَلَ اِلٰى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ اِلٰى ابْنِهٖ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ اِلٰى آمِنَةَ.

وَ كَانَ علیہ السلام عِلَّةً غَائِيَّةً لِوُجُوْدِ كُلِّ كَوْنٍ فَوُجُوْدُهُ الشَّرِيْفُ وَ عُنْصُرُهُ اللَّطِيْفُ اَفْضَلُ الْمَوْجُوْدَاتِ الْكَوْنِيَّةِ وَ رُوْحُهُ الْمُطَهَّرُ اَمْثَلُ الْاَرْوَاحِ الْقُدْسِيَّةِ وَ قَبِيْلَتُهٗ اَفْضَلُ الْقَبَائِلِ وَ لِسَانُهٗ خَيْرُ الْاَلْسِنَةِ وَ كِتَابُهٗ خَيْرُ الْكُتُبِ الْاِلٰهِيَّةِ وَ آلُهٗ وَ اَصْحَابُهٗ خَيْرُ الْآلِ وَخَيْرُ الْاَصْحَابِ وَ زَمَانُ وِلَادَتِهٖ خَيْرُ الْاَزْمَانِ وَ رَوْضَتُهُ الْمُنَوَّرَةُ اَعْلَى الْاَمَاكِنِ مُطْلَقًا وَالْمَاءُ الَّذِىْ نَبَعَ مِنْ اَصَابِعِهِ الشَّرِيْفَةِ اَفْضَلُ الْمِيَاهِ مُطْلَقًا ثُمَّ بَعْدَهُ الْاَفْضَلُ مَاءُ زَمْزَمَ لِاَنَّهٗ غُسِلَ مِنْهُ صَدْرُهٗ علیہ السلام لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ وَلَوْ كَانَ مَاءٌ اَفْضَلُ مِنْهُ يُغْسَلُ بِهٖ صَدْرُهٗ علیہ السلام.

التوبہ ۹: ۱۲۸ ـ عزیز علیہ ما عنتم ...... ص ۵۴۳

marfat.com

اَلْجُزْءُ الرَّابِعُ:

ایام نحس وسعد۔

وَ قَدْ جآءَ فِی الصحیحِ (اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ التُّرْبَۃَ (یَعنِی الْاَرضَ) یَومَ السَّبْتِ وَ خَلَقَ فِیھَا الْجبالَ یومَ الْاَحدِ وَ خَلَقَ الشَّجرَ یو مَ الْاِثْنینِ وَخلَقَ الْمَکْرُوْہَ یَوْمَ الثَّلاثَاءِ وَ خَلَقَ النُّوْرَ یَوْمَ الْاَرْبَعاءِ وَ بَثَّ فِیھَا الدَّوَابَّ یَومَ الْخَمِیْسِ وَ خَلَقَ آدمَ بَعْدَ الْعصرِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ آخِرَ الْخَلقِ فِی آخِرِ سَاعَۃٍ مِّنْ سَاعَاتِ الْجمعۃِ فِیمَا بَیْنَ الْعصرِ اِلَی اللَّیلِ)

فَاِنْ قِیلَ اَلْقرْآنُ یَدُلُّ عَلیٰ اَنَّ خَلْقَ الْاَشْیَاءِ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَالْحدیثُ الصَّحِیْحُ الْمذکورُ عَلیٰ اَنَّھا سَبْعَۃٌ؟ فَالْجوابُ اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرضَ وَ مَا بَیْنَھُمَا خُلِقَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَ خُلِقَ آدمُ مِنَ الْارضِ فَالْاَرضُ خُلِقَتْ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَ آدمُ کَالْفَرْعِ مِنْ بَعْضِھَا کَمَا فِیْ فَتْحِ الْقَرِیْب.

یونس ۱۰ : ۳۔ خلق السمٰوٰت والارض فی ستۃ ایام...... ص:۸

قرآنِ پاک کی تعظیم اوراس کا اجر

حُکِیَ اَنَّ عثمانَ الْغازی جَدَّ السَّلاطِینِ الْعُثمانِیَّۃِ اِنَّما وَصَلَ اِلیٰ مَا وَصَلَ بِرِعَایَۃِ کَلامِ اللّٰہِ تَعالیٰ وَ ذَالِکَ اَنَّہٗ کَانَ مِنْ اَسْخِیاءِ زَمَانِہٖ یَبْذُلُ النعمَ لِلْمُتَرَدِّدِینَ فَثَقُلَ ذالکَ علیٰ اَھلِ قریتِہٖ وَنَغصُوا عَلَیہِ فَذھبَ لِیَشْتکی مِن اھلِ الْقَرِیۃِ الی الْحاجِ بکتاش اَوْ غیرِہٖ مِنَ الرِّجالِ فَنَزَلَ بیتَ رَجُلٍ قَدْ عُلِّقَ فِیہِ مُصْحَفٌ فَسَاَلَ عَنہُ فقالوا ھوَ کلامُ اللّٰہِ فقالَ لَیْسَ مِنَ الادبِ اَنْ نَّقْعُدَ

عـنـدَ کلامِ اللّٰہِ تعَالٰی فقَامَ وَ عَقَدَ یَدَیْہِ مُستَقبِلًا اِلَیْہِ فَلَمْ یَزَلْ قَائمًا اِلَی الصبحِ فَـلَـمَّـا اَصْبَحَ ذَھَبَ اِلٰی طَرِیْقِہٖ فَاسْتَقْبَلَہٗ رَجلٌ وَ قال اَنَا مُطلُبُکَ ثُمَّ قال لہٗ اِنَّ اللّٰـہَ تـعَـالٰی عَـظَّـمَـکَ وَ اَعْـطَـاکَ وَ ذُرِّیَّتَکَ السَّلْطَنَۃَ بِسَببِ تعْظِیمِکَ لِکَلَامِہٖ ثُمَّ أَمَرَ بِقَطْعِ شَجرَۃٍ وَ رَبْطِ بِرَأْسِھَا مِنْدِیْلًا وَ قال لِیَکُنْ ذالکَ لِوَاءً ثُمَّ اجْتَـمَـعَ عِـنْـدَہٗ جَماعۃٌ فَجعَلَ اَوَّلَ غَزْوَۃ بَلَاجِکَ وَ فَتحَ بِعِنَایَۃِ اللّٰہِ تعَالٰی ثُمَّ اَذَنَ لَـہُ السُّـلـطَـانُ علاءُ الدینِ فِی الظاھرِ ایضًا فَصارَ سلطانًا ثُمَّ بعدَ اِرْتِحالِہٖ صَـارَ وَلَـدُہٗ اَوْرخَـان سُلطانًا فَفَتحَ ھُوَ بروسَۃَ الْمَحرُوْسَۃَ بِالْعَوْنِ الْاِلٰھِیْ فَمِنْ ذَالِکَ الْـوقـتِ اِلٰـی ھٰـذَاالْآنِ الدَّولۃُ الْعُثمانِیَّۃُ عَلَی الْاِزْدِیَادِ بِسَبَبِ تعْظِیْمِہٖ کِتَابَ اللّٰہِ وَ کلامَہٗ الْقدیمَ کَذَا فِی الْوَاقعاتِ الْمحمودِیَّۃِ.

یونس ۱۰: ۲۰ ۔ اذااذقنا الناس رحمة من بعد ضرآء......ص ۲۹ ۔۲۸

بہن کے ساتھ نکاح نوح علیہ السلام کے زمانے میں حرام ہوا۔

قَالَ فِی الْبُستَانِ کَانَ اسْمُ نُوحٍ شَاکِرًا وَاِنَّمَا یُسَمّٰی نُوحًا لِکَثْرَۃِ نَوْحِہٖ وَ بُکَائِہٖ مِنْ خَوفِ اللّٰہِ وَ ھُوَ اَوَّلُ مَنْ أُمَرَ بِنَسْخِ الْاَحْکَامِ وَ أَمَرَ بِالشَّرَائِعِ وَکَانَ قَبْلَہٗ نِکَاحُ الْاُخْتِ حَلَالًا فَحُرِّمَ ذَالِکَ عَلٰی عَھْدِہٖ وَ بَعَثَہُ اللّٰہُ نَبِیًّا وَھُوَ یَوْمَئِذٍ ابنُ اَرْبَعِمِأَۃٍ وَ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً.

یونس ۱۰: ۷۱ ۔ واتل علیھم نبأ نوح......ص ۶۵

یوم عاشورا اور محرم کے ابتدائی دنوں میں واقعات کربلا کی مجالس روافض کے ساتھ مشابہت ہے۔

قَالَ حُجَّۃُ الْاِسْلَامِ الْغزَالِیُّ یَحْرُمُ عَلَی الواعظِ وَ غیرِہٖ رِوَایَۃُ مَقْتَلِ

marfat.com

الـحسيـنِ وَ حِـكـايَـتُـهُ وَ مَـا جرٰی بَیْنَ الصَّحابَةِ مِنَ التَّشاجُرِ وَالتَّخاصُمِ فَانَّهٗ یَهِیْـجُ بُـغْـضَ الـصَّـحـابَةِ وَالطَّعْنَ فِیْهِمْ وَ هُمْ اَعْلامُ الدِّیْنِ وَ مَا وَقع بَیْنَهُمْ مِنَ الْـمُـنَازَعَاتِ فَیُحْمَلُ عَلیٰ مَحَامِلِ صَحِیْحَةٍ وَ لَعَلَّ ذَالِکَ لَخَطَاٍ فِی الْاِجْتِهَادِ . لَالِطَلَبِ الرِّیَاسَةِ وَالدُّنیا کَمَا لَا یَخْفیٰ .

ھود ۱۱: ۴۸۔ قیل یا نوح اھبط......ص ۱۴۳

الحشر ۵۹: ۱۰۔ ولاخواننا الذین سبقونا......ج ۹ ص ۴۳۷

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل آگ کے تابوت میں۔

قَالَ فِیْ عِقْدِ الدُّرَرِ وَیْح قَاتِلِ الْحُسینِ کَیْفَ حَالُهٗ مَعَ اَبَوَیْهِ وَ جَدِّهٖ وَانْشَدُوْا

لَا بُدَّ اَنْ تَرِدَ الْقِیامَةَ فَاطِمُ — وَقَمِیْصُهَابِدَمِ الْحُسینِ مُلَطَّخٌ
وَیْلٌ لِّمَنْ شُفَعَاؤُهٗ خَصُمَاؤُهٗ — وَالصُّوْرُ فِیْ یومِ الْقِیامَةِ یُنفَخُ

وَ فِـی الْحدیثِ (قَاتِلُ الْحسینِ فِی تابوتِ مِّنْ نَّارٍ عَلَیْهِ نِصْفُ عذابِ اَهْلِ الدُّنْیَا)

ھود ۱۱: ۴۸۔ قیل یا نوح اھبط......ص ۱۴۳

ایمانِ زلیخا۔

حُکِیَ اَنَّ زُلیخا بَعدَ مَا تُوُفِّیَ قِطْفِیْرٌ انْقَطَعَتْ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ وَ سَکَنَتْ فِی خَـرَابَةٍ مِّن خَرَاباتِ مصرَ سِنِیْنِ کَثیرَةً وَ کَانَتْ لَهَا جَوَاهِرُ کَثیرَةٌ جَمَعَتْ فِی زَمَـانِ زَوجِهـا فَـاِذَا سَـمِـعَـتْ من واحدٍ خَبَرَ یوسُفَ اَوْ اِسْمَهٗ بَذَلَتْ مِنهَا مَحَبَّةً لَّهٗ حتّٰی نَفَدَتْ وَ لَمْ یَبْقَ لَهَا شَیْءٌ .

marfat.com

وَ قَالَ بَعضُهُم اَصَابَ زلیخا مَا اَصَابَ النَّاسَ مِنَ الضُّرِ وَالْجُوعِ فِی اَیَامِ الْقَحطِ فَبَاعَتْ حُلِیَّهَا وَ حُلَلَهَا وَ جمیعَ مَا کانتْ تَمْلِکُهٗ وَ ذَهَبَ نِعْمَتُهَا وَ بَکَتْ بُکَاءُ الشَّوقِ لِیُوسُفَ وَ هَرِمَتْ.

جوانی تیرہ گشت از چرخ پیرش | برنگ شیر شد موی جو قیرش
برآمد صبح و شب ہنگامہ برچید | بمشکستان او کافور بارید
بہ پشت خم ازان بودی سرش پیش | کہ جستی کم شدہ سرمایۂ خویش

ثُمَّ لَمَّا غَیَّرَهَا الْجُهدُ وَاشْتَدَّ حَالُهَا بِمَقَاسَاةِ شَدَائِدِ الْخَلْوةِ فِی تِلْکَ الْخَرَابَةِ اِتَّخَذَتْ لِنَفْسِهَا بَیْتاً مِنَ الْقَصَبِ عَلی قَارِعَةِ الطَّرِیقِ الَّتِی هِیَ مَمَرُّ یُوسُفَ وَ کَانَ یوسفُ یَرْکَبُ فِی بعضِ الْاَحیانِ وَلَهٗ فَرَسٌ یُسْمَعُ صَهِیْلُهٗ عَلٰی مِیلَینِ وَلَا یَصْهَلُ اِلَّا وَقتَ الرُّکُوبِ فَیَعلَمُ النَّاسُ اَنَّهٗ قَدْ رَکِبَ فَتَقِفُ زُلَیْخَا عَلٰی قَارِعَةِ الطَّرِیْقِ فَاِذَا مَرَّ بِهَا یوسفُ تُنَادِیْهِ بِاَعْلٰی صَوتِهَا فَلَا یُسْمَعُ لِکَثْرَةِ اِخْتِلَاطِ الْاَصْواتِ.

زبس برگوشہا میزد زہر جا | صہیل مرکبان باد پیما
زبس برآسمان میشد زہر سوی | نفیر چاوشان طرقوا گوی
کس ازغوغا بحال او نیفتاد | بحالی شد کہ اوراکس مپناد
چو کردی گوش آن حیران و مہجور | زچاؤشان صدای دورشو دور
زدی افغان کہ من عمریست دورم | بصد محنت وران دوری صبورم
زجانان تا بکی مہجور باشم | ہمان بہتر کہ از خود دور باشم
بگفتی این و بیہوش اوفتادی | زخود کردہ فراموش اوفتادی

marfat.com

فَاقبَلَتْ یومًا علٰی صَنمِهَا الَّذِی کَانَتْ تَعْبُدُهٗ وَلَا تُفارِقُهٗ وَ قَالَتْ لَهٗ تَبًّا لَکَ وَ لِمَن یَسْجُدُ لَکَ اَمَا تَرْحَمُ کِبرِیْ وَ عَمای وَ فَقْرِی وَ ضُعفی فِی قُوای فَاَنَاالْیَوْم کَافِرَةٌ بِکَ.

بگفت این رابزد برسنگ خاره | خلیل آسا شکستش پاره پاره
تضرع کردورو برخاک مالید | بدرگاه خدائے پاک نالید
اگررودربت آوردم خدایا | بآن برخود جفا کردم خدایا
بلطف خود جفای من بیامرز | خطا کردم خطای من بیامرز
زپس راه خطا پیمای ازمن | ستاندی گوہر بینسایی ازمن
چوآں کردخطاازمن فشاندی | بمن ده بازآنچہ ازمن ستاندی
بوددل فارغ ازداغ تأسف | بچینم لالہ از باغ یوسف

فَآمَنَتْ بِرَبِّ یوسفَ وَ صارَتْ تَذْکُرُ اللّٰهَ تَعَالٰی صَباحًا وَ مَساءً فَرَکِبَ یوسفُ یَومًا بعدَ ذالکَ فَلَمَّا صَهَلَ فَرَسُهٗ عَلِمَ النَّاسُ اَنَّهٗ رَکِبَ فَاجْتَمَعُوْا لِمُطَالَعَةِ جمالِهٖ و رُؤْیَةِ اِحْتِشامِهٖ فَسَمِعَتْ زُلَیْخَا الصَّهِیْلَ فَخَرَجَتْ مِنْ بیتِ الْقَصَبِ فَلَمَّا مَرَّ بِها یوسفُ نَادَتْ بِاَعْلٰی صَوتِها سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْمُلُوْکَ عَبِیْدًا بِالْمَعْصِیَةِ وَ جَعَلَ الْعَبِیْدَ مُلُوْکًا بِالطَّاعَةِ فَاَمَرَ اللّٰهُ تَعالٰی الرِّیْحَ فَاَلْقَتْ کَلامَها فِی مَسامِعِ یوسفَ فَاَثَرَ فِیهِ فَبَکٰی ثُمَّ الْتَفَتَ فَرَآها فَقَالَ لِغلامِهٖ اِقْضِ لِهٰذِهِ الْمَراَةِ حَاجَتَها فَقالَ لَهَا مَا حَاجَتُکِ؟ قَالَتْ اِنَّ حَاجَتِیْ لَا یَقْضِیْهَا اِلَّا یُوْسُف فَحَمَلَهَا اِلٰی دَارِ یُوْسُفَ.

فَلَمَّا رَجَعَ یُوْسُفُ اِلٰی قَصرٍ نَزَعَ ثِیَابَ الْمَلِکِ وَ لَبِسَ مِدْرَعَةً مِنَ

marfat.com

الشَّعرِ وَ جلَسَ فِی بیتِ عِبادتِہٖ یَذْکُرُ اللّٰہَ تعَالٰی وَ ذَکَرَ الْعُجُوزَ وَ دَعَا بِالغلامِ وَ قَالَ مَا فَعَلَتَ الْعُجوزَ فقَالَ اِنَّھَا زَعَمَتْ اَنَّ حَاجَتَھا لا یَقْضِیُھَا غیرُکَ. فقال ائْتِنِیْ بِھَا فَاحْضَرَھَا بَیْنَ یَدَیْہِ فَسَلَّمَتْ عَلَیہِ وَ ھُوَ مُنَکِّسُ الرَّأْس فَرَقَّ لھا وَ رَدَّ علیہ السلام وَ قَالَ لَھَا یَا عُجوزُ اِنِّیْ سَمِعْتُ مِنکِ کَلامًا فَاُعِیْدِیْہِ فَقالَتْ اِنِّیْ قُلْتُ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْمُلُوْکَ عَبِیْدًا بِالْمَعْصِیَۃِ وَ جعَلَ الْعَبِیْدَ مُلُوْکًا بِالطَّاعَۃِ فَقَالَ نِعْمَ مَا قُلْتِ فَمَا حَاجَتُکِ؟ قَالَتْ یَا یوسفُ مَا اَسْرَع مَا نَسِیْتَنِیْ فَقَالَ مَنْ اَنْتِ وَ مَا لِیْ بِکِ مَعْرِفَۃ.

بگفت آنم کہ چوں روی تو دیدم — ترا از جملہ عالم بر گزیدم
فشاندم گنج و گوہر در بہایت — دل و جان وقف کردم در ہوایت
جوانی در غمت برباد دادم — بدین پیری کہ می بنی فتادم
گرفتی شاہد ملک اندر آغوش — مرا یکبار تو کردی فراموش

اَمَا اَنَا زُلیخَا فَقَالَ یُوسفُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ وَ اَنْتِ بعدُ فِی الدُّنیَا یَا رَأْسَ الْفِتنَۃِ وَاَسَاسَ الْبَلِیَّۃِ فَقَالَتْ یَا یُوسفُ اَبْخَلْتَ عَلَیَّ بِحَیَاۃِ الدُّنْیَا فَبَکٰی یوسفُ وقال مَا صَنَعَ حُسْنُکِ وَ جَمَالُکِ وَ مَالُکِ قَالَتْ ذَھَبَ بِہِ الَّذِیْ اَخْرَجَکَ مِنَ السِّجْنِ وَ اَوْرَثَکَ ھٰذَا الْمُلْکَ فَقَال لَھَا مَا حَاجَتُکِ قَالَتْ اَوَ تَفْعَلُ ؟قَالَ نَعَمْ وَ حَقِّ شَیْبَۃِ اِبْرَاھِیْمَ فَقَالَتْ لِیْ ثلاث حَوَائِجَ اَلْاُوْلٰی وَالثَّانِیَۃُ اَنْ تَسْأَلَ اللّٰہَ اَنْ یُّرَدَّ عَلَیَّ بَصَرِیْ وَ شَبَابِیْ وَ جَمَالِیْ فَاِنِّیْ بَکَیْتُ عَلَیکَ حَتّٰی ذَھَبَ بَصَرِیْ وَ نَحَلَ جِسْمِیْ فَدَعَا لَھَا یوسفُ فَرَدَّ اللّٰہُ عَلَیھَا بَصَرَھَا و شَبَابَھَا وَ حُسْنَھَا

marfat.com

سفیدی شد ز مشکین مہرہ اش دور | درآمد در سواد نرگسش نور
جوانی پیریش را گشت ہالہ | پس از چل سالگی شد ہژدہ سالہ

وَ قَالَ بَعْضُهُمْ كَانَ عُمُرُهَا يَوْمَئِذٍ تِسْعِيْنَ سَنَة .وَالْحَاجَةُ الثَّالِثَةُ اَنْ تَتَزَوَّجَنِیْ فَسَكَتَ يُوسُفُ وَ اَطْرَقَ رَأْسَهٗ زَمَانًا فَاَتَاهُ جبريلُ وَ قَالَ لَهٗ يَا يُوسُفُ رَبُّكَ يَقْرَاُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ لَكَ لَا تَبْخَلْ عَلَيْهَا بِمَا طَلَبَتْ.

کہ ما عجز زلیخا را چو دیدیم | بتو عرض نیازش را شنیدیم
دلش از تیغ نومیدی نخستیم | بتو بالای عرشش عقد بستیم

فَتَزَوَّجْ بِهَا فَاِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

چو فرمان یافت یوسف از خداوند | کہ بندد با زلیخا عقد و پیوند

دَعَا سُلْطَانَ مصر وَ جَمِيْعَ الْاَشْرَافِ وَ ضَافَ لَهُمْ.

بقانون خلیل و دین یعقوب | برآئین جمیل و صورت خوب
زلیخا را بعقد خود درآورد | بعقد خویش یکتا گوہر آورد

وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ تُهَنِّئُهٗ بِزَوَاجِهٖ بِهَا وَ قَالُوا هَنَّاكَ اللّٰهُ بِمَا اَعْطَاكَ فَهٰذَا مَا وَعَدَكَ رَبُّكَ وَ اَنْتَ فِی الْجُبِّ فَقَال يوسفُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْعَمَ عَلَیَّ وَ اَحْسَنَ اِلَیَّ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ اِلٰهِیْ وَ سَيِّدِیْ اَسْأَلُكَ اَن تُتِمَّ هٰذِهِ النِّعْمَةَ وَ تُرِيَنِیْ وَجْهَ يَعْقُوْبَ وَ تُقِرَّ عَيْنَهٗ بِالنَّظْرِ اِلَیَّ وَ تُسَهِّلَ لِاِخْوَتِیْ طَرِيْقًا اِلَى الْاِجْتِمَاعِ بِیْ فَاِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْر.

وَ اُرْسِلَتْ زليخا اِلٰى بيتِ الْخَلْوَةِ فَاسْتَقْبَلَهَا الْجَوَارِیْ بِاَنْوَاعِ

marfat.com

الْحُلِيِّ وَالْحُلَلِ فَتزَيَّنَتْ بِهَا فَلَمَّا جَنَّ اللَّيلُ وَ دَخلَ يوسفُ عَلَيهَا قَال لَهَا اَلَيسَ هٰذَا خَيرًا مِمَّا كُنتِ ترِيدِينَ فَقالتْ اَيُّهَا الصِّدِيْقُ لَا تَلُمْنِيْ فَاِنِّيْ كُنتُ اِمْرَأةً حَسْنَاءَ نَاعِمَةً فِي مُلْكٍ وَ دُنيَا وَ كَانَ زَوْجِيْ عِنِّينًا لَا يَصِلُ اِلَى النِّسَاءِ وَ كُنتَ كَمَا جَعَلَكَ اللّٰهُ فِي صُورتِكَ الْحَسنَةِ فَغلَبَتْنِيْ نَفْسِيْ.

شکیبائی نبود از تو حد من بکش دامان عفوی از بد من
زجری کز کمال عشق خیزد کجا معشوق با عاشق ستیزد

فَلَمَّا بَنٰى بِهَا يوسفُ وَجدَهَا عَذْرَاءَ وَاَصَابهَا وَ فَكَّ الْخَاتمَ.

کلید حقہ از یاقوت تر ساخت کشادش قفل در وی گوہر انداخت

فَحَمَلَتْ مِنْ يوسفَ وَ ولدَتْ لَهٗ اِبْنَينِ فِي بَطنٍ اَحدُهُمَا اَفْرَائِيمُ وَالآخرُ مِيْشَا وَكَانَا كَالشَّمسِ وَالْقمرِ فِي الْحُسنِ وَالْبهاءِ وَبَاهَى اللّٰهُ بِحُسْنِهَا مَلائكةَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ اَحبَّ يوسفُ زليخا حُبًّا شَدِيْدًا وَ تحوَّلَ عِشْقُ زُلَيخا وَ حُبُّهَا الْاَوَّلُ اِلَيهِ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ لَهٗ بِدُوْنِهَا قَرَارٌ.

چو صد قش بود بیروں از نہایت در آخر کرد بر یوسف سرایت

وَ حوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عِشْقَ زليخا الْمجازىَّ اِلَى الْعشقِ الْحقيقيِّ فَجعل مَيْلَهَا اِلَى الطَّاعَةِ وَالْعِبادَةِ وَ رَاوَدَهَا يوسفُ يومًا فَفرَّتْ منهُ فَتبِعَهَا وَ قَدَّ قَمِيْصَهَا مِنْ دُبُرٍ فَقالتْ فَاِنْ قَدَدْتُ قَمِيْصَكَ مِنْ قَبْلُ فَقد قَددتَ قَمِيصي الآنَ فَهٰذا بِذَاكَ.

دریں کار از تفاوت بی ہر اسیم به پیراہن دری راسا براسیم
چوں یوسف روی اودر بندگی دید وزاں نیت دلش رازندگی دید

marfat.com

بنام او ز زرکاشانہء ساخت ۔۔۔۔۔۔۔۔ نہ کاشانہ عبادت خانہء ساخت

وَ وَضَعَ فِی البیتِ الَّذی بَنَاهُ سَرِیرًا مُرَصَّعًا بِالْجَوَاهِرِ فَاَخَذَ بِیَدِهَا وَ اَجْلَسَهَا عَلَیْهِ وَ قَال

درو بنشین پی شکر خدای ۔۔۔۔۔۔۔۔ کز وداری بہر موی عطای

توانگر ساخت بعداز فقیری ۔۔۔۔۔۔۔۔ جوانی داد بعداز ضعف پیری

بچشم نور رفتہ نور دادت ۔۔۔۔۔۔۔۔ وزاں بر رو در رحمت کشادت

پس از عمری کہ زہر غم چشاندت ۔۔۔۔۔۔۔۔ بتریاک وسال من رساندت

زلیخا ہم بتوفیق الٰہی ۔۔۔۔۔۔۔۔ نشستہ بر سریر پادشاہی

دراں خلوت سرامی بود خرسند ۔۔۔۔۔۔۔۔ بوسل یوسف و فضل خداوند

یوسف ۱۲: ۵۵ قال اجعلنی علی خزائن الارض......ص ۲۷۹ تا ۲۸۲

فوت شدگان کی روحیں گھروں کو آتی ہیں۔

وَ فِی الحدیثِ (یَا اَصحابِی لَا تَنْسُوا اَمْوَاتَکُم فِی قُبُورِهِم خَاصَّةً فِی شَهْرِ رَمضانَ فَاِنَّ اَرْوَاحَهُم یَاْتُونَ بُیُوتَهُم فَیُنَادِیْ کُلُّ اَحَدٍ مِّنْهُم اَلْفَ مَرَّةً مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِعْطِفُوا عَلَینَا بِدِرْهَمٍ اَو بِرَغِیفٍ اَو بِکِسْرَةِ خُبْزٍ اَو بِدَعوةٍ اَو بِقِراءَةِ آیةٍ او بِکِسوةٍ کَسَاکُمُ اللّٰهُ مِنْ لباسِ الْجنةِ) کَذَا فِی رَبِیْعِ الْاَبْرَارِ.

الرعد ۱۳: ۲۲۔ وانفقوا سرا و علانیة......ص ۳۶۶

عمر النسفی کا نکیرین کو منظوم جواب۔

رُوِیَ اَنَّ شَخصًا رَأی الامامَ عُمَرَ النسفیَّ بَعْدَ موتِهٖ فِی المنامِ فَقال کَانَ سُؤالُ مُنْکَرٍ وَّ نَکِیْرٍ فَقَال رَدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ رُوحِی فَسَالَانِیْ فَقُلْتُ لَهُما

marfat.com

اَخبِرُ کُمَا فِی رَدِّ الُجوابِ نَظُمًا اَو نثرًا فقالا : قُل نظمًا فقُلتُ

رَبِّیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ سِوَاہُ　　وَ نَبِیّیُ مُحمدٌ مُصطفَاہُ

دِیۡنِیَ الاسلامُ وَ فِعلیُ ذَمِیمٌ　　اَسُألُ اللّٰہَ عَفوَہٗ وَ عطاہُ

فَانُتَبَہَ ذَالکَ الشخصُ مِنَ الُمنامِ وَ قَدُ حَفِظَ الُبَیۡتَیۡنِ.

ابراهیم ۱۴: ۱ ـ کتاب انزلناه الیك ......ص ۳۹۲

کتے، بچھواور پسو سے حفاظت کا نسخہ۔

قَالَ بعضُ العارفینَ ان مِمَّا أَخذَ اللّٰہُ عَلَی الُکلبِ اِذا قُرِءَ عَلَیہ ﴿وَ کَلۡبُھُمۡ بَاسِطٌ ذِرَاعَیۡہِ بِالۡوَصِیۡدِ﴾ لَمۡ یُؤذِ وَ مِمَّا اَخذ اللّٰہُ عَلَی الُعَقربِ اِنَّہٗ اِذا قُرِءَ عَلَیھا ﴿سَلَامٌ عَلٰی نُوۡحٍ فِی الۡعَالَمِیۡنَ﴾ لَمۡ تُؤذِ و مِمَّا أَخذَ اللّٰہُ عَلَی الُبَرَاغِیۡث ﴿وَمَا لَنَا اَنۡ لَّا نَتَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ......﴾ وَمَنُ اَرادَ الامنَ مِنُ شَرِّھَا فَلۡیَاۡخُذُ مَاءً وَ یَقرأُ علیہ ھٰذِہِ الآیۃَ سَبۡعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ لِیَقُلُ سَبۡعَ مَرَّاتٍ اِنُ کُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ فَکُفُّوا شَرَّکُم عَنَّا اَیَّتُھَاالُبَرَاغِیۡثُ وَ یَرُشَّہٗ حَولَ مَرُقَدِہ.

غنیمت شمارند مردان دعا　　کہ جوشن بود پیش تیر بلا

ابراهیم ۱۴: ۱۲ ـ ولنصبرن علی آذیتمونا......ص ۴۰۴

نمازِ وتر کی ابتداء۔

فَاِنَّہٗ علیہ السلام لَمَّا أَمَّ الانبیاءَ فِی بیتِ المقدسِ اَوُصاہُ مُوسٰی علیہ السلام اَن یُصَلِّیَ لَہٗ رَکعۃً عندَ سِدرۃِ الُمنتھٰی قَالَ اللّٰہُ تعالٰی ﴿...... فَلَا تَکُنۡ فِیۡ مِرۡیَۃٍ مِّنۡ لِّقَآئِہٖ......﴾ اَیُ لِقَاءِ موسٰی لیلۃَ المعراجِ فَلَمَّا صَلّٰی رکعۃً ضَمَّ اِلیھَا رکعۃً اُخرٰی لِنَفُسِہٖ فَلَمَّا صَلّٰھُمَا اَوحَی اللّٰہُ تعالٰی الیہِ اَنُ صَلِّ رَکعۃً اُخرٰی

marfat.com

فَلِذَالِکَ صَارَ وِتْرًا کَالْمَغْرِبِ.

ابراهيم ١٤: ٢٣ـ و ادخل الذين امنوا و عملوا ص:٤١٣

ذکر بالجہر ہر زمانہ میں صوفیاء کا معمول رہا۔

وَ اَمَّا قولُ صَاحبِ الْمثنویِّ قُدِّسَ سِرُّہٗ

ذکر حق کن بانگ غولاں را بسوز   چشم چوں نرگس ازیں کرگس بدوز

فَیشِیْرُ اِلَی الشَّیاطِینِ الْخَبیثَۃِ الْمُفْسِدَۃِ بَل اِلٰی کُلِّ مُضِلٍّ لِلطَّالبِ عَنْ طَرِیقِ الحقِّ عَلٰی سبیلِ التَّشْبِیْہِ وَ فائدَۃُ الذکرِ کَوْنُہٗ دافِعًا لِوَسَاوِسِہٖ لِاَنَّہٗ اِذَا ذَکَرَ اللّٰہَ خَنَسَ الشَّیْطَانَ اَی تأخَّرَ وَ لَعَلَّ الْمُرادَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اَنَّ الْجنَّ لَیسَ لَھُمْ دِماغٌ کَاَدْمِغَۃِ بَنِیْ آدمَ فَلا تَحمَلُ لَھُمْ عَلی اِسْتِمَاعِ الصَّوْتِ الْجَھْوَرِیِّ الشَّدِیدِ فَالذَّاکرُ اِذَا رَفَعَ صوتَہٗ بِالذِّکرِ طَرَدَ عَن نفسِہِ الشَّیْطَانَ وَ اَحْرَقَہٗ بِنُورِ ذِکرِہٖ وَ اَفْسَدَ عَقلَہٗ بِشِدَّۃِ صَوتِہٖ وَ شِھَابِ نَفْسِہِ الْمُؤثِرِ.

الحجر ١٥: ١٨ـ فاتبعه شهاب مبين ......ص: ٤٥٠

marfat.com

اَلْجُزْءُ الْخَامِسُ:

بایزید کا خادم ہوں۔

عَنِ الشَّیخِ بَهَاؤ الدِّیْنِ اَنَّ خادمَ الشیخِ اَبِی یَزِیدِ الْبسطامیِّ قُدِّسَ سِرُّهٗ كَانَ رجلًا مَغربیًّا فَجَرَی الحدیث عندَهٗ فِی سؤالِ مُنکَرٍ وَّ نکیرٍ فقال المغربِیُّ وَاللّٰهِ اِنْ یَّسْالانِیْ لَاَقُوْلَنَّ لَهُمَا فَقَالُوا لَهٗ وَ مَنْ یَّعْلَمُ ذالک فقال اُقْعُدُوْا عَلٰی قَبْرِیْ حتّٰی تَسْمَعُوْنِیْ فَلَمَّا انْتَقَلَ الْمَغربِیُّ جَلَسُوا علی قبرِہ فَسَمِعُوا المسالَةَ وَ سَمِعُوْهُ یقولُ اَتَسْاَلُونَنِی وَ قَد حَمِلْتُ فروَةَ اَبِیْ یَزید عَلٰی عُنقِی فَمَضوا وَ تَرَکُوْهُ.

النحل ١٦:١٢٣۔ان اتبع ملة ابراهیم ص:٩٥

حضرت علی کی نماز کے لئے سورج کا پلٹنا۔

وَ اَمَّا عَودُ الشمسِ بَعد غُروبِها فقد وَقَعَ لَهٗ ﷺ فِی خیبرَ فَعَنْ اَسماءَ بنتِ عُمَیسٍ رضی اللّٰه تعالٰی عنها قَالَتْ كَانَ علیه السلام یُوحٰی اِلیهِ وَ رأسُهُ الشَّریفَةُ فِی حُجرِ عَلِیٍّ رضی اللّٰه عنه وَ لَمْ یُسَرِّ عَنْهُ حتّٰی غربتِ الشمسُ وَ علیٌّ لم یُصَلِّ العصرَ فقالَ لهٗ رسولُ اللّٰهِ ﷺ

(اُصَلَّیْتَ العصرَ) قَالَ: لَا. فقالَ علیه السلام: (اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ فِیْ طَاعَتِکَ وَ طَاعَةِ رَسُوْلِکَ فَارْدُدْ علیهِ الشمسَ) قَالت اسماءُ فَرأیتُها طَلَعَتْ بعدَ مَا غَرَبَتْ وَ هوَ مِنْ اَجَلِ اَعلامِ النُّبُوَّةِ فَلْیُحْفَظْ.

الاسراء ١٧:١۔سبحٰن الذی اسرٰی ......ص:١٢٧۔١٢٨

marfat.com

ملائکہ کی امامت فرمائی۔

قَالَ فِی تفسیرِ التَّیسِیرِ أَمَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ مَلائکۃَ السمٰوٰتِ فِی الوترِ فَکانَ اِمامُ الانبیاءِ فِی بیتِ المُقَدَّسِ وَ اِمامُ الْملائکۃِ عِندَ سدرۃِ الْمنتھٰی فَظَھَرَ بِذالکَ فَضلُہٗ عَلٰی اھلِ الارضِ وَالسَّمَاءِ. اِنْتَھٰی

الاسراء ۱۵: ۱۔ سبحان الذی اسرٰی ص:۱۲۹

قبر کے پاس قرآن پڑھنا۔

قَال فِی فتحِ القریبِ الْمُجیبِ اِذَا حَصَلَتِ الْبرکۃُ بِتَسْبِیحِ الْجَمادِ فَالْقُرآنُ الَّذِیْ ھُوَ اَشْرَفُ الْاَذکارِ اَوْلٰی بِحُصُولِ الْبَرَکۃِ وَلَا سِیَّمَا اِذَا کَانَ مِنْ رَجُلٍ صالحٍ وَ لِھٰذا اِسْتَحَبَّ الْعُلَمَاءُ قِراءَۃُ الْقرآنِ عِنْدَ القبرِ.

الاسراء ۱۵: ٤٤۔ ان من شیء الا یسبح بحمدہ ......ص: ۱۶۳

اہل قبور سے استعانت۔

کَمَا اَنَّ الرَّسولَ ﷺ اَمَانٌ مَا عَاشَ فَکَذا وارثہُ الاکملُ فَاِنَّ اِعْتِقَادَہٗ وَ اِتباعَ طریقتِہٖ کَالایمانِ بِالرسولِ وَ اِتِّبَاعِ شَریعتِہٖ اِذْ ھُوَ نَائبٌ عنہُ وَ خلیفۃٌ لہٗ فَالاِقْتِرانُ بِاَھلِ الصَّلاحِ وَالتقوٰی مِمَّا یَرفَعُ اللّٰہُ بِہِ الْعذابَ وَ قَد وَرَدَ فِی الْحدیثِ (اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ) ذَکَرَہُ الْکَاشِفِیُّ فِی الرسالۃِ الْعُلِیَّۃِ وَابْنُ الْکمالِ فِی الاربعینَ حدیثًا وَالْمُرادُ بِاَھْلِ الْقُبُورِ مَنْ مَّاتَ بِالاِخْتِیَارِ قَبلَ الْموتِ بالاضْطِرَارِ . قَالَ الْحَافِظُ :

مدد از خاطر رندان طلب ای دل ورنی　　　　کار صعبست مبادا کہ خطایی بکنیم

الاسراء ۱۵: ۵۹۔ وما نرسل الایات الا تخویفا......ص: ۱۷۸

marfat.com

انسان فرشتے سے افضل

قَالَ فِی بَحرِ الْعُلومِ فِیهِ دلالةٌ عَلٰی اَنَّ بَنِیْ آدم فَضلُوْا علی کثیرٍ و فَضَلَ علیهِمْ قَلیلٌ وَ هُوَ ابوهُم آدَمُ وَ اُمُّهُمْ حَوَّاء عَلَیْهِمَا السَّلامُ لما فِیهِمَا مِن فَضلِ الْاِصَالَةِ علٰی مَن تَفرَّعَ مِنهُمَا مِنْ سائرِالناسِ لَا الملائکةُ الْمُقَرَّبُوْنَ کَمَا زَعَمَ الکلبیُّ وَابُو بَکْر الباقِلانِیُّ وَ حُثَالَةُ الْمعتزِلَةُ وَ اِلَّا یَلْزَمُ التَّعارُضُ بَینَ الآیاتِ وَ ذَالکَ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْملائکةَ کُلَّهُمْ بِالسُّجودِ لِآدَمَ عَلٰی وَجهِ التَّعظیمِ وَالتَّکریمِ وَ مُقْتضَی الْحِکمَةِ الْاَمْرُ لِلادنٰی بِالسجودِ لِلْاَعْلٰی دُونَ الْعَکسِ وَ ایضًا قال﴿وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا﴾ فَیَفْهَمُ مِنهُ کُلُّ اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ اللِّسانِ قَصْدَهُ تَعَالٰی اِلٰی تفضیلِ آدمَ عَلَی الْملائکةِ وَ بیانَ زِیادةِ عِلمِهٖ وَ اِسْتِحْقَاقِه التَّعظیمِ وَالتَّکریْمِ وَقالَ﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی آدَمَ وَ نُوْحًا وَ آلَ اِبْرَاهِیْمَ وَ آلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ﴾ وَالْملائکةُ مِنْ جُملةِ الْعَالَمِ.

فَمُحَالٌ اَنْ تَدُلَّ الآیةُ الَّتِی نَحْنُ بِصَدَدِهَا عَلٰی مَا زَعَمُوا مِنْ تَفْضِیْلِ الْمَلَکِ عَلَی الْبَشَرِ کُلِّهِمْ وَایضًا مِمَّا یَدُلُّ عَلٰی بُطلانِ مَا زَعموا قولَ النبیِّ ﷺ (اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَ الْمرسلینَ عَلَی الملائکةِ الْمُقَرَّبِینَ لَمَّا بَلغتُ السَّماءَ السَّابِعَةَ لَقِیَنِیْ مَلَکٌ مِنْ نُورٍ عَلٰی سَرِیرٍ فَسَلَّمْتُ عَلیه فَرَدَّ عَلَیَّ السَّلامَ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیهِ سَلَّمَ عَلیکَ صَفِیِّیْ وَ نَبِیِّیْ فَلَمْ تَقُم الیهِ وَ عِزَّتِیْ وَ جَلالِیْ لَتَقُوْمَنَّ فَلا تَقْعُدَنَّ اِلٰی یَومِ الْقیامةِ)

الاسراء ۱۵:۷۰۔ و فضلناهم علی کثیر ممن خلقنا......ص:۱۸۶

marfat.com

. قیامت کے روز ماؤں کے ناموں کے ساتھ پکارے جانے کی وجہ۔

﴿یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ﴾ قِیلَ الامامُ جمعُ اُمٍّ کَخُفٍ و خِفَاف وَالحکمۃُ فِی دعوتِہم و اُمَّھاتِھم اِجلالُ عِیسٰی علیہ السلام و تشریفُ الحسنینِ رضی اللہ تعالٰی عنہما اِذْ فِی نسبتِھِمَا اِلٰی اُمِّھِمَا اِظْھارُ اِنتِسَابِھِمَا اِلی رَسولِ اللہِ ﷺ نَسَبًا بِخِلافِ نِسْبَتِھما اِلٰی اَبِیھما وَالسَّتْرُ عَلٰی اَولادِ الزِّنٰی وَینصُرُہٗ مَا رُوِیَ عنْ عائشۃَ رضی اللہ تعالٰی عنھا وَ ابنِ عباسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النبیَّ علیہ السلام قَالَ

(اِنَّ اللّٰہَ یَدْعُو النَّاسَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِاُمَّھَاتِھِمْ سَتْرًا مِنْہُ عَلٰی عِبادِہٖ وَ یُؤَیِّدُہٗ اَیْضًا حدیثُ الثقلینِ حیثُ قالَ رسولُ اللّٰہِ ﷺ (اِذَا مَاتَ اَحَدٌ مِّنْ اِخْوَانِکُمْ فَسَوَّیْتُمْ عَلَیْہِ التُّرَابَ فَلْیَقُمْ اَحَدُکُمْ عَلٰی رَأْسِ قَبْرِہٖ ثُمَّ لِیَقُلْ یَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانَۃَ فَاِنَّہٗ یَسْمَعُہٗ وَلَا یُجِیْبُ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا فُلَانُ بْنُ فُلَانَۃَ فَاِنَّہٗ یَسْتَوِیْ قَاعِدًا ثُمَّ یَقُوْلُ یَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانَۃَ فَاِنَّہٗ یَقُوْلُ اَرْشَدَکَ اللّٰہُ رَحِمَکَ اللّٰہُ وَ لٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ فَلْیَقُلْ اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا شَھَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ وَ اِنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا وَ بِالْقُرْآنِ اِمَامًا وَ بِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً فَاِنَّ مُنْکَرًا وَّ نَکِیْرًا یَأْخُذُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا بِیَدِ صَاحِبِہٖ یَقُوْلُ اِنْطَلِقْ لَا تَقْعُدْ عِنْدَ مَنْ لُقِّنَ حُجَّتَہٗ فَیَکُوْنُ حَجِیْجَہٗ دُوْنَھُمَا)

فَقَالَ رَجُلٌ یَا رسولَ اللّٰہِ فَاِنْ لَّمْ یعرفْ اِسمَ اُمِّہٖ قَالَ (فَلْیَنْسِبْہُ اِلٰی حَوَّاءِ) ذَکَرَہُ الامامُ السخاویُّ فِی الْمَقاصدِ الحسنۃِ وَ صَحَّحَہٗ بِاَسانیدِہٖ وَ

marfat.com

كـذاالامـامُ الـقـرطبیُّ فِـی تـذکـرتِہٖ وَ فُہِمَ منہُ شَیآنِ .اَلاوَّلُ اِستحبابُ الْقِیَامِ وَقْتَ التلقینِ وَالثَّانیُّ اَنَّ الْمَرْءَ یُدْعٰی بِاسمِہٖ وَاسمِ اُمِّہٖ لا بِاِسْمِ اَبِیْہِ.

الاسراء ۷۱:۱۵۔ یوم ندعوا کل اناس ص:۱۸۷

حبیب ﷺ سے فرمایا گیا جوتے نہ اتاریئے۔

وَ قِیْـلَ لِـلْحبیبِ تَقَدَّمُ علٰی بساطِ العرشِ بِنعلَیکَ لِیَتشرَّفِ الْعرشُ بِغُبارِ نِعَالِ قَدَمَیْکَ وَ یَصِلُ نورُ العرشِ یَا سیدَ الکونَیْنِ اِلَیْکَ.

طٰہٰ ۱۲:۲۰۔ فاخلع نعلیك ص:۳۷۰

اولیاء اللہ سے مدد۔

﴿ھُوَ الَّذِیْ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ﴾ فَنصْرُ اللّٰہِ سَمَاوِیٌّ وَ نَصْرُ الْـمُـؤْمِنِیْنَ اَرْضِیٌّ وَ بِالْکُلِّ یَحْصُلُ الامدادُ مُطلقًا وَ فِی الحدیثِ(اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ) ذَکَرَہُ الْکَاشِفِیُّ فِی الرسالۃِ الْعُلِیَّۃِ وَابْنُ الْکـمالِ فِی الاربعینَ حدیثًا وَالمرادُ مِنْ اَھلِ القبورِ الروحَانِیُّوْنَ سَوَاءٌ کَانُوا فِی الْاَجْسادِ الْکَثِیفَۃِ اَوِ اللَّطِیفَۃِ فَافْھَمْ

طٰہٰ ۶۲:۲۰۔ ھو الذی ایدك بنصرہ ...... ص: ۳۸۰

بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

وَعَـنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَـالَ قال رسولُ اللّٰہِ ﷺ (لَمَّا اعْتَرَفَ آدَمُ بِـالْـخَـطِیْئَۃِ قَالَ یَا رَبِّ اَسْاَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ فَقَالَ اللّٰہُ یَا آدَمُ کَیْفَ عَـرَفْـتَ مُـحَـمَّدًا وَ لَمْ اَخْلُقْہُ قَالَ لِاَنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ بِیَدِکَ وَ نَفَخْتَ فِـیَّ مِنْ رُّوْحِکَ رَفَعْتُ رَاْسِیْ فَرَاَیْتُ عَلٰی قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

marfat.com

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فعَرفْتُ اِنَّکَ لَمْ تُضِفْ اِلٰی اسْمِکَ اِلَّا اسْمَ اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَیْکَ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی صَدَقْتَ یَا آدَمُ اِنَّهٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ فَغَفَرْتُ لَکَ وَلَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ) رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِهٖ.

طٰه ۲۰:۱۲۱ ۔ فعصی آدم ربه......ص:۴۳۹

نبی اکرم ﷺ کے جنازہ کی کیفیت۔

قال ابْنُ مسعودٍ رضی اللہ عنہ لَمَّا دنَا فراقُ رسولِ اللّٰهِ ﷺ جَمَعْنَا فِی بیتِ عائشةَ رضی اللّٰه عنها ثُمَّ نَظَرَ اَلَینَا فَدَمَعَتْ عَیناهُ وَ قال (مَرْحَبا بِکُمْ حَیَّا کُمُ اللّٰهُ رَحِمَکُمُ اللّٰهُ تعالٰی اُوْصِیکُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَ طاعتِه قَد دنَاالفراقُ وَ حَانَ الْمنقلبُ اِلَی اللّٰهِ وَ الٰی سدرةِ المنتهٰی وَ اِلٰی جنةِ الْمأوٰی یَغْسلنِی رِجَالُ اهلِ بیتِی و یُکَفِّنُونَنِی فِی ثِیابِی هٰذہٖ اِنْ شَاؤُا اَوْ فِی حُلَّةٍ یَمانیةٍ فَاِذَا غَسَلونِی و کَفَّنُونِی ضَعُوْنِی عَلٰی سَرِیرِی فِی بیتِی هٰذا علٰی شفِیرِ لَحْدِی ثُمَّ اُخْرُجُوا عَنِّیْ ساعةً فَاَوَّلُ مَنْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ حَبِیْبِی جِبرائیلُ ثُمَّ میکائیلُ ثم اسرافیلُ ثم مَلَکُ الموتِ مَعَ جُنودِهِم ثم ادْخُلُوا عَلَیَّ فَوْجًا فوجًا وَ صَلُّوا عَلَیَّ فَلَمَّا سَمِعُوْا فِرَاقَهٗ صَاحُوْا وَ بَکَوْا) وَقالُو ا یَا رسولَ اللّٰهِ اَنْتَ نورُ رَبِّناوَ شمعُ جمعِنَا و سلطانُ امرِنا اِذَا ذَهَبْتَ عَنَّا اِلٰی مَنْ نَرْجِعُ فِی اُمورِنا قالَ (تَرَکْتُکُمْ عَلَی الْمَحَجَّةِ البَیضَاءَ) اَی الطریقَ الواسعَ الوَاضحَ لَیْلها کَنَهارِها فِی الوُضُوحِ (وَ تَرَکْتُ لَکُمْ وَاعِظَیْن نَاطقًا و صامِتًا) فَالنَّاطقُ القرآنُ وَالصَّامتُ الموتُ(فَاِذَا اَشْکَلَ عَلَیْکُمْ اَمْرٌ فَارْجِعُوْا اِلَی الْقُرآنِ وَالسنةِ وَاذَا قَسَتْ قُلوبُکُمْ فَلْیَنُوا بِهَا بِالاعتِبَارِ فِی احوالِ الامواتِ)

marfat.com

الانبیاء ۲۱: ۱۰ ۔ لقد انزلنا الیکم کتابا......ص:۴۵۷۔۴۵۸

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ایک غیبی آواز نے بچالیا۔

رُوِیَ اَنَّ زیدَ بنَ ثابتٍ رضی اللہ عنہ خَرجَ مَعَ رَجُلٍ مِنْ مَکۃَ الی الطَّائفِ وَ لَم یَعلَمْ اَنَّہٗ مُنافقٌ فَدَخلا خَربَۃً وَنَامَا فَاَوْثَقَ المنافقُ یدَ زیدٍ وَاَرادَ قتلَہٗ فقالَ زیدٌ یا رحمٰنُ اَعِنّیْ فسمِعَ المنافقُ قائلًا یقولُ وَیحکَ لَا تَقْتُلْہُ فَخرجَ المنافقُ وَلم یَرَ اَحدًا ثُمَّ و ثم و فِی الثالثۃِ قَتَلَہٗ فارسٌ ثُمَّ حَلَّ وثاقَہٗ وَقالَ اَنَا جبرائیلُ کُنْتُ فِی السَّمَاءِ السَّابِعَۃِ حِیْنَ دَعوْتَ اللّٰہَ فقالَ اللّٰہُ تَعالٰی اَدرِکْ عَبدِیْ۔

الانبیاء ۲۱: ۷۷۔ و نصرنٰہ من القوم الذین کذبوا ص:۵۰۳

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اصل کائنات ہیں۔

قَالَ فِی عرائسِ البقلِی اَیُّھَا الفَھِیمُ اِنَّ اللّٰہَ اَخبَرَنَا اَنَّ نورَ محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اوَّلُ مَا خلقَہٗ ثُمَّ خَلَقَ جَمیعَ الخلائقِ مِنَ العرشِ اَلَی الثَّری مِنْ بعضِ نورِہٖ فَاِرْسَالُہٗ اِلَی الْوُجُوْدِ وَالشھودِ رَحمَۃٌ لِکُلِّ موجودٍ اِذَاالجمیعُ صَدَرَ مِنْہُ فَکَونُہ کونُ الْخلقِ و کَونُہٗ سببُ وجودِ الخلقِ وَ سببُ رحمۃِ اللّٰہِ عَلٰی جمیعِ الخلائقِ فَھُوَ رحمۃٌ کافیۃٌ۔

وَ افْھَمْ اَنَّ جمیعَ الخلائقِ صورۃٌ مخلوقۃٌ مَطْرُوحَۃٌ فِی فضاءِ الْقُدرۃِ بِلا روحٍ حقیقۃٍ مُنْتَظِرَۃٌ لِقُدُومِ محمدٍ علیہ السلام فَاذا قَدِمَ اَلی العالَمِ صَارَ العالَمُ حیًّا بِوُجُودِہٖ لانَّہٗ روحُ جمیعِ الخلائقِ۔

الانبیاء ۲۱: ۱۰۷۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ص:۵۲۸

marfat.com

نورِ محمدی۔

وَاعْلَمْ اَنَّهُ لَمَّا تَعَلَّقَتْ ارادةُ الحقِ بِاِيجَادِ الخلقِ اَبْرَزَ الحقيقةَ الْاَحْمَدِيَّة مِن كمونِ الْحضرةِ الْاَحْدِيَّةِ فَمَيَّزَهُ بِمِيمِ الامكانِ وَ جَعَلَهُ رحمةً لِلعالمينَ وَ شَرَّفَ به نوعَ الانسانِ ثُمَّ انْبَجَسَتْ مِنه عيونُ الارواحِ ثُمَّ بَدَأَ فِى عالَمِ الاجسَادِ وَالاشباحِ كَمَا قالَ ﷺ (اَنَا مِنَ اللّٰهِ وَالْمؤمنونُ مِنْ فيضِ نُورى) فَهوَ الغَايةُ الجَلِيْلَةُ مِنْ ترتيبِ مُبَادِى الكائناتِ كَمَا قالَ تعالٰى (لَو لَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ)

الانبياء ۲۱:۷:۱۰ ۔وما ارسلناک الا رحمة للعالمين ص:۵۲۹

اَلْجُزْءُ السَّادِسُ:

منصور بن عمار کی چار دعائیں۔

كَانَ رجلٌ بيثربَ جمعَ قومًا مِن نُدَمَاءِ وَ دَفَعَ اِلٰی غلامٍ لَهٗ اَرْبعة دراهمَ وَ امرهٗ اَن يشترِیَ شيئًا مِنَ الفواكهِ لِلمجلسِ فَمَرَّ الغلامُ بِبَابِ مسجدِ منصورِ بُنِ عمارٍ وَ هوَ يسألُ لفقيرٍ شيئًا وَ يَقولُ مَن دَفَعَ اليهِ اربعةَ دراهمَ دَعَوتُ لَهٗ اربعَ دعواتٍ فدفعَ الغلامُ الدراهمَ فَقَالَ منصورٌ مَاالذِی تُرِيْدُ اَن اَدْعُو لَکَ فَقَالَ لِی سيدٌ اُرِيدُ اَنْ اَتخلَّصُ منهُ فَدَعَاهُ منصورٌ ثُمَّ قَالَ وَالآخرُ اَن يخلفَ اللّٰهُ عَلَیَّ دراهِمِی فَدَعَاه ثم قَالَ وَالآخرُ فَقَالَ اَنْ يَّتُوبَ اللّٰهُ عَلٰی سَيّدِی فَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ والآخرُ فقالَ انْ يَّغفِرَ اللّٰهُ لِیْ وَ لِسَيّدِیْ وَلَکَ وَلِلْقَوْمِ فَدَعَاه منصورٌ فَرَجعَ الغلامُ الٰی سيدِه فقالَ لَم اَبطأتَ فَقصَّ عَلَيهِ القصةَ فقال وَبِمَ دَعَا فَقَالَ سألتُ لِنَفسِی العِتقَ فقالَ اِذْهَبْ فَاَنْتَ حُرٌّ ثم قَال وَ اَیُّ شَیءٍ الثانِی فَقال اَن يخلفَ اللّٰهُ عَلَیَّ الدَّراهِمَ فَقَالَ لَکَ اَرْبَعَةُ آلافِ دِرْهَمٍ ثُم قالَ وَ ای شیءِ الثَّالِث فَقَال اَنْ يَّتُوْبَ اللّٰهُ عَلَيْکَ فَقَالَ تُبْتُ اِلَی اللّٰهِ ثُمَّ قَال وَ اَیُّ شَیءِ الرَّابع فَقَالَ اَنْ يَّغفِرَ اللّٰهُ لِی و لَکَ وَ لِلْمَذْکُورِ وَ لِلقومِ فَقال هٰذَا الوَاحِدُ لَيسَ اِلَیَّ فَلَمَّا بَاتَ رَأی فِی الْمَنام كأن قَائلًا يَقُولُ لَهٗ انتَ فعلتَ مَا كَانَ اِلَيْکَ اَتری اِنِّیْ لَا اَفعلُ مَا اِلَیَّ فَقد غفرتُ لَکَ وَ للغلامِ وَلِمَنصورٍ وَ لِلقومِ الْحَاضِرِيْنَ.

الحج ۲۲:۲٤ ۔ و هدوا الی صراط الحميد ص:۲۱

marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جھوٹی گواہی دینے والے کو چالیس کوڑے مارتے تھے۔

وَ كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَجْلِدُ شَاهِدَ الزُّوْرِ اَرْبعين جَلْدةً وَ يُسَوِّدُ وَجْهَهٗ بِالْفَحمِ وَ يَطُوفُ بهٖ فِى الاسْوَاقِ.

الحج ٢٢: ٢٤۔ واجتنبوا قول الزور......ص: ٣٠

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے محتاج نہ تھے۔

قَال حضرةُ الشيخ الزَهِير بافتاده آفَنْدِیْ قُدِسَ سِرُّهٗ كَانَ علیہ السلام يَبِيتُ عِندَ رَبِّهٖ فَيُطعِمُه وَيَسقِيهِ مِن تَجليَّاتِهِ الْمُتنوعَةِ وَ اِنَّمَا اكلَهٗ فِى الظاهِرِ لِاَجلِ اُمَّتِهِ الضَّعيفةِ وَ اِلَّا فَلا اِحْتِيَاجَ لَهٗ اِلَى الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَ مَا رُوِى اَنَّه كَانَ يَشُدُّ الحَجَرَ فَهو لَيسَ مِنَ الْجوعِ بَل مِن كمالِ لطافَتِهٖ لِئَلَّا يَصْعَدُ اِلَى الْمَلَكُوتِ بَل يَسْتَقِرُّ فِى الْملكِ لِلارْشَادِ.

المؤمنون ٤١ فجعلناهم غثاء......ص: ٨٣

سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کی مناجات۔

قَالَ الاصمعیُّ كنتُ اطوفُ بالكعبةِ فِى ليلةٍ مُقْمِرَةٍ فَسَمِعتُ صوتًا حَزِينًا فتبعتُ الصَّوتَ فَاِذَا اَنَا بِشاب حَسَنٍ ظَرِيفٍ تَعَلَّقَ باستارِ الكعبةِ وَ هُوَ يَقولُ نَامَتِ الْعُيونُ وَ غَارتِ النُّجومُ وَ انتَ الملكُ الْحَیُّ القيومُ وَ قد غَلَقَتِ الْمُلوكُ اَبوابَهَا وَ اَقَامَتْ عليهَا حَرَسَهَا وَ حِجابَهَا وَ بَابُكَ مَفتوحٌ لِلسَّائِلِينَ فَهَا اَنَا اَسْأَلُكَ بِبَابِكَ مُذْنِبًا فَقِيرًا مِسكينًا اَسِيرًا جِئتُ اَنْتَظِرُ رَحْمَتَكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ثُمَّ اَنْشَأَ يَقُوْلُ

marfat.com

يا مَن يُجيبُ المُضطَرَّ فِی الظُلَم
يا كاشِفَ الضُرِّ و البَلوىٰ معَ القسم
قَد نامَ وَفُدى حولَ البيتِ و انتبهُوا
وَ انتَ يا حيُّ يا قيُّومُ لم تَنَم
اَدعوكَ ربّى و مولایَ و مستندى
فارْحم بُكائِی بِحَقِّ البَيتِ و الحَرَم
اَنتَ الغفورُ فجُدلِی منکَ مَغفِرَةً
او اُعفُ عَنّى يا ذَا الجُودِ وَ النِّعَم
اِن كاَ ن عَفوُکَ لا يَرجُوهُ ذُو جرَمٍ
فَمَن يَّجُودُ علىٰ العَاصِينَ بِالكَرَم

ترجمہ: اے وہ جو ثُمَّ رَفَعَ رَأسَہ نَحوَ السَّماءِ وَ هُو يُنادِی يا اِلٰهِی وَسَيِّدِیْ مَولَای اِن اَطَعْتُکَ فَلَکَ الْمَنَّةُ عَلَیَّ وَ اِن عصيتُکَ فَبِجَهلِی فَلَکَ الْحُجَّةُ عَلَیَّ اَللّٰهُمَّ فِباظْهَارِ منتِکَ عَلَیَّ وَاِثْبَاتِ حُجَّتِکَ لَدَیَّ اِرْحَمْنِیْ وَاغْفِرْ ذُنُوبِیْ وَلا تَحْرِمْنِی رُؤيةَ جَدِّی قُرَّةِ عَينِی وَ حبيبِکَ وَ صَفِيِّکَ وَ نَبِيِّکَ مُحمدٍ ﷺ ثُمَّ اَنْشَأَ يَقولُ

اَلاَ اَيُّها المَأمُولُ فِی كُلِّ شِدَّةٍ
اِلَيکَ شَكَوتُ الضُّرَّ فَارْحَمْ شِكَايَتِی
اَلا يَا رِجائِی اَنتَ كَاشِفُ كُرْبَتِی
فَهَبْ لِی ذُنُوبِی كُلَّها وَاقْضِ حَاجَتِی

marfat.com

فَزَادِی قَلِیلٌ مَّا اَرَاهُ مُبْلِغِی

عَلَی الزَّادِ اَبْکِی اَمْ لِبُعدِ مَسَافَتِی

اَتَیْتُ بِاَعْمَالٍ قِبَاحٍ رَدِیئَۃٍ

وَمَا فِی الْوَرٰی خَلْقٌ جَنٰی کَجِنَایَتِی

فَکَانَ یُکَرِّرُ هٰذِهِ الابیَاتِ حَتّٰی سَقَطَ عَلَی الارضِ مُغْشِیًا عَلَیه فَدَنَوتُ مِنهُ فَاِذَا هُوَ زَینُ الْعَابِدِینَ عَلُی بُن الْحُسینِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ فَوَضَعتُ رَاْسَهُ فِی حجْرِی وَ بَکَیتُ لِبُکَائهِ شَدِیدًا شَفْقَۃً عَلَیه فَقَطَرَ مِن دُمُوعِی علٰی وَجهِه فَاَفَاقَ مِن غَشْیَتهٖ وَ فَتَحَ عَیْنَهُ وَ قَالَ مَنِ الَّذِی شَغَلَنِی عَن ذِکرِ مَولَایَ فَقُلْتُ اَنَا الاصمَعِیُّ یَا سَیِّدِی مَا هٰذَا الْبُکَاءُ وَ مَا هٰذَا الْجَزَعِ وَ انتَ مِن اهلِ بیتِ النبوۃِ وَ مَعْدَنِ الرِّسَالۃِ اَلَیسَ اللّٰهُ یقولُ (اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنکُمُ الرِّجسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا) قَالَ فَاستَوٰی جَالِسًا وَ قَالَ یَا اَصْمَعِیُّ هَیْهَاتَ انَّ اللّٰهَ تعالٰی خلقَ الجنۃَ لِمَن اَطَاعهُ وَاِن کَانَ عبدًا حَبْشِیًّا وَ خلقَ النَّارَ لِمَنْ عَصَاهُ وَانْ کَانَ مَلِکًا قرشِیًّا اَمَا سمعتَ قَولَه تعالٰی (فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَا اَنْسَابَ بَینهُمْ وَلَا یَتَسَاءَ لُوْنَ)

المؤمنون ۲۳: ۱۰۱ـ فلا انساب بینهم ص:۱۰۷ـ۱۰۸

مَثَلُ نُوْرِہٖ.

درروح الارواح آوردہ کہ آں نور حضرت محمد یست ل مشکاۃ آدم باشد وز جاجہ نوح و زیتون ابراہیم کہ نہ یہودیہ مائل است چوں یہود غرب را قبلہ ساختند و نہ نصرانیہ چوں نصاری روی بشرق آوردہ اند و مصباح حضرت رسالتست ﷺ یا مشکاۃ ابراہیم است و زجاجہ دل

صافی مطہراو ومصباح علم کامل او شجرہ خُلق شامل او کہ نہ در جانب غلو و افراط است و نہ در طرف تقصیر و تفریط بلکہ طریق اعتدال کہ (خَیرُ الامُورِ اَوسطُهَا) واقع شدہ و صراط سوی عبارت از آنست۔

و در عین المعانی فرمودہ کہ نور محبت حبیب با نور خلت خلیل نور علی نور است۔

پدر نور پسر نور یست مشہور　　از ینجا فہم کن نور علی نور

النور ٢٤: ٣٥۔ مثل نورہ ......ص:١٥٦۔١٥٧

جب رابعہ العدویہ کے خاوند فوت ہوئے۔

وَ حُکِیَ لَمَّا مَاتَ زوجُ رابعة العَدوِیَّه اِستأذنَ علیهَا الحسنُ البصریُّ وَ اصحابُهُ وَ اَذنتْ لَهُم بِالدُّخولِ علیهَا وَ اَرخَتْ سِترا وَ جلَسَتْ وَرَاءَ السترِ فقالَ لهَا الحسنُ وَ اصحابُه انهُ قد مَات بعلُکِ وَلا بُدَّ لکَ مِنهُ قَالتْ نعَم وَ کرامَةً لٰکِن مَن اَعْلَمُکُم حتّٰی اُزَوِّجُهٗ نفسِی فقَالوا الحسنُ البصریُّ فقالتَ اِن اجبتَنِیُ فِی اربعِ مسائلَ اَنَا لَکَ فقالَ سَل اِنْ وَفّقنِیَ اللّٰهُ اَجبتُکَ قالتَ مَا تقولُ لو مُتُّ اَنَا وَ خرجتُ مِنَ الدنیَا مُتُّ عَلَی الایمانِ اَمْ لا قَالَ هذا غیبٌ لَا یعلمُهٗ اِلّا اللّٰه ثم قَالتْ مَا تقولُ لو وضعتُ فِی القَبرِ وَ سَألنِی مُنکرٌ و نکیرٌ أ أقدرُ علی جوابِها اَمْ لا قالَ هٰذا غیبٌ ایضًا ثم قالتُ اِذَا حشرَ النَاسُ یومَ القیامةِ وَ تَطایرتِ الکُتُبُ أأعطیَ کِتَابی بِیَمِیْنِیْ اَم بشِمَالِی قَال هٰذا غیبٌ ایضًا ثُم قالتُ اِذَا نُودَی فِی الخَلقُ فَرِیْقٌ فِی الجنةِ وَ فریقٌ فِی السَّعیرِ کنتُ اَنَا مِنْ اَیِّ الفُرِیقَینِ قَال هذا غیبٌ ایضًا قالتُ مَن کَانَ لَهُ علمٌ هٰذہِ الاربعةِ کیفَ یَشْتَغِلُ بِالتَّزَوُّجِ ثم قَالتْ یَا حَسَنُ کَمْ خَلَقَ اللّٰهُ العقلَ قَال

marfat.com

عَشـرـةَ اجـزَاء تِـسعةَ لِلرجالِ وَ واحدٌ لِلنساءِ ثُم قَالت يَا حسنُ كَم خلقَ اللّٰه الشَّهـوَـةَ قَال عَشـرةَ اَجزاء تِسعة لِلنساء وَ واحدٌ لِلرجالِ قَالتْ يَا حَسَنُ اَنَا اَقْدِرُ عَلٰى حِفُظِ تِسْعةِ اجزَاء مِنَ الشَّهوةِ بِجُزءٍ مِّنَ العقلِ وَ اَنتَ لَا تَقدِرُ عَلٰى حِـفُـظِ جُـزءٍ مِّـنَ الشهـوةِ بِتسعةِ اَجزاء مِنَ الُعقلِ فَبكَى الحسنُ وَ خَرَجَ مِن عندِهَا.

النور ٢٤: ٦٠ ـ والقواعد من النساء ......ص: ١٧٩

بنی اسرائیل کا، زاہد دوسوسال عبادت کی مگر شیطان کے فریب کا شکار ہوگیا

آوردہ اند کہ رسول خدا ﷺ حکایت کرد کہ در بنی اسرائیل زاہدی بود دویست سال عبادت کرد در آرزوی بود کہ وقتی شیطان را بہ بیند تا باوی گوید الحمدللہ دریں دویست سال ترا بر من راہ نہ بود ونتوانستی مرا از راہ حق بگردانیدن آخر روزی ابلیس از محراب خویشتن را باو نمود داو راشناخت وگفت اکنوں بچہ آمدی یا ابلیس گفت دویست سالست تا میکوشم کہ ترا از راہ ببرم و بکام خویش درآرم واز دستم برنخاست ومراد برنیامد۔

واکنوں تو درخواستی کہ مرابینی دیدار من ترا بچہ کار آید از عمر تو دویست سال دیگر ماندہ است ایں سخن بگفت وناپدید گشت زاہد در وسواس افتاد وگفت از عمر من دویست سال ماندہ ومن چنیں خویشتن را در زندان کردہ ام از لذات وشہوات باز ماندہ ودویست سال دیگر ہم بریں صفت دشخوار بود تدبیر من آنست کہ صد سال در دنیا خوش زندگانی کنم لذات وشہوات بکار دارم آنکہ توبہ کنم وصد سال دیگر بعبادات بسر آرم کہ اللہ غفور رحیم است آں روز از صومعہ بیروں آمد سوی خرابات شد وبشراب ولذات باطل مشغول گشت وبصحبت مونساں تن درداد چوں در آمد عمرش بآخر رسیدہ بود ملک الموت درآمد وبرسر آں فسق وفجور جان وی برداشت آں طاعات و

marfat.com

عبادات دویست سالہ بباد برداده حکم ازلی دروی رسیده وشقاوت دامن اوگرفته] نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِن درکِ الشقاءِ و سُوءِ الْقضاءِ.

قال الحافظ :

در عمل تکیہ مکن زانکہ دران روز ازل
تو چہ دانی قلم صنع بنامت چہ نوشت

النمل ۸۱ ان تسمع الا من یؤمن بآیاتنا (ص ۳۷۱)

سیدنا محمد ﷺ کا سایہ کیوں نہیں تھا۔

وَقَالَ النیسابُورِیُّ اِنَّمَا لَم یَکْتُبْ لِاَنَّهٗ اِذَا کَتَبَ وَ عَقَدَ الْخِنصَرَ یَقَعُ ظِلُّ قَلَمِهٖ وَ اِصْبَعِهٖ عَلٰی اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ ذِکْرِهٖ فَلَمَّا کَانَ ذَالِکَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَا جَرَمَ یَا حَبِیبِی لَمَا لَم تَرِد اَنْ یَّکُوْنَ قَلَمُکَ فَوْقَ اسْمِیْ وَ لَم تَرِدْ اَن یَّکُونَ ظِلُّ الْقَلَمِ عَلٰی اسْمِیْ اَمَرْتُ النَّاسَ اَنْ لَّا یَرْفَعُوا اَصْوَاتَهُم فَوقَ صَوتِکَ تَشْرِیْفًا لَّکَ وَ تَعْظِیْمًا وَلَا اَدَعْ بِسَبَبِ ذَالِکَ ظِلَّکَ یَقَعُ عَلَی الْاَرْضِ صِیَانَةً لَّهٗ اَنْ یُوطَاءَ ظِلُّهٗ بِالْاَقْدَامِ. قِیْلَ اِنَّهٗ نُوْرٌ مَحْضٌ وَ لَیْسَ لِلنُّوْرِ ظِلٌّ.

العنکبوت ۲۹: ۴۸۔ ولا تخطه بیمینک ..... ص: ۴۸۰

marfat.com

اَلْجُزْءُ السَّابِعُ

بغداد کی ایک عاشقہ کا واقعہ۔ قَالَ الشیخُ الْعَطَّارُ: فِی اِلٰھِیْ نَامہ

مگر یکروز در بازار بغداد
بغایت آتشی سوزندہ افتاد

فغاں افتاد از مردم بیکبار
وزان آتش قیامت شد بدیدار

بزہ بر پیرہ زالی مبتلائی
عصا در دست می آمد زجائی

یکی گفتا مگر دیوانہء تو
کہ افتاد آتش اندر خانہ تو

زنش گفتا تو ئی دیوانہء من
کہ حق ہرگز نسوزد خانہء من

باخر چوں بسوخت عالم جہانی
نبود آں زال راز آتش زیانی

بدو گفتند ہاں ای زال دمساز
بگو کز چہ بدانستی تو ایں راز

چنیں گفت آنگہی زال فروتن
کہ یا خانہ بسوزد یا دل من

چو سوخت از غم دل دیوانہ را
نخواہد سوخت آخر خانہء را

الروم ۳۰: ۵۷۔ لا ینفع الذین ظلموا معذرتھم ......ص: ۶۰

ایامِ عید میں غنا کی رخصت والی احادیث متروک ہیں۔

وَ اَمَّا الْاَحَادِیْثُ النَّاطِقَةُ بِرُخْصَةِ الْغِنَاءِ اَیَّامَ الْعِیْدِ فَمَتْرُوْكَةٌ غَیْرُ مَعْمُوْلٍ بِھَا الْیَوْمَ وَ لِذَا یَلْزَمُ عَلَی الْمُحْتَسِبِ اِحْرَاقُ الْمَعَازِفِ یَوْمَ الْعِیْدِ.

لقمان ۳۱: ۶۔ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث ......ص: ۶۷

نبی علیہ السلام کا بھولنا امت کی تعلیم کے لئے تھا۔

وَمَا نُقِلَ عَنْ سَھْوِہٖ علیہ السلام فِیْ بَعْضِ الْاُمُوْرِ فَھُوَ لَیْسَ كَسَھْوِ سَائِرِ

marfat.com

الْخلقِ النَّاشِی عن رَعُونَۃِ الطَّبعِ و غَفلَتِہ حاشَاہ عنْ ذَالکَ بل سَھوُہ تَشرِیع لامتہٖ لیقتدوا بہٖ فِیہ کَالسَّھوِ فی عَدَدِ الرَّکعاتِ حیثُ انہ علیہ السلام صَلَّی الظُّھرَ رکعتَینِ ثم سَلَّم فقال ابو بکرٍ رضی اللہ عنہ صَلَّیتَ رکعَتَین فقام و اَضَافَ اِلَیھما رکعتَین و بعضُ سھوِہٖ علیہ السلام ناشئی عنِ الاستِغراقِ و الانجِذَابِ و لذالک کا ن یقُولُ (کلمینی یا حمیراء)

الاحزاب ۵۱ و یرضین بما آتیتھن (ص۲۰۹)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنکر انگوٹھے چومنا۔

ثم اِنَّ لِلصَّلَوَاتِ و التسلیماتِ مَوَاطِن. فمنھا ان یُصَلّٰی عند سِماعِ اِسْمِہٖ الشَّرِیفِ فی الاذانِ.

قال القُھستانی فی شرحہ الکبیر نقلاً عن کنزِ العباد اِعلَم انَّہ یَستَحِبُّ اَن یُّقال عند سماعِ الاُولٰی من الشھادۃِ الثانیۃِ (صلی اللہ علیک یا رسول اللہ) و عند سماعِ الثانیۃِ (قرۃ عینی بک یا رسول اللہ) ثم یقال اللھم مَتِّعنِی بِالسّمعِ و البصَر) بعدَ وضعِ ظُفُرِ الابھَامَینِ علی العینَینِ فَاِنّہ صلی اللہ علیہ وسلم یکونُ قائدًا لَّہ الی الجنَّۃِ انتھی

قال بَعضُھُم [پشت ابھامین بر چشم مالیدہ این دعا بخواند (اللھم متعنی) الخ و در صلوات نجمی فرمودہ کہ ناخن ھر دو ابھام را بر چشم نھد بطریق وضع نہ بطریق مد و در محیط آوردہ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بمسجد در آمد و نزدیک ستون بنشست و صدیق ص در برابر آں حضرت نشستہ بود بلال ص بر خاست و باذان اشتغال فرمود: چوں گفت اشھد ان محمدا رسول اللہ ابو بکر ص ھر دو ناخن ابھامین خود را بر ھر دو چشم خود نھادہ گفت (قرۃ عینی بک یا رسول

marfat.com

اللہ)چوں بلال ص فارغ شد حضرت رسول ﷺ فرمود کہ یا ابا بکر ھر کہ بکند چنیں کہ تو کردی خدای بیامرزد گناھان جدید وقدیم اورا اگر بعمد بودہ باشد اگر بخطا

حضرت شیخ امام ابوطالب محمد بن علی المکی رفع اللہ درجتہ درقوت القلوب روایت کردہ از ابن عیینہ رحمہ اللہ کہ حضرت پیغمبر ں بمسجد درآمد در دھہ محرم وبعد ازانکہ نماز جمعہ ادا فرمودہ بودنزدیک اسطوانہ قرار گرفت وابوبکر ص بظھر ابھامین چشم خودرا مسح کرد وگفت قرۃ عینی بک یارسول اللہ وچوں بلال ص از اذان فراغتی روی نمود حضرت رسول اللہ ﷺ فرمود کہ ای ابا بکر ھر کہ بگوید آنچہ تو گفتی از روی شوق بلقای من وبکنید آنچہ تو کردی خدای خدای درگزارد گناھان ویرا آنچہ باشد نو وکھنہ خطا وعمد ونھان وآشکارا ومن درخواستکیم جرایم ویرا ودر مضمرات بریں وجہ نقل کردہ]

و فی قِصصِ الانبیاءِ و غیرِھا اَنَّ آدم علیہ السلام اِشتاقَ الٰی لِقاءِ محمدٍ ﷺ حِینَ کانَ فی الجنَّۃِ فاَوحَی اللّٰہُ تعالٰی الیہِ ھو مِن صُلبِکَ و یَظْھَرُ فی آخرِ الزَّمانِ فَسَأَلَ لقاءَ محمدٍ ﷺ حِینَ کانَ فی الجنۃِ فاوحَی اللہ تعالٰی الیہ فَجَعَلَ اللّٰہُ ذالک النُّورَ المُحمَّدی فی اِصبَعِہ المُسَبِّحَۃِ من یدِہ الیُمنٰی فَسَبَّحَ ذالک النُّورُ فلِذالک سُمِّیَتْ تلک الاِصبَعُ مُسَبِّحَۃ کمافی الروض الفائق.

اَو اَظْھَرَ اللّٰہُ تعالٰی جمالَ حَبیبِہ فی صَفاءِ ظُفرَی اِبھامَیہِ مثل المِرْآۃِ فَقَبَّلَ آدمُ ظُفرَی ابھامَیہِ و مَسَحَ علی عَینَیہِ فصارَ اصلاً لِذُرِّیَتِہ فلمَّا اَخبرَ جبرائیلُ النبیَّ ﷺ بھٰذِہِ القِصَّۃِ قال علیہ السلام (مَنْ سمعَ اِسْمِی فی الاذان فَقَبَّلَ ظُفرَی ابھامَیہِ و مَسَحَ علٰی عَینَیہِ لم یَعْمَ ابدًا). قال الامام السخاوی فی

marfat.com

المقاصد الحسنة اِنَّ هٰذا الْحَدِيثَ لَم يَصِح فی المرفُوعِ والمرفوعُ من الحديثِ هو ما اَخبَرَ الصَّحابِیُّ عَن قولِ رسولِ اللّٰهِ ﷺ.

و فی شرح اليمانی و يَكرَهُ تَقبِيلُ الظُّفُرَينِ وَوَضعُهما علی العَينَينِ لانَّهُ لم يَرِدُ فيهِ حديثٌ والَّذی فِيهِ ليسَ بِصحيحٍ انتهی.

يقولُ الفقيرُ قد صَحَّ عنِ العلماءِ تجويزُ الاخذِ بالحديثِ فی العَمَلِيَّاتِ فكونُ الْحديثِ الْمَذكورِ غيرُ مرفوعٍ لا يستلزِمُ تركُ الْعَمَلِ بمَضمونِهِ وقد اصابَ القهستانی فی القولِ بِاِستحبابِهِ و كفانا كلامُ الامامِ المَكِیِّ فی كتابِهِ فَاِنَّهُ قد شَهِدَ الشيخُ السُهروردیُّ فی عوارِفِ المعارِفِ بِوُفُورِ عِلمِهِ وَ كثرةِ حفظِهِ وقُوَّةِ حالِهِ وقَبِلَ جميعَ ما اَورَدَهُ فی كتابِهِ قُوتُ القُلُوبِ ولِلّٰهِ دَرُّ اَربابِ الْحَالِ فی بيانِ الحَقِّ وتركِ الجِدال.

الاحزاب ٥٦ صلوا عليه و سلموا تسليما (ص ٢٢٨، ٢٢٩)

حم السجده ٣٣ و من احسن وقولاممن دعا الی الله (ج ٨ ص ٢٦٠)

درود شریف پڑھنے کے آداب۔

وَمِنْ آدابِ الْمُصَلّی اَنْ يُّصَلّیَ علی الطَّهارَةِ وقد سَبَقَ حِكايَةُ السُّلطانِ محمود عند قولِهِ تعالٰی (مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ.. الآيه).وَ اَن يَّرفَعَ صَوتَهُ عند اَداءِ الحديثِ [و در آثار آمده كه بر داريد آواز خود را در ادای صلوات كه رفع صوت بوقت ادای درود صيقلست كه غبار شقاق و زنگار نفاق را از مراياء قلوب می زدايد.

نام تو صیقلست کہ دلہای تیرہ را روشن کند چو آئینھاء سکندری

marfat.com

وان يَكون على المُراقبه وهو حضورُ القلبِ و طرْدُ الغفلة وان يَصِحّ نيّتهُ وهو ان يَكون صَلواته امتثالا لِامرِ الله و طلبا لرضاه و جلبا لِشفاعة رَسُوله وان ينوى ظاهرهُ و باطنهُ فانّ الذكر اللّسانىَ ترجمانُ الفكرِ الجنانى فلا بُدّ من تطبيق احدهما با الآخر والّا فمجرّدُ الذكر اللسانى من غيرِ حُضورِ القلب غيرُ مفيد

الاحزاب ۲:۵، مطبوعہ [illegible] ص ۲۳۲-۲۳۳

یارسول اللہ کہہ کر درود پڑھنا۔

و منها قوله

الصلوٰة والسلام عليک يا رسولَ اللّٰه

الصلوٰة والسلام عليک يا حبيبَ اللّٰه

الصلوٰة والسلام عليک يا خليلَ اللّٰه

الصلوٰة والسلام عليک يا صفِىَّ اللّٰه

الصلوٰة و السلام عليک يا نجِىَّ اللّٰه

الصلوٰة والسلام عليک يا خيرَ خلقِ اللّٰه

الصلوٰة والسلام عليک يا منِ اختارهُ اللّٰه

الصلوٰة والسلام عليک يا مَنْ زيّنهُ اللّٰه

الصلوٰة والسلام عليک يامَنْ ارسَلهُ اللّٰه

الصلوٰة والسلام عليک يامَنْ شرّفهُ اللّٰه

الصلوٰة والسلام عليک يامَنْ عظّمهُ اللّٰه

marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یامَنْ کَرَّمَهُ اللّٰه.

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیِّدَ المُرسَلِین.

الصلوٰۃ والسلام علیک یا اِمامَ الْمتَّقِین.

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خاتَمَ النَّبِیِّین.

الصلوٰۃ والسلام علیک یاشفیعَ المُذْنِبِین.

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسولَ ربِّ العَالَمِین .

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیِّدَ الاوَّلِین.

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیِّدَ الآخِرِین.

الصلوٰۃ والسلام علیک یا قائدَ المُرسلین.

الصلوٰۃ والسلام علیک یا شفیعَ الْاُمَّه.

الصلوٰۃ والسلام علیک یا عظیمَ الْهِمَّه.

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حاملَ لِوَاءِ الْحَمْد.

الصلوٰۃ والسلام علیک یا صاحبَ الْمُقَامِ المحمُودِ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا ساقِیَ الْحَوضِ الْمورُودِ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا اَکْثَرَ النَّاسِ تبعاً یَومَ القِیامه

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیِّدَ وُلْدِ آدم.

الصلوٰۃ والسلام علیک یا اکرمَ الاولین و الآخِرِین.

الصلوٰۃ والسلام علیک یا بشیرُ.

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نذیرُ.

marfat.com

الصلوٰة والسلام علیک یا داعِیَ لِلّٰہِ بِاِذْنِہٖ والسِّرَاجِ الْمُنِیر

الصلوٰة والسلام علیک یا نبیَّ التَّوبَہ.

الصلوٰة والسلام علیک یا نبیَّ الرَّحْمَہ.

الصلوٰة والسلام علیک یا مُقَفّٰی.

الصلوٰة والسلام علیک یاعَاقِبُ.

الصلوٰة والسلام علیک یا حاشِر.

الصلوٰة والسلام علیک یا مختار.

الصلوٰة والسلام علیک یا ماحِی.

الصلوٰة والسلام علیک یا احمَد.

الصلوٰة والسلام علیک یا محمَّد

صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَ مَلاَئِکَتِہٖ و رُسُلِہٖ وحَمَلَۃِ عَرْشِہٖ و جَمِیعَ خَلْقِہٖ علیکَ و علٰی آلِکَ و اَصحابِکَ و رَحمَۃُ اللّٰہِ و بَرَکَاتُہ

ایں صلوات را صلوات فتح گویند۔ چہل کلمہ است صلواتی مبارکست و نزد علماء معروف و مشہور و بہر مرادی کہ بخواند حاصل گردد۔ ہر کہ چہل بامداد بعد ادای فرض بگوید کار فرو بستہ ءاو بکشاید و بر دشمن ظفر یابد و اگر در حبس بود حق سبحانہ وتعالی او را رہائی بخشد وخواص او بسیار است۔

وحضرت عارف صمدانی امیر سید علی ھمدانی قدس سرہ بعضی از یں صلوات در آخر اوراد فتحیہ ایراد فرمودہ اند وشرط خواندن ایں صلوات آنست کہ حضرت پیغمبر را ﷺ حاضر بیند و مشافھہ با ایشاں خطاب کند۔

marfat.com

سات سلام اور انکی فضیلت۔

ومنها قوله

السلام علیک یا امام الحرمَین.

السلام علیک امام الخافِقَین.

السلام علیک یا رسول الثَّقلین.

السلام علیک یا سیِّدَ مَن فی الکونَینِ وشفیعَ مَن فی الدَّارَین

السلام علیک یاصاحبَ القِبلَتین.

السلام علیک یا نورَ المَشرِقَینِ و ضِیاءَ المغرِبین.

السلام علیک یا جدَّ السِّبطَینِ الحسنِ والحسین

علیکَ و علی عِترَتِک و اُسرَتِک و اولادِک و اَحفادِک و ازواجِک و افواجِک و خلفائِک ونُقبَائِک و نُجبَائِک و اصحابِک و اَحزَابِک و اَتباعِک و اَشیَاعِک

سلامُ اللّٰهِ وَالملائکۃِ والنَّاسِ اجمعِینَ الی یومِ الدِّین والحمدُ للّٰهِ رَبِّ العالَمِین.

این راتسلیمات سبعہ گویند کہ ہفت سلامست ھر کہ بکاری درماند ومھمات اوفروبستہ باشد ھفت روزی بعد از نمازی یازدہ بار صلوات فرستد پس این راتسلیمات ہفت بار بخواند مُھم کفایت شود و حاجت روا گردد۔

الاحزاب ۵۲ سلّموا تسلیما (ص ۲۳۵،۲۳۶)

marfat.com

سماعِ موتی

وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِی الْقُبُورِ. جَمْعُ قَبْرٍ و هُو مقرُّ المَیِّتِ و قبرتُهُ جعلتُه فِی الْقبرِ. وهذا الکلامُ ترشیحٌ لتمثِیلِ الْمُصِرِّیْنَ عَلَی الْکُفرِ بالاموات و اِشبَاعٌ فِی اِقنَاطِه علیهِ السّلام مِن ایمانِهِمْ و ترشیحُ الاِستِعَارۃ اِقرانُها بِما یُلائِمُ الْمُسْتَعارَ منه شبّه اللّٰهُ تعالٰی مَنْ طُبِعَ علٰی قلبِهٖ بِالموتٰی فِی عدمِ القُدْرَۃِ علی الاِجابۃِ فَکمَا لا یَسمَعُ اصحابُ القُبُورِ و لا یُجیبُونَ کذالکَ الکُفّارُ لا یسمَعُونَ و لا یقبلُونَ الحقَ

فاطر ۲۲ ما انت بمسمع من فی القبور (ص ۳۳۹)

ارواح اجسام کی مدد کرتی ہیں۔

و یَجِبُ اِکفارُ الرّوافِضِ فی قولِهِم بِاَنَّ علیاً و اصحابَه یرجِعُونَ الی الدُّنیا فَیَنْتَقِمُونَ مِن اعدائِهِم و یَملأُونَ الارْضَ قسطاً کما مُلِئَتْ جورًا و ذالکَ القولُ مُخالِفٌ لِلنَّصِّ نعم رُوحانیّۃُ علی رَضی الله عنه مِن وُزَراءِ المهدِیِّ فی آخرِ الزّمانِ عَلٰی مَا علیهِ اهلُ الحقائِقِ وَلا یَلزمُ مِن ذالکَ مَحذُورٌ قَطعًا لِاَنّ الارْوَاحَ تُعِینُ الارواحَ و الاجسامَ فی کُلِّ وقتٍ و حالٍ فَاعرَفْ هٰذا

یٰس انهم الیهم لا یرجعون (ص ۳۹۱)

یوم الترویہ، یوم عرفہ اور یوم النحر کی وجہ تسمیہ۔

وقِیلَ اَنّه رأی لیلَۃَ التَّروِیَۃِ کَاَنَّ قائِلاً یَقُولُ لَه اِنَّ اللّٰهَ یَأمُرُکَ بِذَبحِ ابْنِکَ هٰذا فَلَمّا اَصبحَ رَوّیٰ فِی ذالکَ مِنَ الصَّباحِ الی الرَّوَاحِ أَمِنَ اللّٰهِ

marfat.com

تعالی هٰذا الْحُلمُ اَمْ مِنَ الشَّیطَانِ فَمِنْ ثَمَّۃَ سُمِّیَ یومُ التَّرْوِیۃ فَلَمَّا اَمسٰی رَأی مِثْلَ ذَالِک فَعَرِفَ انہ مِنَ اللّٰہِ تعالی فَمِنْ ثَمَّہ سُمِّیَ یَومُ عَرَفہ ثُمَّ رَأی فِی اللَّیلَۃِ الثَّالِثَۃِ فَھَمَّ بِنَحرِہٖ فَسُمِّیَ الیومُ یومُ النَّحرِ.

الصافات انی اری فی المنام (ص۴۷۳)

marfat.com

اَلْجُزْءُ الثَّامِنُ

سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی روح خود اللہ نے قبض فرمائی۔

و فِی زُھرَةِ الرِّیاضِ اَلتَّوفِیُ مِنَ اللّٰهِ الْاَمْرُ بِخُرُوجِ الرُّوحِ مِنَ البدَنِ لَوِ اجْتَمعَتِ الْمَلائکةُ لَم یَقْدِرُوا عَلٰی اِخْراجِهٖ فَاللّٰهُ یَاْمُرُ بِالْخُروجِ کما اَمَرَہ بِالدُّخولِ ومِنَ الْمَلائِکةِ المُعَالَجَةُ واذا بَلَغَتِ الْحَنْجَرَةَ یَاْخُذُھا مَلِکُ الموتِ علی الایمانِ اَوِ الکفرِ. انتھی.

علٰی اِنَّ مِن خَواصِ العِبادِ مَن یتولیَ اللّٰهُ قَبْضَ رُوحِهٖ کما رُوِی اَنَّ فاطمةَ الزهراءَ رضی الله عنها لَمَّا نَزل علیها ملکُ الموتِ لم تَرضَ بِقَبضِهٖ فَقَبضَ اللّٰهُ روحَها و اَمَّا النبیُّ علیه السلام فاِنَّما قَبَضَه ملکُ الموتِ لکوَنِهٖ مُقَدَّمَ الامَّةِ و کما قال ذوالنون المصری قُدِّسَ سِرُّہ الٰهی لا تَکِلْنی الٰی ملکِ الموتِ و لکنِ اقْبِضْ رُوحِی انتَ ولا تَکِلْنی الٰی رِضوان و اَکرِمنی انتَ ولا تکلنی الٰی مالِک و عَذِّبْنِی انتَ نَسألُ اللّٰهَ الْفَضلَ علٰی کلِّ حالٍ

الزمر۴۲ الله یتو فی الانفس ص۱۱٤

لا نبی بعدی نہ کہو کا مفہوم۔

و رَوَی ابْنُ سلامٍ و غیرُہ عن عائشةَ رضی الله عنها اَنَّها قالَتْ لا تَقُولوا لا نبیَّ بعدَ محمدٍ و قُولُوا خاتَمَ النبیین لاَنَّه یَنزِلُ عیسی بنُ مریمَ حَکَمًا عَدلاً و اِمامًامُقسِطاً فَیَقتلُ الدجّالَ و یَکسِرُ الصَّلیبَ و یقتلُ الخنزیرَ و یَضَعُ الجِزیةَ و تَضَعُ الحربُ اوزارَها.

marfat.com

قال في التَكملَة و قولُ عاشةَ لا تقولُوا لا نبيَّ بَعدَ مُحمدٍ اِنَّما ذُكِرَ واللّٰهُ اَعلم لِئلَّا يَتوهَّم الْمُتوهَّمُ رَفُعَ ما رُوِىَ مِن نُزولِ عيسى بنِ مريمَ في آخِرِ الزَّمانِ و عَلى الْحَقِيقَةِ فَلا نبيَّ بَعدَ رَسولِ اللّٰهِ ﷺ لِاَنَّ عيسى و اِن نَزَلَ بَعدَه فهو موجودٌ قبلَه حَيٌّ الى اَن يَّنزِلَ و اِذا نَزَل فهو مُتَّبعٌ لِشرِيعتِه مُقاتِلٌ عَليها فَلا يُخلق نبيٌّ بعدَ محمدٍ ولا تُجَدَّدُ شريعةٌ بعدَ شريعتِهٖ فعلى هذا يَصِحُّ ولا نبيَّ بعدَه.

وقد رُوِى في اسماءِ النبيِّ ﷺ في كتابِ الشمائِلِ و غيرِه والعَاقِبُ الَّذِى ليس بعدَه نبيٌّ فهٰذه زيادةٌ و اِن لَّم يَذكُر ها مَالكٌ فهى موجودةٌ في غيرِ المؤطا و يَحتَمِلُ ان تكونَ من قِبَلِ النبيِّ او من قِبَلِ الرَّاوى فاِن كانت من قبل النبيِّ ﷺ فحَسْبُكَ بها حُجَّةً واِن كانت من قبل الراوى فقد صَحَّ بها انّ اطلاقَ هٰذا اللفظِ غيرُ ممتنعٍ ولا مُعارضةَ بينه و بينَ حديثِ عائشةَ رضى الله عنها كما ذكرنا والْمرادُ بهٖ لا تقولوا لا نبيَّ بعدَه يعنى لا يُوجَد في الدنُيا نبيٌّ فاِن عيسىٰ ينزِل الى الدنيا ويقاتِلُ على شريعةِ النبيِّ ﷺ والمرادُ بقولهٖ ﷺ في الحديثِ والعاقبُ الذى ليس بعدَه نبيٌّ ولا يُبعَث بعدَه نبيٌّ يَنسِخُ شريعتَه و هذا معنى قوله (و خاتم النبيين) اى الذى خُتِمتِ النبوةُ والرسالةُ بهٖ لان نبوةَ عيسىٰ قبلَه فنبوتُه ﷺ خَتمتِ النُبُواتُ و شريعتُه خَتمتِ الشَّرائع انتهى ما في التكمله.

المؤمن٧٨ منهم من قصصنا (ص٢١٦، ٢١٧)

marfat.com

سب سے پہلے اذان کس نے کہی۔

واولُ من اذَّن فی السماءِ جبرائیلُ ام میکائیلُ علیهما السلام عندَ بیتِ المعمورِ واولُ من اذن فی الاسلامِ بلالُ الحبشیُّ رضی الله عنه وکان اولُ مشروعیتِهٖ فی اذانِ الصبحِ قالت النوّارُ امُّ زیدِ بنِ ثابتٍ کانَ بیتی اطولَ بیتٍ حولَ المسجدِ فکان بلالٌ یؤذِّنُ فوقَه من اولِّ ما أذَّنَ الی ان بنی رسولُ اللهِ ﷺ مسجدَه فکانَ یؤذِّنُ بعده علی ظَهرِ المسجدِ وقد رُفِعَ له شیءٌ فوقَ ظهرِهٖ واولُ من اقامَ عبدُ اللهِ بنَ زیدٍ وزاد بلالٌ فی اذانِ الصبحِ بعد الحَیعَلاتِ الصلاة خیر من النوم مرَّتَین فاقرَّها ﷺ ای الیقظةُ الحاصلةُ خیرٌ مِنَ الرَّاحةِ الحاصلةِ بِالنَّومِ ویقولُ المجیبُ عندَه صَدَقتَ وَ بِالْخَیرِ نَطَقتَ وعندَ قولِهٖ فی الاقامةِ قد قامت الصلٰوة اَقَامَهَا اللّٰهُ و اَدَامَهَا و یُقِیمُ مَنْ اَذَّنَ لا غیرُه الا بِاذنِهٖ و فی بعضِ الرِّوایاتِ اِنه ﷺ اَذَّنَ مرةً واحدةً فی السفرِ علٰی راحلتِه ......

واولُ من زادَ الاذانَ الاوَّلَ فی الجمعةِ عثمانُ رضی الله عنه زادَه لِیُؤذِّنَ اهلُ السُّوقِ فیأتونَ الی المسجدِ و کانَ فی زمانِهٖ ﷺ و زمانِ ابی بکرٍ رضی الله عنه و زمانِ عمرَرضی الله عنه اذانٌ واحدٌ حینَ یجلسُ الامامُ علی المنبرِ والتذکیرُ قبلَ الاذانِ الاولِ الذی هو التَّسبیحُ اُحدَث بعدَ السبعِمِأةِ فی زَمَنِ النَّاصِرِ محمد قلوون لاجل التَّبکِیرِ المطلوب فی الجمعةِ واولُ ما اُحدِثَتِ الصَّلاةُ علی النبیِّ ﷺ بعد تمامِ الاذانِ فی زمنِ السلطانِ المنصورِ الحاجی ابن الاشرف شعبان بن حسن بن محمد بن قلوون فی

marfat.com

اواخرِ القرنِ الثامنِ و اول من اَحْدَثَ اذانُ اثنينِ معًا بنو اُمية و اولُ من وضع احدٰی یَدَیه عندَ اُذُنَیه فی الاذانِ ابنُ الاصمّ مؤذنُ الحَجّاجِ بنِ یوسف و کان المؤذنونَ یجعلون اصابعَهم فی اذانِهم واولُ من رقّی منارةَ مصر للاذانِ شُرَحْبِیلُ المذکورُ و فی عرافتِهِ بنٰی مسلمةُ المنابرَ للاذان بامرِ معاویة ولم تکن قبلَ ذالک واولُ من عُرِفَ علی المؤذِنِینَ سالمُ بنُ عامر اقامه عمرو بنُ العاصِ فَلَمَّا ماتَ عَرَّف علیهِم اخاهُ شُرَحْبِیل واوّلُ من رَزَق المؤذنین عثمانُ رضی الله عنه

حم السجده ۳۳ ممن دعا الی الله (ص ۲٦۰،۲٦۱)

ہر سوموار اور ہر جمعرات کو اعمال حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں۔

(رُوِیَ) اِنَّهُ علیہ السلام اُرِیَ مَا یُصِیبُ اُمَّتَهُ بعدَه فمَا رُؤیَ مُسْتَبْشِرًا ضَاحِکًا حتّٰی قُبِضَ. وفی الحدیثِ حَیَاتی خیرٌ لَّکُم و مماتِی خیرٌ لکم قالُوا هٰذا خیرُنا فی حیاتِک فَمَا خیرُنا فی مماتِک فقال تُعرَضُ علیَّ اعمالُکم کلَّ عشیةِ الاثنَینِ والخمِیسِ فما کانَ خیرٌ حَمِدتُ اللّٰهَ تعالی وما کانَ مِن شرٍ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لکُم ولِذالِک اِستَحَبَّ صومُ یومِ الاثنینِ والخمِیسِ وقد قال علیہ السلام تُفْتَحُ ابوابُ الجنةِ کلَّ اثنینِ و خمِیس ،یعنی مفتوح می شود ابواب جنت در هر دو شنبه و پنجشنبه یعنی لِشَرْفِهِما لِکَونِ یومِ الاثنین یومَ وِلادَةِ النبیِّ علیه السلام و یوم الخمیس یومَ عرضِ الاَعمالِ علی اللّٰه سبحانه و تعالی .

marfat.com

الزخرف ٤٢ او نرینك الذی وعدناهم (ص ٣٧٢)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خواہش امت محمدیہ کا ایک فرد ہونا۔

وعنِ ابنِ عباسٍ رضی الله عنهما قال موسیٰ یا ربِّ هل فی الاممِ امةٌ اَکـرَمُ علیک مِمَّنْ ظَلَّلْتَ علیهِمُ الغمامَ و انزلتَ علیهِم المَنَّ والسَّلویٰ قالَ یـا مـوسیٰ اِناَ. فضلَ امةِ مَحمَّدٍ علی الاُمَم، کَفَضْلِی علی خَلْقِی فقال موسیٰ الٰهی اجْعَلْنِی مِن امةِ محمدٍ قال یا موسیٰ لن تُدرِکهم ولکِن اَتَشْتَهِی اَن تَسْمَعَ کلامَهُم قال نعم یـا ربِّ فنادیٰ یا امةَ محمدٍ فقالُوا لبیک اللهم لبیک لا شریک لک والخیرُ کلُّه بیدَیک فَجَعَلَ اللّٰهُ تلکَ الاجابةَ مِن شعائرِ الحجِّ.

الزخرف ٤٤ وانه لذکر لك (ص ٣٧٣)

حضرت عیسیٰ امامت فرمائیں گے یا امام مہدی۔

و فی شرحِ العقائدِ ثمَّ الاصحُّ اِنَّ عیسیٰ یُصلّی بِالنَّاسِ و یؤمُّهم و یقتدِی بهِ المَهدِی لانهُ افضلُ منه فاِمَامتُه اَولیٰ مِنَ المهدیِّ لان عیسیٰ نبیٌّ والمهدی ولیٌّ ولا یبلغُ الولیُّ درجةَ النبیِّ.

یقولُ الفقیرُ فیه کلامٌ لانَ عیسیٰ علیه السلام لا ینزِل بالنُّبُوَّةِ فاِنَّ زمانَ نُبُوَّتِهٖ قدِ انقضیٰ وقد ثبتَ اَنَّهُ لا نبیَّ بعدَ رسولِ الله صلی الله علیه وسلم لا مُشرِعًا کاصحابِ الکُتُبِ ولا مُتَابعًا کانبیاءِ بنی اسرائیلَ وانمّا ینزِلُ علی شریعتِنا و علی اَنَّهُ من هذهِ الامةِلکن للغیرةِ الالهیةِ یؤُمُّ المهدیُّ و یقتدی به عیسیٰ لِاَنَّ الاقتداءَ به اقتداءٌ بالنبیِ صلی الله علیه وسلم و قد صحَّ ان عیسیٰ اقتدیٰ بنبیِّنا لیلةَ المعراج

marfat.com

فی المسجدِ الاقصٰی مع سائرِ الانبیاءِ فیجب اَن یقتدی بخلیفتِہ ایضًا لانہ ظاھرُ صورتِہ الجمعیۃِ الکمالیۃ۔

الزخرف ٦٠ ولو نشاء لجعلنا ملائکۃ فی الارض (ص ٣٨٥)

مومن جن جنت میں جائیں گے یا نہیں۔

قال الامامُ النسفیُّ فی التَّیسِیرِ توَقَّفَ ابو حنیفۃ فی ثوابِ الجنّ و نعیمِھم وقال لا اِستِحقَاقَ للعبدِ علی اللّٰہِ وانما ینالُ بالوعدِ ولا وعدَ فی حقِّ الجنِّ الا المغفرۃ و الا جارۃ فھٰذا یقطعُ القولَ بہٖ و اما نعیمُ الجنۃِ فموقوف علی قیامِ الدلیلِ انتھیٰ قال سعدی المفتی و بھٰذا تَبَیَّنَ ان ابا حنیفۃ مُوقِفٌ لا جازمٌ بأنہ لا ثوابَ لھم کما زعمَ البیضاوِی یعنی ان المَروِی عن ابی حنیفۃ اَنَّہ توَقَّفَ فی کیفیۃِ ثوابِھم لا انہ قال لا ثوابَ لھم و ذالک اَنَّ فی الجنِ مسلمین و یھودًا و نصارٰی و مجوسًا و عَبَدَۃَ اوثانٍ فَلِمُسلِمِھم ثوابٌ لا محالۃَ و اِن لم نعلَم کَیفِیَّتَہُ کما ان الملائکۃَ لا یُجازُونَ بِالجنۃِ بل بِنَعِیمٍ یُناسِبُھم علی اصحِّ قولِ العلماءِ واَمَّارؤیۃُ اللّٰہِ تعالی فلا یراہ الملائکۃُ والجنُ فی روایۃٍ کما فی انسان العیون والظاھرُ اَنَّ رؤیتَھم من وادٍو رؤیۃَ لِبشرٍ من وادٍ فمَن نفی الرؤیۃَ عنھم نفاھا بھٰذا المعنٰی والا فالملائکۃُ اھلُ حضورٍ و شھودٍ فکیف لا یرونَہ و کذا مؤمنو الجنِّ واِن کانت معرفتُھم دونَ معرفۃِ الکُمَّلِ من البشرِ علی ما صرَّح بہ بعضُ العلماءِ۔

و فی البزازیہ ذکر فی التفاسیرِ توَقَّفَ الامامُ الاعظمُ فی ثوابِ الجنِ لانہ جاء فی القرآنِ فیھم(یَغفِرُ لَکُم مِن ذُنُوبکم) و المغفرۃُ لا تستلزمُ الاثابۃَ

marfat.com

قالت المعتزلةُ اوُعدَ لِظالميهم فيستحقُّ الثوابَ صالحوهم قال اللّٰهُ تعالى و (اَمَّا القَاسِطُونَ فكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا) قُلنا اَلثَّوَابُ فَضْلٌ من اللّٰهِ تعالى لا بالاستِحقاقِ فان قيل قولُه تعالى (فباى آلاء ربكما تكذبان) بَعْدَ عَدّ نِعَمِ الجنةِ خطابٌ للثقلينِ فَيَرِدُ ما ذَكَرتُم قلنا ذكر ان المرادَ منه التوقفُ فى المآكلِ والمشاربِ والملاذِّ الدخولُ فيه كدخولِ الملائكةِ للسلامِ والزيارةِ والخدمةِ والملائكةُ يدخلونَ عليهِم من كلِّ بَابِ الآية انتهى.

والصحيحُ كما فى بحرِ العلومِ والاظهرُ كما فى الارشادِ اَنَّ الجنَّ فِى حُكمِ بنى آدمَ ثوابًا و عقابًا لاَنهم مكلَّفون مثلهم و يدلُّ عليه قولُه تعالى فى هذه السورةِ ولكلٍ درجاتٌ مما عمِلُوا والاقتصارُ لان مقصودَهم الاِنْذارُ ففيه تذكيرٌ بِذُنُوبهم.

واز حمزه بن حبيب رحمه الله پرسيدند كه مؤمنان جن را ثواب هست فرمود كه آرى و آيت لَمْ يَطْمِثْهنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمق وَلا جانّ بخواند و گفت اَلاِنْسِياتُ لِلانسِ والجنياتُ للجنِ فدلَّ على تأنّى الطَّمث مِنَ الْجنّ لان طمث الحور العين انما يكون فى الجنة.

وفى آكام المرجان فى احكام الجان اختلف العلماء فى مؤمنى الجنّ هل يدخلون الجنةَ على اقوالٍ احدُها انّهم يدخلونها و هو قولُ جمهورِ العلماء ثم احتلف القائلون بهذا القول اذا دخلوا الجنةَ هل يأكلُون فيها و يشربون فعن الضحاك يأكلون و يشربون و عن مجاهد انه سُئِلَ عن الجنِّ المُؤمنين اَيدخلُون الجنة قال يدخلونها ولكن لا يأكلون و لا يشربون

marfat.com

بـل يُلْهَـمُـون التسبيحَ والتـقديسَ فيجدون فيه ما يجدُ اهلُ الجنةِ من لذّةِ الـطـعـامِ والشرابِ و ذهب الحرثُ المحاسبى الى ان الجنَّ الذين يدخلون الـجـنـة يـكونون يومَ القيامةِ بحيثُ نراهم ولا يَرونَنا عَكْسَ ما كانوا عليه فى الـدنيا والقولُ الثانى انهم لا يدخلونها بل يكونون فى رَبْضِها اى فى ناحيتِها و جانبِها يراهُمُ الانسُ من حَيثُ لا يرونَهُم

والقولُ الثالثُ اَنَّهم على الاعرافِ كما جاء فى الحديثِ ان مؤمنى الـجنِ لهـم ثـوابٌ و عليهم عقابٌ و ليسوا من اهلِ الجنةِ مع امةِ محمدٍ هم عـلـى الاعرافِ حائطِ الجنةِ تجْرى فيه الانهارُ و تَنبُتُ فيه الاشجارُ والثّمارُ ذكرَهُ صاحبُ الفردوسِ الكبيرِ وقال الحافظُ الذهبى هذا حديثٌ منكَرٌ جدًا و فـى الـحديـث خلق اللّٰهُ الجنَّ ثلاثةُ اصـنـافٍ صنفًا حياتٌ وعقاربُ و خشـاشُ الارضِ و صـنـفًـا كـالريحِ فى الهواءِ و صنفًا عليه الثوابُ والعقابُ وخـلق اللّٰهُ الانس ثلاثةَ اصنافٍ صنفا كالبهائمِ كما قال تعالى لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا الى قولِه اُولائک كالانعامِ الآية و صنفا اجسادُهم كاجسادِ بنى آدمَ و ارواحُهـم كـأرواحِ الشيـاطيـنِ و صـنفا فى ظِلِّ اللّٰهِ يَومَ لا ظِلَّ الا ظِلُّه رواه ابو الدرداء رضي الله عنه.

والـقـولُ الـرابـعُ الـوقفُ واحتـجَّ اهـلُ القولِ الاوَّلِ بوجوهٍ الاولُ الـعـمـومات كقولِه تعالى و اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ وقوله عليه السلام مَن شهد اَن لا الـه الا الـلّٰـه خـالِـصًـا دَخَـلَ الـجـنَّـةَ فـكما انهم يُخاطَبون بعمومات الوعيدِ بـالاجماع فكذالک يخاطَبون بعموماتِ الوعد بالطريقِ الاولى و من اظهر

marfat.com

حجۃِ فی ذالک قولہ تعالی وَلِمَن خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ فَبِاَیِّ الیٰ آخرِ السورۃِ والخطابُ للجنّ والانسِ فامتَنَّ علیھم بجزاءِ الجنۃِ وَوَصَفَھا لھم و شَوَّقَھم الیھا فدل ذالک علی انھم ینالون ما امتنّ علیھم بہ اذا آمنوا وقد جاء فی حدیثٍ اَنَّ رسولَ اللّٰہ ﷺ قال لاصحابہ لمَّا تلا علیھم السورۃَ الجنّ کانوا اَحسنَ ردًّا منکم ما تلوتُ علیھم من آیۃ الا قالُوا ولا بشیئی من آلائِک رَبَّنَا نُکَذِّبُ والثانی ما استدل بہ ابنُ حزمٍ من قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِینَ آمَنُوا و عمِلُوا الصَّالِحَاتِ اُولائِکَ ھُمْ خَیرُ الْبَرِیَّہ جَزَائُھُمْ الی آخرِ السورۃِ قال و ھٰذہ صفۃُ تَعُمُّ الجنَّ والانسَ عمومًا لا یجوزُ البتتہ ان یُّخَصَّ منھا احدُ النَّوعَینِ و مِن المحالِ ان یکونَ اللّٰہُ یُخبِرُنا بخبرٍ عامٍ و ھو لا یریدُ الا بعضَ ما اَخبَرَنَا بہٖ ثم لا یُبَیِّنُ لنا ذالک ھٰذا ھو ضِدُّ البیانِ الذی ضَمِنَہُ اللّٰہُ لنا فکیف و قد نَصَّ علیٰ اَنَّھم من جملۃِ المؤمنین الذین یدخلون الجنۃَ والثالثُ ما سبق من خبرِ الطمثِ والرابعُ ما قال ابنُ عباسٍ رضی اللہ عنھماالخلقُ اربعۃٌ فخلقٌ فی الجنۃِ کلُّھم و خلقٌ فی النّارِ کلُّھم و خلقان فی الجنۃِ والنارِ فاما الذین فی الجنۃ کلُّھم فالملائکۃُواما الذین فی النارِ کلُّھم فالشیاطینُ و اما الذین فی الجنۃِ والنارِ فالانسُ والجنُّ لھم الثوابُ و علیھم العقابُ والخامسُ ان العقلَ یُقَوِّی ذالک وإن لم یُوجِبُہُ و ذالک ان اللّٰہ سبحانَہ قد اوعدَ مَن کفَر منھم و عصٰی بالنار فکیف لا یدخلُ من اطاع منھم الجنۃَ و ھو سبحانہ الحَکَمُ العَدلُ فان قیل قد اوعد اللّٰہُ من قال من الملائکۃ انّی الہٌ من دونہ بالنارِ ومع ھٰذا لیسُوا فی الجنۃ فی الجواب انّ المرادَ بذالک

marfat.com

ابـليسُ دَعا الی عبادةِ نفسِه فنزلَت الآیةُ فیه و هی و من یقُلْ منهم انی اله مِن دونـه فـذالک نـجزیه جهنّم و ایضا ان ذالک و ان سلّمنا ارادة العمومِ منه فهٰذا لا یقع من الملائکة بل هو شرطٌ والشرطُ لا یلزَم وقوعُه وهو نظیرُ قوله لئِنْ اَشرَکتَ لیَحبطَنّ عَملُک و الجنُّ یوجَد منهم الکافرُ فیدخل النارَ

واحتـجَ اهلُ القولِ الثّانی بقولِه تعالی یَغفِرُ لَکُم الخ حیثُ لم یَذکُرْ دخـولَ الـجنةِ فدلَّ علی اَنَّهُم لایدخلُونهاو الجوابُ انه لا یلزَم من سکوتِهم او عـدمِ عـلمِهم بدخولِ الجنةِ نفیُه و ایضا ان اللّٰہ اخبرَ انهم ولَّوا الی قومِهم مـنـذرین فالمُقامُ مُقامُ الانذارِ لا مقامُ بشارةٍوایضا ان هذه العبارةَ لا تقتضِی نـفـیَ دخولِ الجنةِ لان الرسلَ المتقدمینَ کانوا یُنذِرون قومَهم بالعذابِ و لا یـذکـرون دخـولَ الـجنـةِ لان تخویفَ بالعذابِ اشدُّ تأثیرا من الوعدِ بالجنةِ کـمـا اخبـرَ عـن نـوحٍ فـی قوله اِنّی اَخَافُ عَلَیْکُم عَذَابَ یومٍ اَلیمٍ و عن هودٍ عـذاب یـومٍ عظیم وعن شعیب عذاب یوم محیط و کذالک غیرهم و ایضا ان ذالک یستـلـزم دخولُ الجنةِ لان من غُفِر ذنوبُه و اُجیرَ من العذابِ وهو مـکـلَّفٌ بشـرائعَ الـرسـلِ فـانـه یـدخـل الجنةَ وقد سبق دلیلُ القولِ الثالثِ والرابعِ والعلمُ عند اللّٰہ الملکِ المتعالِ والیه المرجع والمآل.

الاحقاف ۳۱ یٰقومنااجیبوا داعی الله (ص ۴۹۰،۴۹۱،۴۹۲)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باطن کو سجدہ۔

لا تجوزُ السجدةُ لمخلوقٍ الا لباطنِ رسولِ اللّٰہِ فانهُ الحقُّ.

محمد ۱۹ متقلبکم و مثواکم (ص ۵۱۲)

marfat.com

اَلْجُزْءُ التَّاسِعُ

حاضر و ناظر نبی

فمعنی تعظیمِ رسولِ اللّٰہِ و توقیرہ حقیقةُ اتباعِ سنتِہ فی الظاہرِ والباطنِ والعلمِ بانہ زُبْدَةُ الموجوداتِ و خلاصتُہا وھو المحبوبُ الازلیُّ وما سِوَاہ تَبعٌ لہ و لذا ارسلَہ اللّٰہ تعالی شاھدا بوحدانیةِ الحقّ و ربوبیتِہ و شاھدا بما اخرج من العدمِ الی الوجودِ من الارواحِ والنفوسِ والاجرامِ والارکانِ والاجسام والاجسادِ والمعادن والنباتِ والحیوانِ والملک والجن والشیطانِ والانسان و غیر ذالک لئلا یَشُذَّ عنہ ما یُمْکِنُ للمخلوقِ درکُہ من اسرارِ افعالِہ و عجائبِ صُنعِہ و غرائبِ قدرتِہ بحیثُ لا یشارکُہ فیہ غیرُہ ولھٰذا قال ﷺ علمتُ ما کان و سیکون لانہ شاھدَ الکلَّ و مَا غاب لحظةً و شاھد خلقَ آدم علیہ السلام و لاجلِہ قال کنتُ نبیاً و آدمُ بین الماءِ والطینِ ای کنتُ مخلوقا و عالما بأنّی نبیٌّ و حُکِمَ لی بالنبوةِ و آدمُ بین ان یُخلَقَ لہ جسدٌ و روحٌ ولم یُخلَق بعد واحد منہما فشاھَدَ خلقَہٗ وما جرٰی علیہ مِنَ الاکرامِ والاخراجِ مِنَ الجنةِ بِسببِ المخلفةِ وما تاب اللّٰہُ علیہ الٰی آخرِ ماجرٰی علیہ و شاھد خلقَ ابلیس وما جرٰی علیہ من اِمتناعِ السجودِ لآدم والطردِ واللعنِ بعدَ طولِ عبادتِہ ووفورِ علمِہ بمخالفةِ امرٍ واحدٍ فحصل لہ بکلّ حادثٍ جرٰی علی الانبیاءِ والرسلِ والاممِ فُھومٌ و علومٌ ثم اَنزل روحَہ فی قالبِہ لِیزداد لہ نورٌ علی نورٍ فوجودُ کلّ موجودٍ من وجودِہ و

marfat.com

علومُ كلِّ نبيٍ و ولىٍّ مِن عُلومِه حتّٰى صحفِ آدم و ابراهيم و موسٰى و غيرِهم من اهلِ الكتبِ الالهيةِ

الفتح ۹ وتعزّروه وتوقروه ص ۱۸

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر مخلوق اور باطن حق۔

والحاصلُ ان اللّٰهَ تعالى جعل نبيَّه عليه السلام مَظْهَرًا لِكمالاتِه و مِرءَ آةً لتجلياتِه ولذا قال عليه السلام مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأى الْحَقَّ و لما فَنِيَ عليه السلام عَن ذاتِهِ و صفاتِهِ و افعالِهِ كان نائبًا عنِ الحقِّ فى ذاتِه و صفاتِه و افعالِه كما قيل ع

نائبست ودست اودست خدای

و فى هٰذالمُقامِ قال الحَلّاجُ انا الحقّ و ابو يزيد سُبْحَانِي سُبْحَانِي مَا اَعْظَمَ شَانِي و ابو سعيد الخراز لَيْسَ فِي الْجُبَّةِ غَيْرُ اللّٰهِ قال الواسطى اخبرَ اللّٰهُ بهٰذهِ الآيةِ ان الْبَشَرِيَّةَ فى نبيِّه عاريَةٌ واضافةٌلا حقيقة يعنى فظاهرُهُ مخلوقٌ و باطنُه حقٌ ولِذَا يجوزُ السجدةُ لباطِنِه دونَ ظاهرِهِ اذ ظاهرُهُ مِن عالَمِ التَّقْيِيْدِ و باطنُه مِن عالَمِ الاِطْلَاقِ واذا كانت الصلاةُ جائزةً على المَوتٰى فما ظَنُّكَ بالاَحياءِ فَاعْرَفْ جِدًا فَاِنَّهُ جازتِ الصلاةُ على الموتٰى لِاشتِمالِهِم علٰى حِصَّةٍ مِنَ الْحَقِيْقَةِ المُحمديَّةِ الجامِعةِ الكليَّةِ.

الفتح ۱۰ يد الله فوق ايديهم (ص ۲۰،۲۱)

مشکوک مال کو جائز بنانے کا حیلہ۔

و فى مِنهاج العابدين للامامِ الغزالي قُدِّسَ سِرُّهُ اذا كان ظاهرُ الانسانِ الصَّلاحَ والسّتْرَ فلا حرجَ عليك فى قُبُولِ صلاتِه و صدقتِهِ و لا

marfat.com

يلزمك البحث بأن تقول قد فسد الزمان فإنّ هذا سوءُ الظّنّ بذالك الرجلِ المسلمِ بل حُسنُ الظنّ بالمؤمنين مأمورٌ به انتهى.

و فى الحديث من أتاه رزقٌ مِن غيرِ مسالةٍ فردّهُ فإنّما يَرُدُّهُ على اللّٰهِ قال الحسنُ لا يَرُدُّ جوآئزَ الأمَراءِ الّا مُرآئى او أحمَقٌ و كان بعضُ السلفِ يستقرِضُ لجميعِ حوآئجهِ و يأخُذُ الجوآئزَ و يَقضِى بِها دَينَهُ والحِيلَةُ فيهِ اَن يشترِىَ بمالٍ مطلَقٍ ثم ينقُد ثَمَنه مِن اىّ مَالٍ شاءَ.

وعنِ الامامِ الاعظمِ انّ المبتلىٰ بطعامِ السُّلطانِ والظلمةِ يَتَحَرّٰى اِ وقَع فى قلبهِ حِلُّهُ قَبلَ و اكل الّا ،لا لقولِهِ عليه السلام اِستَفتِ قلبَک .

الحجرات ١٢ یاایها الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن (ص ٨٥)

دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی۔

آوردہ اند کہ پیش از آمدن خلق از خاک جبرائیل ومیکائیل بزمین آیند براق می آرند وحلہ وتاج از بہر مصطفی صلوات اللہ علیہ از ہول آں روز ندانند کہ روضہ سید کجاست از زمین پرسند وزمین می گوید من از ہول رستاخیز ، ندانم کہ دو بطن خود چہ دارم جبریل بشرق وغرب ھمی نکرد از آنجا کہ خوابگاہ سید است نوری برآید جبریل آنجا شتابد سید عالم صلوات اللہ از خاک برآید چنانکہ درخبر است انا اول من تنشق عنہ الارض اول سخن این گوید ای جبریل حال امتم چیست خبر چہ داری گوید ای سید اول تو برخاستہ ایشان در خاک اند ای سید تو حلہ در پوش وتاج برسر نہ و بر براق نشین و بمقام شفاعت رو تا امت در رسند مصطفی علیہ ں ھمی رود تا بحضرت عزت سجدہ آرد وحق را جل جلالہ بستاید وحمد گوید از حق تعالی خطاب آید کہ ای سید امروز نہ روز خدمت ست کہ روز عطا ونعمت است نہ روز سجود است کہ روز کرم وجود است سر بردار وشفاعت کن ھر چہ تو

marfat.com

خواھی آن کنم تو در دنیا ھمہ آن کردی کہ ما فرمودیم ما امروز ترا آن دھیم کہ تو خواھی و لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى.

ق ۴۲ ذالك يوم الخروج (ص ۱۴۳)

نبی علیہ السلام کا وجود پاک۔

و جوابُ القسمِ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى و بِهٖ يُشِيرُ الى اَنَّ وُجودَ النَّبِيِّ عليه السلام لمّا كان اوَّلَ نورٍ وحداني بَسيطٍ علويٍ لطيفٍ شَعسانيٍّ تَجَلّٰى بهٖ الحقُّ و تَعَلَّقَتْ به القدرةُ القديمَةُ الازليةُ مِن غيرِ واسطةٍ كما اخبَرَ عنه بقولهٖ اَنَامِنَ اللّٰهِ وَالمُومنونَ مِنّى و ليسَت فيهِ ظلمةُ الوسائطِ الامكانيةِ الموجبةِ لِلضَّلالةِ المُنْتَجَّةِ لِلغَيِّ بَل هو علىٰ نُوريتهِ الاصليةِ البسيطةِ الشعسانيةِ المقتضيهِ بِلهدى والتقوى المُسْتَتَبِعَةِ للرشدِ والنُّهى باقٍ كما هو ما اَثَّرت فيهِ مُصَاحبتُكُم الطبعيةُ ولا مخالطتُكم الصُّوريةُ العُنصريةُ وما ضَلَّ بأمرِ الطبعيةِ و ما غوىٰ بحُكمِ البشريَّةِ فاِنَّه عليه السلام قائِمٌ بالحقِّ خارجٌ عن الطبعِ كما اخبَرَ عن نفسهِ الشريفةِ القُدسيةِ بقوله لَستُ كَاَحَدِكُم اَبِيتُ عندَ ربِّى يُطعِمُنِى و يَسقِيْنِى و هٰذا يدلُّ على قيامِهٖ بالحقِّ و خروجِهٖ عن الطبعِ و احكامِهٖ انتهى.

النجم۲ وما ضل صاحبكم (ص ۲۱۱)

اولیاء اللہ کا بیک وقت مختلف مقامات پر موجود ہونا۔

فمِنَ الممكنِ اَن يَّجعلَ اللّٰهُ لِروحِ المَلِكِ قوةً يقتدرُ بها على التَّصَرُّفِ فى جَسَدٍ آخر غيرِ جسدِها المعهودِ كما هو شأنُ الابدالِ لانهم

marfat.com

يرحلون الى مكان و يُقيمون فى مكانهم شبحًا آخر لِشبحهمُ الاصلىّ بدلًا منه و قد ذكر ابن السبكىّ فى الطبقاتِ اِنَّ كراماتِ الاولياءِ انواعٌ وعَدَّ منها ان يكون له اجسادٌ متعددةٌ قال وهذا هو الَّذى يُسَمِّيهِ الصُّوفيةُ بعالمِ المثال و منه قصة قضيبِ البان و غيره اى كواقعةِ الشيخِ عبد القادر الطبحطوطى فقد ذكر الجلالُ السيوطى انه رُفِعَ اليهِ سؤالٌ فى رجلٍ حَلَفَ بالطلاقِ اَنَ ولىَ اللّٰه الشيخِ عبد القادر الطبحطوطى باتَ عنده ليلةَ كذا فحلف آخرُ بالطلاقِ انه بات عنده تلك الليلةَ بعينِها فهل يقعُ الطلاقُ على احدهما فأرسلتُ قاصدى الى الشيخ عبدا لقادر فَسأله عن ذالک فقال لو قال اربعون انى بتُّ عندهم لصدقُوا فأفتيتُ انه لا حِنثَ على واحدٍ منهُما لانَّ تعدُّدَ الصور بالتخيُّل و التشكلِ ممكنٌ كما يقعُ ذالک للجانِ.

قال الشعرانى و اَخبَرَنى من صحِب الشيخَ محمداً لخضرى انه خطب فى خمسين بلدة فى يومٍ واحدٍ خطبةَ الجمعةِ و صلّٰى بهم امامًا و امَّا الشيخُ حسينُ ابو على المدفون بمصر المحروسة فأخبَرَنى عنه اصحابُه اَنَّ التَطوُّرَ كان دأبُه ليلًا و نهارًا حتى فى صورِ السِّباعِ والبهائمِ و دخل عليه بعضُ اعدائِه ليقتُلوه و فوجدوه فقطعُوه بالسُّيُوفِ ليلاً و رَمَوهُ على كُومٍ بعيدٍ ثم اصبَحوا فوجدوه قائمايُصلِّى

و فى جواهر الشعرانى و صورةُ التطور ان يُقدِّرَ اللّٰهُ الرُّوحَ على تدبيرِ ما شاءَت من الاجسامِ المتعددةِ بخِلعَةِ كُن فللاولياءِ ذالک فى الدنيا بحكم خرقِ العادةِ وامَّافى الآخرةِ فانَّ نفس نشأة اهل الجنة تُعطى

marfat.com

ذالک فیُدَبّرُ الواحدُ الاجسامَ المتعددةَ کما یُدبّرُ الروحُ الواحدُ سائرَ اعضاءِ البدنِ فتکونُ تَسْمَعُ و انت تُبْصِرُ و تَبطِش و تَمشی ونحو ذالک و فی الفتوحات المکیه والذی اعطاه الکشفُ الصحیحُ ان اجسامَ اهلِ الجنۃ تَنطوِی فی اوراحِهم فتکون الارواحُ ظروفًا للاجسامِ عکسَ ما کانت فی الدنیا فیکونُ الظهورُ والحکمُ فی الدارِ الآخرةِ للجسمِ لا للروحِ و لهذا یتحولون فی ایّ صورةٍ شاءُوا کما هو الیومَ عندنا للملائکۃِ و عالمِ الارواحِ انتهی

النحم٦ ذو مرة فاستوٰی (ص٢١٦)

رب تعالیٰ کو دیکھا۔

اِعلَم ان المرئی ان کان صورةَ جبرائیل علیه السلام فالرؤیۃُ من رؤیۃِ العینِ و ان کان هو اللّٰهَ تعالی علیٰ ما ذهب الیه البعضُ فقد اختلفُوا فی انّه علیه السلام رأی اللّٰهَ تعالی لیلۃَ الاسراءِ بقلبِه او بعینِ رأسِه فقال بعضُهم جعل بصرَه فی فؤادِه فرأه فی فؤادِه فیکونُ المعنیٰ ما کذب الفوأدُ ما رأهُ الفؤادُ ای لم یقُلُ فؤادُه له اِنَّ ما رأیتَه هاجسٌ شیطانیٌّ و اِنّه لیس من شأنک اَن ترٰی الرَّبَّ تعالی بل تَیقَّنَ انّ ما رأه بفؤادِه حقٌ صحیحٌ وقال بعضُهم رأه بعینِه لقوله علیه السلام اِنَّ اللّٰهَ اعطی موسیٰ الکلامَ و اعطانی الرؤیۃَ و قوله علیه السلام رأیتُ ربی فی احسنِ صورةٍ ای صفۃٍ قال فی الکواشی هذا لا حجۃَ فیه لانهُ یجوزُ انه اراد الرؤیۃَ بالقلبِ باَنْ زادَه معرفۃً علی غیرِه۔

یقول الفقیرُ ایرادُ الرؤیۃِ فی مقابلۃِ الکلامِ یدلُّ عل رؤ یۃ العینِ لان

marfat.com

موسی عليه السلام قد سألها و مُنِعَ منها فاقتضٰی ان يُفَضَّلَ النبیُّ عليه السلام عليه بما مُنِعَ و هو الرؤيةُ البصريةُ ولا شكَّ اَنَّ الرؤيةَ القلبيةَ الحاصِلةَ بالانسِلاخ يشترِكُ فيها جميعُ الانبياءِ حتیّ الاولياءِ وقد صحَّ اَنَّ موسی رأی ربَّه بعينِ قلبِه حين خرّ فی الطُّورِ مُغْشِيًا عليه و حَمْلُها علی زيادةِ المعرفةِ لا يجدی نفعًا و كانت عائشةُ رضی الله عنها تقولُ من زعم بأَنَّ محمدًا ر أی ربَّه فقد اعظمَ الفَريَةَ علی اللّٰهِ قال فی كشفِ الاسرارِ قولُ عائشةَ نفیٌ وقولُ ابنُ عباسٍ بأنه رأی اثباتٌ والحكمُ للمُثبتِ لا للنَّافِی فالنافِی انما نفاه لانه لم يَسْمَعْهُ والمُثبتُ انما اثبتَه لانه سمِعه وعلِمه انتهی

وقولُ ابو ذرٍ رضی الله عنه للنبیِّ عليه السلام هل رأيتَ ربَّک قال نُورانّٰی اُرَاه بالنسبةِ الی تَجَرُّدِ الذَّاتِ عن النَّسَبِ والاضافاتِ ای النورُ المجردُ لا يمكنُ رؤيتُه علی ما سبق تحقيقُه وقال فی عين المعانی ولا يَثْبُتُ مثلُ هذا ای الرؤيةُ بالعينِ الا بالاجماعِ و فی كشف الاسرار قال بعضُهم رآه بقلبِه دونَ عينِه و هذا خلافُ السنةِ والمذهبُ الصحيحُ انه عليه السلام رأی ربَّه بعينِ رأسِه انتهی

و فی الكواشی يَستَحِيلُ رؤيتُه هنا عقلًا و مُعْتَقَدُ رؤيةِ اللّٰهِ هنا بالعينِ لغيرِ محمَّدٍ غيرُ مُسَلَّمٍ ايضاانتهی

قال ابن الشيخ اعلم ان رؤيةَ اللّٰهِ تعالی جائزةٌ لان دليلَ الجوازِ غيرُ مخصوصٍ بالآخرةِ ولان مذهبَ اهلِ السُّنَّةِ الرؤيةُ بالاِرَآءَةِ لا بِقُدْرَةِ العبدِ فاذا حصل العلمُ بالشئِی مِن طريقِ البصرِ كان رؤيةً بالآراءَةِ واِنْ حصل من

marfat.com

طـريـقِ الـقَـلـبِ كـان مـعـرفةً والـلّٰهُ تعالى قادرٌ علٰى ان يحصل العلمَ بخلقِ مـدركِ الـمـعلومِ فى البصرِ كما قدر ان يحصله بخلقِ مدركِ المعلومِ فى الـقـلـبِ والـمـسـألةُ مختلَفٌ فيها بينَ الصَّحابةِ والاختلافُ فى الوقوعِ مما ينبىء عن الاتفاقِ على الجوازِ انتهى

وكـان الـحسن البصريُّ رحمه الله يحلِف باللّٰهِ ان مُحَمَّدًا رأى ربَّه ليلةَ المعراجِ

وحـكـى الـنـقـاشُ عـن الامـامِ احـمـد رحـمـه الله انه قال انا اقولُ بـحـديـثِ ابـنِ عبـاس رضى الله عنهما بعينِه رأه رأه حتى انقطَعَ نفسُ الامامِ احمد

کلام سرمدی بی نقل بشنید	خداوند را بی جهت دید
دران دیدن که حیرت حاصلش بود	دلش در چشم و چشمش در دلش بود

قـال بـعـضُ الـكُـبَّـارِ الممنوعُ من رؤيةِ الحقّ فى هذه الدارِ انما هو عـدمُ معرفتِهم لَه و الافهُمُ يرونه ولا يعرِفونَ انَّهُ هو على غير ما يتعقّل البصرُ فـالـخـلقُ حجابٌ عليهِ دائمًا فانه تعالى جلَّ عن التَّكْيِيفِ دنيا و اُخرىٰ فافْهم فهُم يرونَه ولا يرونَه و اكثرُ من هٰذا الافصاحِ لا يكون انتهى

يـقـولُ الفقيرُ نَعم اِنَّ اللّٰهَ جلَّ عن الكيفيةِ فى الدارينِ لكن فرق بينَ الـدنيا والآخرةِ كثافةً و لطافةً فان الشهودَ فى الدنيا بالسّرّ المُجرَّدِ لغيرِ نبينا عليه السلام بـخلافهِ فى الآخرةِفاِنَّ القلبَ ينقلِبُ هناك قالبًا فيفعَلُ القَالبُ هناك مـا يـفـعَـلُـه الـقلبُ والسرُّ فى هذه الدَّار فاذا كانت لطافةُ جسمِ النبىِّ عليه السلام

marfat.com

تعطی الرؤیۃَ فی الدنیا فما ظَنُّک بلطافتِہ و رؤیتِہ فی الآخرۃ فیکونُ شُھودُہٗ اکملَ شھودٍ فی الدارَین حیث رأی ربَّہ بالسرّ والروحِ فی صورۃِ الجسمِ

النجم ۱۱ ما کذب الفؤاد ما رأی (ص ۲۲۲،۲۲۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ساری معلومات غیبیہ پر محیط ہے۔

یقول الفقیر رؤیۃُ الآیاتِ مشتملۃٌ علی رؤیۃِ اللّٰہِ تعالی کما قال الشیخُ الکبیرُ رضی اللہ عنہ فی الفکوک انّما تتعذّر الرؤیۃُ والادراکُ باعتبارِ تَجرُّدِ الذَّاتِ عن المظاھرِ والنسبِ والاضافاتِ فاما فی المَظاھرِ ومن ورآءِ حجابیَّۃِ المراتبِ فالادراکُ ممکنٌ کما قیل

کَالشَّمْسِ تَمْنَعُکَ اجْتِلاءُ کَ وَجْھَھَا

فَاِذَا اکْتَسَتْ بِرَقِیْقِ غَیْمٍ اَمْکَنَا

و اَمَّا اِشتمالُ اِرآءَ ۃِ الآیاتِ علی ارآءَۃِ اللّٰہِ تعالی فلمّا کانت تلکَ الآیاتُ الملکوتیَّۃُ فوقَ الآیاتِ المَلَکِیّۃِ اَشھدہُ تعالی فی تلکَ المَشاھدِ لیَکمُلَ لہ الرؤیۃُ فی جمیعِ المراتبِ والمشاھدِ و من المحالِ ان یدعُو کریمٌ کریمًا الی دارِہ و یُضیفُ حبیبٌ حبیبًا فی قصرِہٖ ثم یَتَستَّرُ عنہ ولا یریہِ وجھَہ.

النجم ۱۸ لقد رأی من آیات ربہ الکبری (ص ۲۳۱)

وقتِ ولادت۔

و عن اصحابِ رسولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم انھم قالوا اَخبِرنَا یا رسولَ اللّٰہِ عن نفسِک قال انا دعوۃُ ابراھیمَ و بُشریٰ عیسٰی و رَأتْ اُمّی رُؤیَا حینَ

marfat.com

حـملَتُنِی اَنَّہ خرج منها نورٌ اضاءَ لها قُصُورُ بُصریٰ فی اَرضِ الشَّامِ و بُصری کحُبْلٰی بلدٌ بالشامِ.

الصف ٦ مبشرا برسل یأتی من بعدی (ص٤٩٨)

marfat.com

اَلْجُزْءُ الْعَاشِرُ

ن نبی اکرم ﷺ کا نام ہے۔

وقال سهلُ قُدّسَ سِرُّهُ اَلنُّونُ من اسماءِ اللّٰهِ تعالی و ذالِک انه اذا اجتُمِعَتُ اوائلُ السُّوَرِ الثّلاثِ الر و حم و ن یکونُ الرحمٰن وقیل اِنَّهُ اِسمٌ مِن اسماءِ النبیّ علیه السلام کما فی التکملة لعل هٰذه القائلَ اشارَ الی قولِه علیه السلام اولُ ما خلق اللّٰهُ نورِی فیکونُ النُّورُ اسمُه علیه السلام فاِن قلت فیلزمُ التَّکرارُ لان القلمَ ایضا من اسمائِه کما قال اولُّ ما خلق اللّٰهُ القلمَ قلتُ التَّغایُرُ فی العُنوانِ بمنزلةِ التغایُرِ فی الذَّاتِ فسُمّیَ علیه السلام باِعتِبارِ نورانیتِهٖ نورًا و باعتِبارِ اَنَّه صاحبُ القلمِ قلمًا کما سُمّیَ خالدُ بنُ الولیدِ رضی الله عنه سیفُ اللہ المسلولُ لکونِه صاحبَ سیفٍ وقال بعضُهم هو لوحٌ من نورٍ او اسمُ نهرٍ فی الجنةِ.

القلم ۱ ن والقلم وما یسطرون (ص ۱۰۰)

علم ما کان و ما یکون.

و فی التأویلات النجمیه ما انت بنعمةِ ربّک بِمستورٍ عما کان مِنَ الاَزَلِ و ما سیکون الی الابدِ لان الجنَّ هو السّتْرُ وما سُمّیَ الجنُّ جنًا الّا لِاِستِتارِهٖ مِنَ الانسِ بل انت عالمٌ بما کان خبیرٌ بما سیکونُ و یدلُّ علی اِحاطَةِ علمِهٖ قولُهُ علیه السلام فَوَضَعَ کَفَّهُ بین کتفَیَّ فوجدتُ بردَها بین ثدیَیَّ فعلمتُ ما کان و ما سیکُون.

marfat.com

القلم ۲ ما انت بنعمة ربك بمجنون (ص ٤٠١)

جنات کے بارے میں حکم۔

و امّا مؤمنو الجنّ فلهم ثوابٌ و عقابٌ فلا يعُودونهُ تُرابًا و هو الاصحُّ فيكون مؤمنُوهم مع مؤمنى الانس فى الجنة او فى الاعرافِ و نعِيمُهُم ما يُناسبُ مقامَهم و يكون كفارُهم مع كفارِ الانسِ فى النّار و عذابُهم بما يلائمُ شأنُهمْ

النبأ ٤٠ ويقول الكافر يليتنى كنت ترابا (ص ٣٠٢)

marfat.com

نوری کتابیں
روشن کتابیں

باذوق قارئین کیلئے

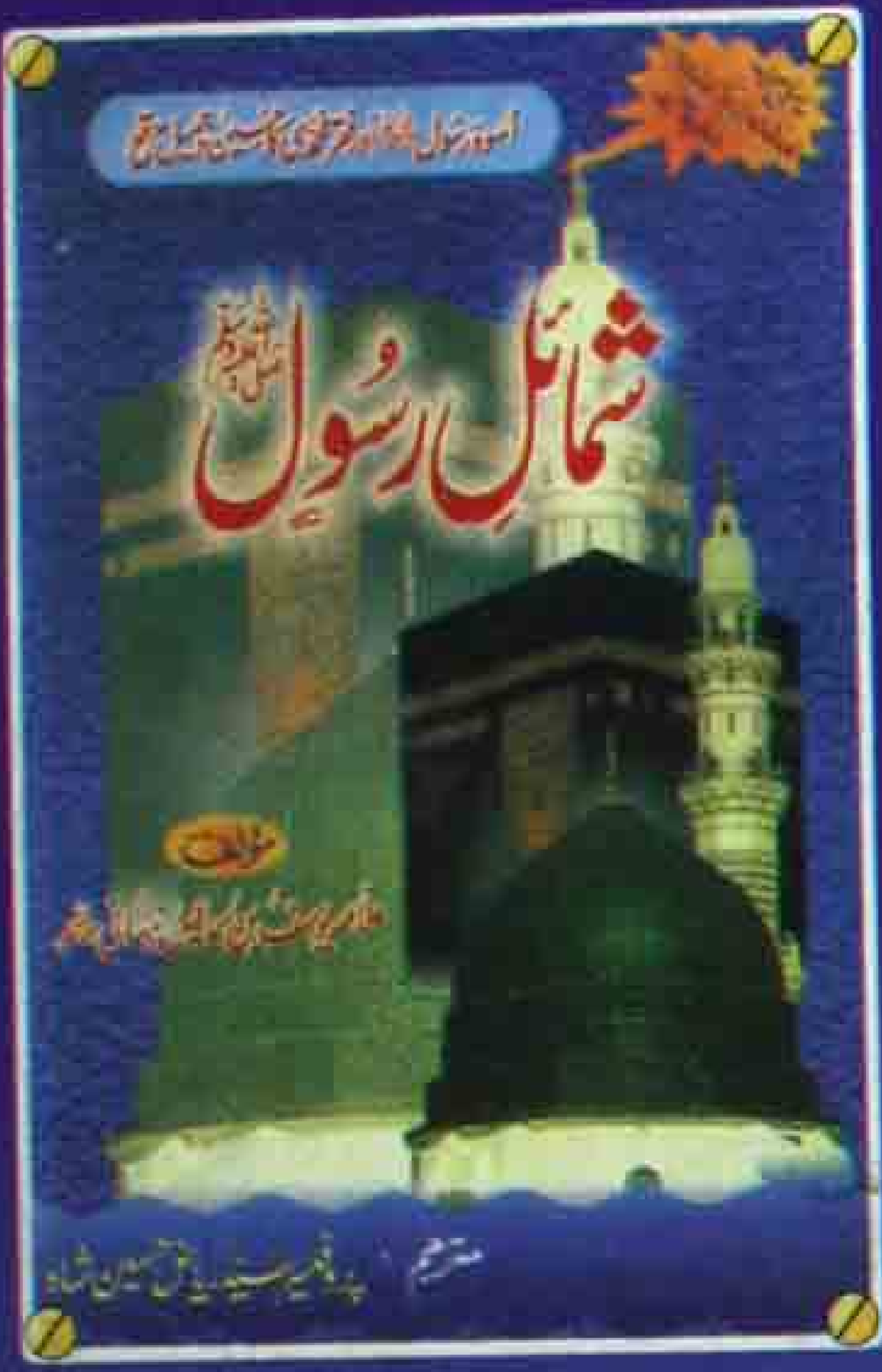

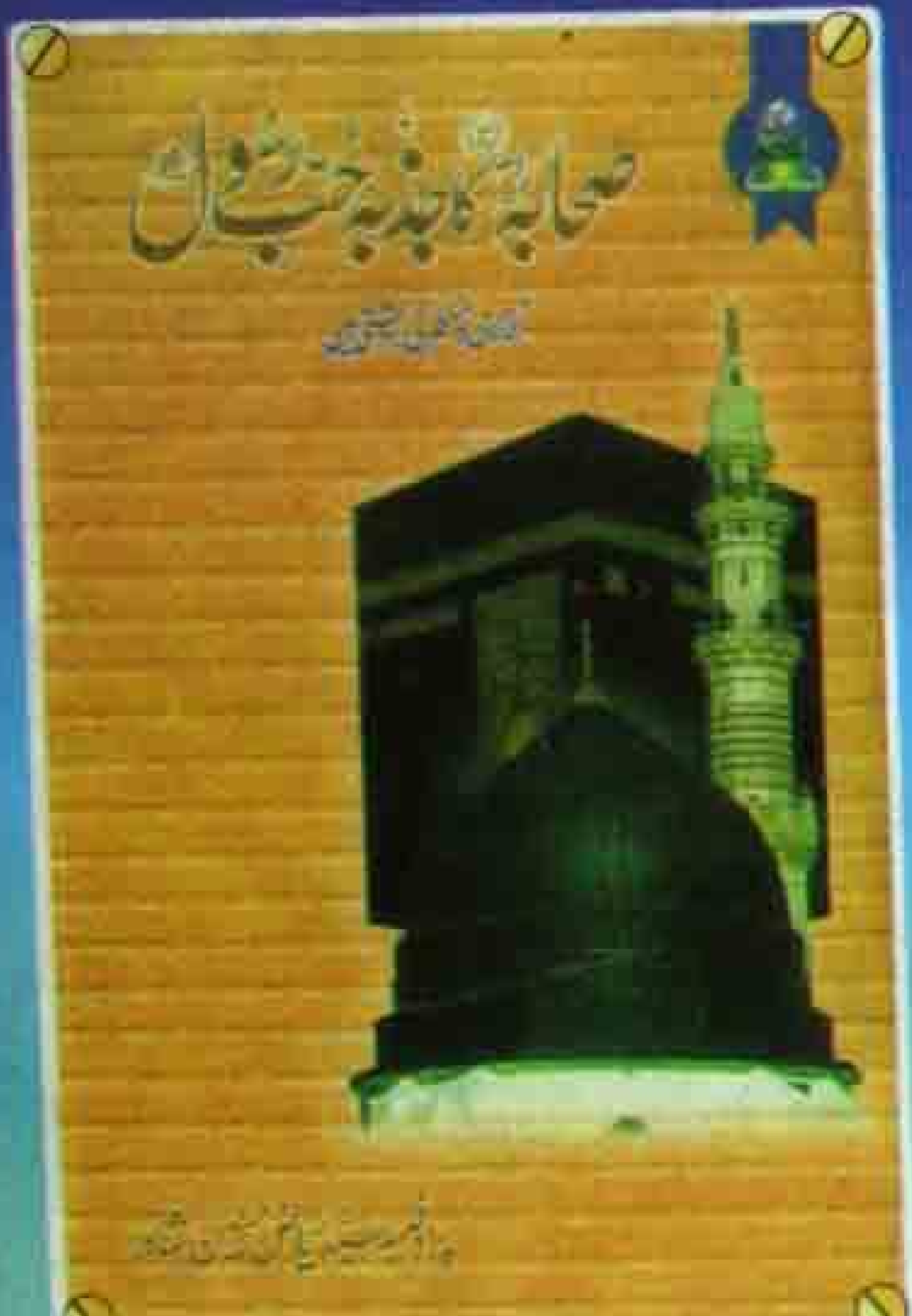

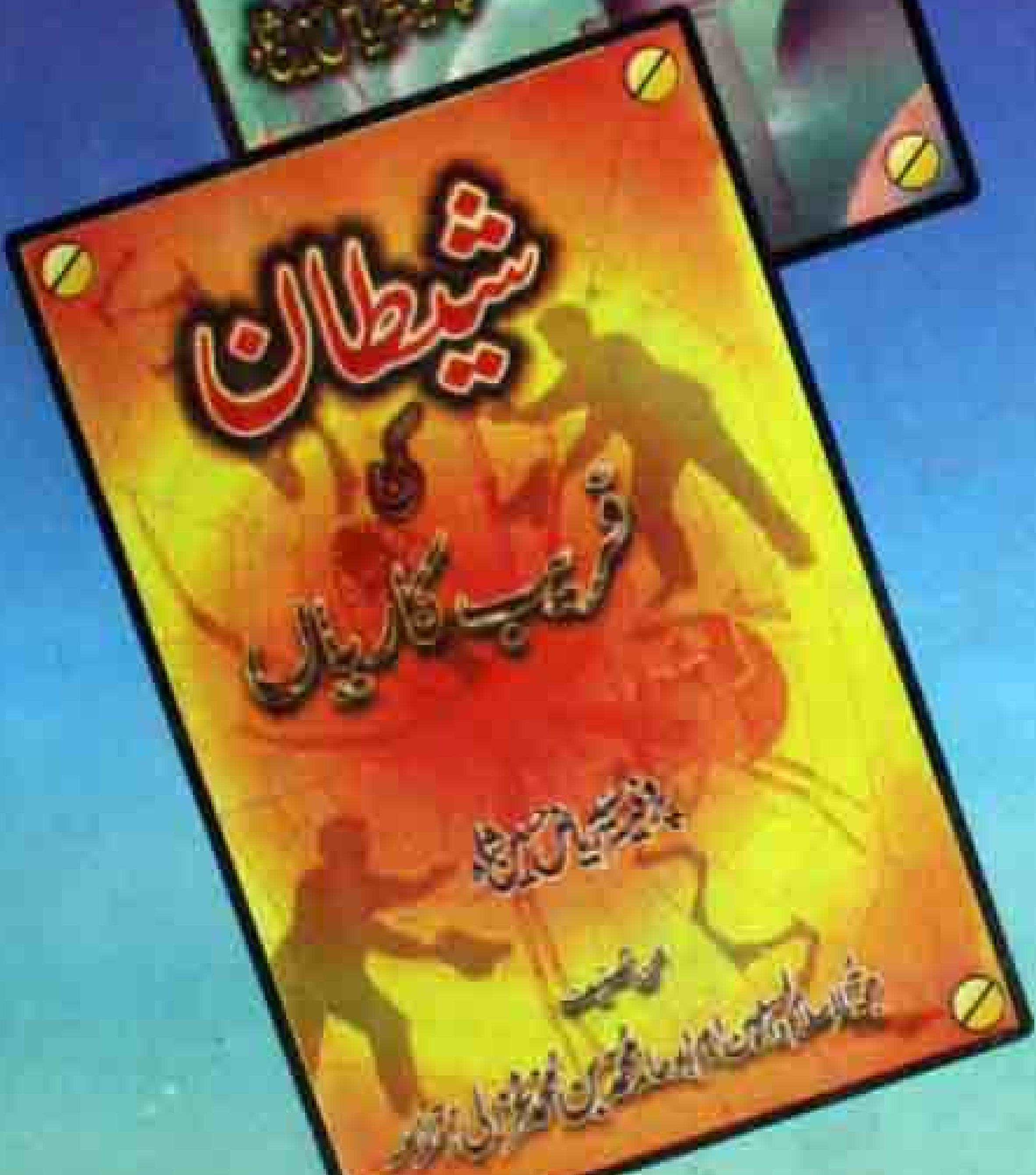

نوری کُتب خانہ
نزد جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور
Voice:042-6366385

نوری بُک ڈپو
دربار مارکیٹ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور
Voice:042-7112917